

مسیحی خاندان

Shepherds Global Classroom دنیا بھر میں ابھرتے ہوئے مسیحی رہنماؤں کے لیے نصاب فراہم کر کے مسیح کے بدن کو تربیت دینے کے لیے موجود ہے۔ ہم دنیا کے ہر ملک میں 20 کورسز کے نصاب کو روحانی تربیت دینے والوں کے ہاتھ میں دے کر مقامی تربیتی پروگراموں کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

یہ کتاب مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے <https://www.shepherdsglobal.org/courses> پر دستیاب ہے۔

مرکزی مصنف: Dr. Stephen Gibson ڈاکٹر اسٹیفن گبس

کاپی رائٹ © 2023 Shepherds Global Classroom

اردو میں پہلے انگریزی کے ایڈیشن کا ترجمہ۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

فریق ثالث کے مواد ان کے متعلقہ مالکان کے کاپی رائٹ ہیں اور مختلف اختیارات کے تحت شیئر کیے گئے ہیں۔

اردو میں مقدس بائبل کے حوالے نظر ثانی شدہ ورژن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ 2010ء، پاکستان بائبل سوسائٹی، پاکستان بائبل سوسائٹی کی اجازت سے استعمال کیا گیا۔

اجازت نامہ :

یہ کتاب مندرجہ ذیل رہنما خطوط کے تحت پرنٹ اور ڈیجیٹل فارمیٹس میں آزادانہ طور پر پرنٹ اور تقسیم کی جا سکتی ہے:

- (1) کتاب کے مواد کو کسی بھی طرح سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے۔
- (2) کاپیاں منافع کے لیے فروخت نہیں کی جا سکتی ہیں۔
- (3) تعلیمی ادارے اس کتاب کو استعمال/کاپی کرنے کے لیے آزاد ہیں، چاہے وہ ٹیوشن فیس ہی کیوں نہ لیں۔
- (4) کتاب کا ترجمہ Shepherds Global Classroom کی اجازت اور نگرانی کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔

فہرست مضامین

6.....	کورس کا جائزہ
8.....	1. تعلق کے لیے تخلیق کیے گئے
20.....	2. ایک بائبل حنا دان
38.....	3. شادی کا بائبل تصور
52.....	4. جنسیت کے مسائل
78.....	5. غیر شادی شدہ زندگی
92.....	6. شادی کی تیاری
108.....	7. مضبوط شادی کی پرورش
124.....	8. محبت کے پانچ انداز بیان - 1 حصہ
140.....	9. محبت کے پانچ انداز بیان - 2 حصہ
160.....	10. بچوں سے محرومی کا مسئلہ
174.....	11. بچے کی نشوونما اور دیکھ بھال
186.....	12. بامقصد بچوں کی پرورش
202.....	13. بچوں کی نشوونما کے مسائل
218.....	14. نو عمری میں والدین کا کردار
232.....	15. نوجوان بالغ
246.....	عورتوں کے لیے عزت و احترام
250.....	بچوں کی پیدائش پر تباہی
254.....	حوالہ جات
256.....	اسٹینٹس کاریکارڈ

کورس کا جائزہ

کورس کی وضاحت

یہ کورس زندگی کے مختلف مراحل اور خاندانی تعلقات کے بارے میں خدا کے اصول سکھاتا ہے، خاص طور پر شادی اور بچوں کی پرورش کے حوالے سے۔ اس مطالعے کے ذریعے، طالب علم سیکھیں گے کہ وہ اپنی موجودہ زندگی اور تعلقات میں خدا کا احترام کیسے کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، وہ بائبل اصولوں کو سمجھنے اور ان کا عملی اطلاق سکھانے کے قابل ہوں گے۔ یہ کورس طالب علموں کو اس بات کی ترغیب بھی دے گا کہ وہ اپنی مقامی کلیسیا کے ساتھ مل کر اپنے معاشرے میں مسیحی افتد ار کو فروغ دینے میں کردار ادا کریں۔

اس کورس میں دیگر موضوعات کے ساتھ ساتھ بچوں اور نوجوانوں کی خاندانی شاگردیت (Discipleship) پر بھی توجہ دی جائے گی۔ سبق 12، اسائنمنٹ 3 میں، اس کورس میں شامل والدین کو ہدایت دی جائے گی کہ وہ اپنے خاندان کے لیے روزانہ کی عبادت (Devotional times) کا منصوبہ بنائیں۔ Shepherds Global Classroom نے خاندانی شاگرد سازی کے لیے ایک کتاب "فیملی پیچنگ ٹولز" تیار کی ہے، جسے والدین اپنے خاندانی دعائیہ اوقات میں استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب shepherdsglobal.org سے ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے دستیاب ہے۔

کلاس لیڈرز کے لیے ہدایات

بحث کے سوالات اور کلاس میں سرگرمیوں کو علامت سے ظاہر کیا گیا ہے۔ کلاس لیڈر سوالات پوچھنے گا اور طالب علموں کو جوابات پر گفتگو کرنے کا موقع دے گا۔ اگر کوئی خاص طالب علم ہمیشہ پہلے جواب دیتا ہے یا کچھ طالب علم خاموش رہتے ہیں، تو لیڈر کسی مخصوص شخص سے براہ راست سوال کر سکتا ہے، جیسے: "یوسف، تم اس سوال کا کیا جواب دو گے؟"

ہر سبق کے آخر میں گروپ ڈسکشن کے لیے کچھ اضافی سوالات دیے گئے ہیں۔ کلاس لیڈر اپنی مرضی سے ان میں سے کچھ سوالات کو منتخب کر سکتا ہے۔

اس کورس میں بائبل مقدس کے بہت سے حوالہ جات شامل کیے گئے ہیں۔ وہ اقتباسات جنہیں کلاس میں با آواز بلند پڑھا جانا چاہیے، تیسرے علامت سے ظاہر کیے گئے ہیں۔ ہر طالب علم کو چاہیے کہ وہ ان آیات کو خود بھی دیکھے، جبکہ ایک طالب علم ان کو بلند آواز میں پڑھے۔ دیگر مقامات پر، حوالہ جات صرف تو سین

میں دیے گئے ہیں، جیسے: (افیسوں 6:1)۔ یہ حوالے کورس کے متن میں دیے گئے نکات کی تائید کرتے ہیں، لیکن انہیں لازمی طور پر کلاس میں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کورس کے آخر میں دو خصوصی موضوعات پر مختصر گفتگو شامل کی گئی ہے۔ یہ موضوعات مکمل اسباق کا حصہ نہیں، لیکن مسیحی نقطہ نظر سے انہیں سمجھنا ضروری ہے۔ سبق 3 کے بعد ضمیمہ A کا مطالعہ اور بحث کی جائے گی۔ اور سبق 10 کے بعد ضمیمہ B کا مطالعہ اور بحث کی جائے گی۔ ان دونوں اسباق کے آخر میں ان کی یاد دہانی بھی دی گئی ہے۔

ہر سبق کے آخر میں اس نمٹس دی گئی ہیں۔ طالب علموں کو چاہیے کہ وہ انہیں مکمل کریں اور اگلی کلاس سے پہلے رپورٹ کریں۔ اگر کوئی طالب علم اس نمٹس مکمل نہ کر سکے تو وہ بعد میں بھی کر سکتا ہے، لیکن لیڈر کو چاہیے کہ وہ انہیں وقت پر کام مکمل کرنے کی ترغیب دے تاکہ وہ بہتر سیکھ سکیں۔ اس کے علاوہ، طالب علموں کو ہر سبق سے پہلے اگلے سبق کو پڑھنا چاہیے تاکہ وہ کلاس میں اچھی تیاری کے ساتھ شامل ہو سکیں۔

اگر طالب علم Shepherds Global Classroom کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو انہیں کلاس میں حاضری کو یقینی بنانا ہوگا اور تمام اس نمٹس مکمل کرنا ہوں گے۔ کورس کے آخر میں ایک فارم دیا گیا ہے جس میں مکمل شدہ اس نمٹس کا ریکارڈ رکھا جاسکتا ہے۔

سبق 1

تعلق کے لیے تخلیق کیے گئے

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام پر، طالب علم کو چاہیے کہ وہ:

- (1) خدا کے ساتھ تعلق کی اہمیت کو سمجھے اور اس کی قدر کرے۔
- (2) ہر انسان میں خدا کی شبیہ (Image of God) کو پہچانے اور اس کی عزت کرے۔
- (3) یہ سمجھے کہ ہم اپنے تعلقات میں کیے گئے انتخاب کے لیے خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔
- (4) یہ جانے کہ بائبل مقدس نیک تعلقات کے لیے ہمارا ہنما اصول ہے، اور ہمیں خدا کی مانند اپنے تعلقات میں زندگی گزارنی چاہیے۔

خدا کے ساتھ تعلق

بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ خدا ایک شخصی (Personal) خدا ہے، جو دوسروں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ان سے کلام کرتا ہے (عبرانیوں 1:1-2)۔ کلام مقدس یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ خدا باپ، خدا بیٹا، اور خدا روح القدس ازل سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق میں ہیں۔¹

خدا نے زمین و آسمان، سمندر اور ان میں موجود ہر چیز کو تخلیق کیا (خروج 11:20)، لیکن زبور 8:3-8 ہمیں بتاتی ہے کہ انسان اس کی سب سے بہترین اور قیمتی تخلیق ہے۔ خدا نے انسان کو ایک تعلق رکھنے والی مخلوق کے طور پر بنایا،

¹ بائبل مقدس میں کئی مقامات پر ہمیں خدا باپ، خدا بیٹے، اور خدا روح القدس کے درمیان تعلق کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر: یوحنا 17:22-24؛ یوحنا 14:16-26 اور یوحنا 15:26۔ اگرچہ ان آیات میں روح القدس کی ابدیت کا ذکر نہیں، لیکن عبرانیوں 9:14 میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ روح القدس بھی ابدی ہے۔

کیونکہ وہ خود بھی تعلق رکھنے والا خدا ہے۔ پوری بائبل میں خدا ہمیں اپنے ساتھ ایک۔ بامقصد اور زندگی بخش تعلق میں بلاتا ہے۔²

یہ کتنا شاندار سچ ہے کہ کائنات کا خالق آپ کے اور میرے ساتھ ذاتی تعلق رکھنا چاہتا ہے!

◀ ایک طالبعلم کو گروپ کے لیے پیدائش 3:8-9 کی تلاوت کرنی چاہیے۔

لمحہ بھر رکھیں، اپنی آنکھیں بند کریں اور اس منظر کا تصور کریں جو آپ نے ابھی پڑھا ہے۔ اپنی تخیل کی قوت سے ان آیات کو حقیقت بننے دیکھیں۔ دن کے خوشگوار وقت میں، آپ خود کو ایک نہایت خوبصورت باغ میں کھڑا پاتے ہیں۔ ٹھنڈی اور ہلکی ہوا آپ کے چہرے کو چھو رہی ہے۔ آپ خدا کے قدموں کی آواز سنتے ہیں، جو باغ میں چل رہا ہے۔ لیکن اس کی دوپٹاری مخلوق حنا موش میں۔ پھر خدا کی پُرسوز آواز گونجتی ہے: "تم کہاں ہو؟"

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ وہ لمحہ کیسا تھا، جب خدا نے آدم اور حوا کو اپنی رفاقت کے لیے پکارا؟ لمحہ بھر رکھیں اور خدا کے دل پر غور کریں۔ خدا چاہتا ہے۔ اور تلاش کرتا ہے۔ کہ آدم اور حوا کے ساتھ، آپ کے ساتھ، اور میرے ساتھ رفاقت رکھے!

اگرچہ ہم نے اپنی نامرمانی کے سبب خود کو خدا سے جدا کر لیا ہے (یسعیاہ 59:2)، پھر بھی خدا ہر جیتے جاگتے انسان کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتا ہے۔ لوقا 19:10 ہمیں بتاتی ہے کہ وہ ہر گناہ گار کو ڈھونڈ رہا ہے۔ خدا آج بھی پکار رہا ہے: "تم کہاں ہو؟" چونکہ یسوع نے ہمارے لیے اپنی حبان دے دی، ہم خدا کے ساتھ درست تعلق میں واپس آ سکتے ہیں (انیسویں 2:13، 19)۔ آپ اور میں خدا کے ساتھ تعلق کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں!

ہمارے خالق کا منصوبہ

جو لوگ خدا کی محبت بھری اور بامقصد تخلیق پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اپنی شناخت اور مقصد خود بنانے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ خدا کے ساتھ تعلق کے بغیر انسانیت کو صحیح طور پر سمجھنا ناممکن ہے۔ جو شخص دنیاوی حکمت کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ یعنی انسانی خواہشات پر مبنی خوشی کی تلاش میں رہتا ہے۔ وہ حقیقت میں زندگی کو سمجھ نہیں سکتا۔

اپنی شناخت (ہم کون ہیں)، اپنے مقصد (ہم کیوں موجود ہیں)، اور اپنی بناوٹ (ہم کیسے تخلیق کیے گئے) کو سمجھنے کے لیے ہمیں اپنے خالق کے منصوبے کو حبان ضروری ہے، جو ہمیں پاک کلام میں ملتا ہے۔ خدا نے پہلے ہی ہماری شناخت طے کر دی ہے؛

² مثال کے طور پر یسعیاہ 3:55، یوحنا 1:12-13، یوحنا 3:36، یوحنا 17:3، 2-3، کرنتھیوں 6:16-18، یوحنا 1:3، مکاشفہ 3:20 دیکھیں۔

یہ کوئی ایسی چیز نہیں جسے ہم خود ایجاد کریں۔ اس نے ہمیں ایک خاص مقصد کے تحت تخلیق کیا ہے اور جان بوجھ کر ہمارے وجود کا منصوبہ بنایا ہے۔ جب ہم خدا کے ہمارے لیے دیے گئے منصوبے اور تعلقات کو سمجھتے ہیں، تب ہی ہم وہ بن سکتے ہیں جو ہمیں ہونا چاہیے اور اپنے وجود کے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

خدا کی صورت پر تخلیق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان خاص طور پر تعلقات کے لیے بنایا گیا ہے۔ جس طرح خدا خود تعلق رکھنے والا ہے، اسی طرح اس نے انسان کو بھی تعلق رکھنے والا بنایا ہے۔ خدا نے ہر شخص کی روح، جان، اور جسم کو اس کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ تعلق کے لیے تخلیق کیا ہے۔

انسانی تعلقات کے لیے ہمارا ہدایت نامہ

چونکہ خدا نے ہمیں تعلقات کے لیے تخلیق کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ہمارے تعلقات کے لیے کچھ اصول اور ہدایات بھی دی ہیں۔ جیسے کسی چیز کو بنانے والا اس کا استعمال رہنما (manual) لکھتا ہے تاکہ اس کی بناوٹ اور صحیح استعمال کو سمجھایا جاسکے، اسی طرح خدا نے ہمیں اپنی کتاب، بائبل مقدس، دی ہے، جو ہماری بناوٹ اور زندگی اور تعلقات کے صحیح طریقے کو واضح کرتی ہے۔

بائبل میں واضح طور پر ان تمام رشتوں کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے جنہیں خدا نے انسانوں کے لیے مقرر کیا ہے۔ یہ شوہروں اور بیویوں، والدین اور بچوں، بہن بھائیوں، دادا دادی، دوستوں، دشمنوں، ہمایوں، حکومت اور شہریوں، اور آجبر و ملازمین کے تعلقات پر بات کرتی ہے۔ خدا کے کلام کے اصول ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہمیں کسی بھی حالت یا ماحول میں خدا کے مقرر کردہ طریقے پر چلنا چاہیے۔ بائبل ہمیں زندگی کے ہر مرحلے میں خدا کی مرضی سکھاتی ہے۔

ہر معاشرہ اور ثقافت خدا کے منصوبے کی کسی نہ کسی حد تک عکاسی کرتی ہے، لیکن کسی بھی معاشرے یا ثقافت میں خدا کا منصوبہ مکمل طور پر ظاہر نہیں ہوتا۔ ہر ثقافت میں شادی اور بچوں کی پرورش کے اپنے طریقے ہوتے ہیں۔ ہر معاشرہ روایات، ماحول، جینیاتی پس منظر، اور تاریخی واقعات میں مختلف ہوتا ہے، لیکن تمام ثقافتوں میں بنیادی اخلاقی اصول پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہر ثقافت میں شادی کا کوئی نہ کوئی تصور ضرور پایا جاتا ہے۔ تاہم، تمام رویوں کو ثقافتی روایات کے بجائے بائبل اصولوں کے ذریعے پرکھنا ضروری ہے۔ بائبل ہماری حتمی اہتارٹی ہے، ثقافت نہیں (رومیوں 2:12)۔

ثقافتی روایات ہمیشہ غیر جانبدار نہیں ہوتیں، اور ہمیں ایسا سمجھنے کی توقع بھی نہیں کرنی چاہیے (افسیوں 2:2)۔ تمام معاشرے گناہ آلود انسانوں نے بنائے ہیں، جو اپنی نفس پرستی اور غلط خواہشات کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں کچھ بائبل سچائیاں موجود ہو سکتی ہیں، لیکن کوئی بھی معاشرہ خدا کے معیار کے مطابق مکمل طور پر

نہیں چلتا۔ کسی بھی چیز کو صرف اس بنیاد پر درست نہیں سمجھا جا سکتا کہ وہ ثقافتی طور پر عام ہے۔ صرف بائبل ہی ہمیں خدا کے کامل معیار کو دکھاتی ہے (زبور 19:7-11)۔

اگر آپ لیبیا جیسے ملک میں جائیں اور دیکھیں کہ وہاں کے لوگ ٹریفک قوانین کی پرواہ کیے بغیر گاڑیاں چلا رہے ہیں، تو آپ سوچ سکتے ہیں، "یہ تو ان کی ثقافت ہے، ان کا اپنا انداز ہوگا!" یہ سچ ہے کہ انہوں نے اپنا ایک الگ ڈرائیونگ کلچر بن لیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ لیبیا میں دنیا میں سب سے زیادہ ٹریفک حادثات ہوتے ہیں۔ ان کی حادثاتی شرح دوسرے سب سے زیادہ حادثات والے ملک سے دو گنا زیادہ ہے۔ یہ واضح ہے کہ ان کی ثقافت نے ایک صحیح طریقہ نہیں اپنایا۔

خدا جانتا ہے کہ زندگی کو کیسے چلانا چاہیے، اور اس نے ہمیں اس کے اصول دیے ہیں۔ ہمیں محض تجربے اور آزمائش کے ذریعے زندگی گزارنے کی اجازت نہیں دی گئی، نہ ہی ہمیں صرف اپنی خواہشات کے مطابق خوشی تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں خدا کے منصوبے کے مطابق اپنے تعلقات کو استوار کرنا ہے۔

سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ خدا کی ہدایت پر چلنا ہمارے لیے فائدہ مند ہے۔ خدا نے ہمیں اپنے احکام ہماری بھلائی کے لیے دیے ہیں (استثنا 24:6)۔ جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں، تو ہم برکت پاتے ہیں اور کئی برے نتائج سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہمارا خالق جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے، اور جب ہم اس کے منصوبے پر چلتے ہیں، تو ہم خوشحال ہوتے ہیں۔

تعلقات میں خدا کے سامنے جوابدہی

◀ ہمارا دوسروں کے ساتھ برتاؤ ہمارے خدا کے ساتھ تعلقات کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

◀ طالب علموں کو درج ذیل آیات کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔ مختصر طور پر اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ خدا انسانی تعلقات میں ہم سے کیا چاہتا ہے، اور اس کے احکام کی پیروی کیسے ہمارے خدا کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہے۔ اگر ہم خدا کے احکام کو نظر انداز کریں تو اس کا ہمارے خدا کے ساتھ تعلق پر کیا اثر پڑے گا؟

ہمارے دوسروں کے ساتھ تعلقات اور خدا کے ساتھ ہمارا تعلق			
پاک کلام کا حوالہ	شخص / کردار	خدا انسانی تعلقات میں کیا چاہتا ہے	خدا کے ساتھ تعلق پر اثر
1- پطرس 7:3	شوہر	بیوی کے ساتھ سمجھداری اور عزت سے پیش آنا	شوہر کی دعائیں رکاوٹ کا شکار نہیں ہوتیں
انسیوں 5:22، 24، 33؛ 1- پطرس 3:1-6	بیوی	شوہر کے تابع رہنا	بیوی خدا کے تابع رہنے کا یہی طریقہ اپناتی ہے۔ خدا اس رویے اور طرز عمل کو پسند کرتا ہے
کلسیوں 20:3	بچہ	ہر چیز میں والدین کی فرمانبرداری کرنا	یہ طرز عمل خدا کو پسند آتا ہے
متی 6:12-15	سب لوگ	ان کو معاف کرنا جنہوں نے ہمارے خلاف گناہ کیا ہے	خدا ہمیں معاف کر سکتا ہے
رومیوں 13:1-5	سب لوگ	زمین پر موجود حکام کے تابع رہنا	یہ خدا کی فرمانبرداری کا ایک طریقہ ہے
1- پطرس 2:18-20	خادم	ناحق ظلم کو صبر سے برداشت کرنا	خادم خدا کے حضور فضل پاتا ہے

ہم اخلاقی مخلوق ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کچھ اعمال غلط اور کچھ درست ہیں، اور ہم اپنے انتخاب کے لیے خدا کے حضور جوابدہ ہیں۔ یہ سمجھ ہمیں بڑی صلاحیت اور بڑی ذمہ داری عطا کرتی ہے۔ ہمارے انتخاب ہمارے خدا کے ساتھ تعلق کو متاثر کرتے ہیں۔ تعلقات کے بارے میں خدا کی ہدایات پر عمل کرنا صرف عملی فیصلوں اور خوشحالی حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ ہم اپنے فیصلوں اور رویے کے لیے خدا کے سامنے جوابدہ ہیں (رومیوں 14:10، 12)۔

خدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ عدل سے پیش آئیں اور محبت اور رحم کا برتاؤ کریں (میکاہ 6:8)۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آدم کے گناہ کی وجہ سے، اس کی تمام اولاد ایک گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے (رومیوں 5:12، 19)۔ اس لیے ہم مستقل طور پر محبت، رحم اور انصاف کے اصولوں پر عمل نہیں کر سکتے (رومیوں 7:15-24)۔ لیکن جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں، تو خدا کا فضل ہمیں تبدیل کر دیتا ہے۔ روح القدس ہمیں خدا کی مرضی پر عمل کرنے کے قابل بناتا ہے (رومیوں 8:3-4)۔

ہر انسان کی قدر

◀ طلب۔ یسعیاہ 44:24، زبور 139:13-16، پیدائش 9:6، اور یعقوب 3:9 کو جماعت کے لیے پڑھیں۔ یہ آیات ہمیں ہر زندگی کی قدر کے بارے میں کیا بتاتی ہیں؟ کسی انسان کی اصل قدر کا کیا معیار ہے؟

دوسروں کے ساتھ صحت مند تعلقات قائم رکھنے کے لیے، ضروری ہے کہ ہم ہر انسان کی وہی قدر کریں جو خدا کرتا ہے۔ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے، اور اسی بنیاد پر اس کی قدر ہے۔ ہر انسان خدا کی منفرد تخلیق ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، صحت مند ہو یا بیمار، مکمل ہو یا کسی جسمانی معذوری کا شکار، جوان ہو یا بوڑھا، امیر ہو یا غریب (امثال 14:31)، دنیا میں پیدا ہو چکا ہو یا ابھی ماں کے رحم میں ہو، اس کی جلد کی رنگت کچھ بھی ہو، اور اس کی ذہنی یا جسمانی صلاحیتیں جیسی بھی ہوں (سرون 4:11)۔

بہت سی ثقافتوں میں بزرگوں کو فخر و احترام دیا جاتا ہے، خواتین کو مردوں سے کم تر سمجھا جاتا ہے، اور بچوں کو بوجھ تصور کیا جاتا ہے۔ کچھ معاشروں میں جسمانی معذوروں کو منحوس سمجھ کر نظر انداز یا مسترد کر دیا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں نسل پرستی عام ہے، جہاں ایک قبیلہ یا قوم خود کو دوسروں سے برتر سمجھتی ہے اور دوسرے کو حقارت سے دیکھتی ہے۔ یہ سب رویے انسان کی توہین کرتے ہیں، حالانکہ انسان خدا کی سب سے قیمتی تخلیق ہے۔ اگر ہم صحت مند اور خدا کو حلال دینے والے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں، تو سب سے پہلے ہمیں ہر انسان کو خدا کے صورت بردار کے طور پر دیکھنا ہوگا۔

خدا کے لیے پیدا کیے گئے، دوسروں کے لیے پیدا کیے گئے

مکاشفہ 11:4 ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے سب چیزیں اپنے لیے پیدا کیں، اور اس میں یقیناً انسان بھی شامل ہے۔ ہم خدا کی طرف سے، خدا کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں، وہ ہمیں خدا کے حلال کے لیے کرنا چاہیے (1 کرنتھیوں 10:31، 1 پطرس 2:12)۔ ہمیں دوسرے لوگوں کے فائدے کے لیے بھی پیدا کیا گیا ہے۔

ہمیں دوسروں کے ساتھ مسل کر خدا کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ شادی اس بات کی ایک مثال ہے کہ خدا نے انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنے کے لیے بنایا ہے۔ جب خدا نے پہلا انسان پیدا کیا تو فوراً کہا، "آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اُس کے لئے ایک مددگار اُس کی مائند بناؤں گا۔" (پیدائش 2:18)۔ عورت اہم پہلوؤں میں مرد کے مشابہ ہے، لیکن کچھ دوسرے پہلوؤں میں مختلف بھی ہے۔ وہ مسل کر اپنی موجودگی کے لیے خدا کے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔ خدا نے ان دونوں کو ایک ساتھ وہ کام سونپا جو انہیں کرنا تھا (پیدائش 1:26-28)۔

کلیسیا بھی اس بات کی ایک اور مثال ہے کہ خدا نے انسانوں کو مسل کر کام کرنے کے لیے پیدا کیا۔ رسول پولوس نے بدن کے مختلف اعضا کی مثال دی (1 کرنتھیوں 12:12-26)۔ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ وہ اکیلا خدا کے مقصد کو پورا کر سکتا ہے یا اسے دوسروں کی ضرورت نہیں۔ شادی اور کلیسیا صرف دو مثالیں ہیں کہ خدا نے انسانوں کو مسل کر کام کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔

ہمیں دوسروں کی خدمت کے لیے پیدا کیا گیا ہے (گلتیوں 5:13-14)۔ ہمیں دوسروں کے ساتھ محبت بھرے تعلقات کے لیے پیدا کیا گیا ہے، جہاں ہم اپنی ذات کو دوسروں کے فائدے کے لیے پیش کریں۔

◀ طالب علموں کو امثال 17:17، گلتیوں 2:6، اور فلپیوں 4:2 کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔

ہم خدا کے لیے اور دوسروں کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ خدا کے کلام میں ہم سے جو بھی مطالبہ کیا گیا ہے، وہ یا تو ہمارے اور خدا کے تعلق سے متعلق ہے، یا ہمارے اور دوسروں کے تعلق سے، یا دونوں سے۔ درحقیقت، یسوع نے کہا کہ خدا ہم سے جو کچھ بھی چاہتا ہے، وہ ان احکام میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے کہ ہم خدا سے اپنی پوری ہستی کے ساتھ محبت کریں اور دوسروں سے ایسے محبت کریں جیسے ہم خود سے کرتے ہیں۔

◀ ایک طالب علم متی 22:36-39 جماعت کے لیے پڑھے۔

ہم خدا کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، اور ہم دوسروں کے لیے پیدا کیے گئے ہیں؛ یہ دونوں حقیقتیں آپس میں گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ خدا کو جلال دینے اور اس کی شبیہ کو منعکس کرنے کے بڑے طریقوں میں سے ایک ہمارا دوسروں کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا کی فطرت اور اعمال ہمیں اس جیسا بننے کا پابند کرتے ہیں (1 پطرس 1:16، متی 5:48)۔ تمام لوگ خدا کی صورت پر بنائے گئے ہیں، لیکن جب ہم خدا کی طرح عمل کرتے ہیں، تب ہم اس کی فطرت اور کردار کو منعکس کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص ضرورت مندوں پر رحم کرتا ہے، تو اس کی شفقت خدا کی شفقت کا عکس ہوتی ہے، اور اس کا رحمدلانہ عمل خدا کے کام کی نقل ہوتی ہے۔ یہ بات سچ ہے چاہے رحم کرنے والا ایسا ندر ہو یا بے ایمان۔ تاہم، ہم خدا کی سب سے بہترین نقل تب کرتے ہیں جب ہم اس کے ساتھ صلح کر لیتے ہیں اور اس کا روح ہمارے اندر کام کر رہا ہوتا ہے۔

◀ ایک طالب علم 2 پطرس 1:2-11 جماعت کے لیے پڑھے۔

یہ حوالہ مسیح کے ہر پیروکار کے لیے خدا کے حیرت انگیز منصوبے کی وضاحت کرتا ہے۔ اس حوالے سے ہم سیکھتے ہیں کہ:

1. حبلال اور نیکی سے، یسوع نے ہمیں بلایا ہے اور ہمیں شاندار وعدے دیے ہیں (آیات 3-4)۔
2. ان وعدوں کے ذریعے، جو مسیح کو جانتے ہیں، وہ خدا کی الہی فطرت میں شریک ہو سکتے ہیں (آیت 4)۔
3. خدا باپ اور یسوع مسیح کے ساتھ تعلق کے ذریعے، ہمیں زندگی اور دینداری کے لیے ہر چیز حاصل ہے (آیت 3)۔

4. ان باتوں کی بنیاد پر، ہم یسوع کی مانند زندگی گزار سکتے ہیں اور ویسے جی سکتے ہیں جیسے خدا نے ہمیں بلایا ہے (آیات 5-8)۔

◀ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے تعلقات میں خدا کے کردار اور فطرت کو منعکس کریں؟

◀ ایک شاگرد 2 کرنتھیوں 4:4 گروپ کے لیے پڑھے۔ خدا کی کامل صورت کون ہے؟

◀ ایک شاگرد 2 کرنتھیوں 18:3 جماعت کے لیے پڑھے۔

روح القدس ایسا ندروں کو تبدیل کرتا ہے تاکہ وہ بڑھتے ہوئے خداوند کے حبلال کو منعکس کریں۔ یسوع کو دیکھ کر، ہم اپنے رویوں اور برتاؤ میں اس کے جیسے بننے جاتے ہیں۔ یہی انجیل کی خوبصورتی ہے۔ خدا باپ، یسوع اور روح القدس کی قدرت کے ذریعے، ہم خدا کے کردار کو منعکس اور اس کی تقلید کر سکتے ہیں۔

ہمارے دوسروں کے ساتھ تعلقات میں، خدا ہمیں اس کی تقلید کرنے کے لیے بلاتا ہے (افسیوں 1:5)۔ جیسے ایک بچہ اپنے والدین یا بڑے بہن بھائی کو دیکھ کر اس کی نقل کرتا ہے، ہمیں یسوع کی مثال کو دیکھنا اور پھر اس کے رویے، نقطہ نظر اور اعمال کی نقل کرنا ہے جب ہم دوسروں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں (فلیپیوں 2:5-7، افسیوں 2:5)۔

۴ شاگرد درج ذیل حوالہ جبات کو جماعت کے لیے پڑھیں۔ ان میں سے ہر ایک میں (1) خدا کے کردار یا کام اور (2) خدا کی ہم سے توقعات۔ (پہلے دو حوالہ جبات کے نوٹس مشال کے طور پر پہلے ہی لکھے جا چکے ہیں۔ اس سبق کے آخر میں، اس مطالعے کا تسلسل اسائنمنٹ 2 میں ہے۔)

انسانی تعلقات خدا کے حلال کو کیسے منعکس کرتے ہیں		
پاک کلام کا حوالہ	خدا کیا کرتا ہے / مسیح نے کیا کیا	ہمارا عمل جو خدا کو منعکس کرتا ہے
فلیپیوں 2:3-8	اپنے حقوق چھوڑ دیے خدا دم بن گیا بالکل منروتن اور منرمانبر دار رہا	اپنے حقوق چھوڑ دیں دوسروں کی بھلائی کا خیال رکھیں۔ منروتنی اختیار کریں۔
یوحنا 13:3-5، 12-15	اپنے شاگردوں کی خدمت کی اور ان کی عملی ضرورت پوری کی۔	دوسرے ایسا ننداروں کی خدمت کریں۔
افسیوں 4:32-5:2		

ہم میں سے کوئی بھی فطری طور پر خدا کی محبت کا اظہار نہیں کرتا کیونکہ ہم خود عرض فطرت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ خدا ہمیں اپنے اصل منصوبے پر بحال کرنے کے لیے فضل منراہم کرتا ہے۔ عاصبزی سے کی گئی سپردگی کی دعا ہمیں اس تبدیلی کے عمل سے گزار سکتی ہے۔

نتیجہ

بائبل ظاہر کرتی ہے کہ خدا نے محبت کے ساتھ انسانوں کو تعلقات کے لیے تخلیق کیا: خدا کے ساتھ تعلق اور دوسروں کے ساتھ تعلقات۔

چونکہ خدا انسان کا خالق اور تعلقات کا معمار ہے، اس لیے ہمیں:

1. انسانی تعلقات کے بارے میں اس کا نقطہ نظر حاصل کرنا چاہیے۔
2. یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم اپنے تعلقات میں کیے گئے فیصلوں کے لیے اس کے سامنے جوابدہ ہیں۔

3. اس کے منصوبے کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔

یہ مطالعہ آپ کو ان چیزوں کو سمجھنے میں مدد دے گا اور آپ کو اس قابل بنائے گا کہ آپ دوسروں کو انسانی تعلقات کے بارے میں خدا کی مرضی سکھاسکیں۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ ثقافت انسانی تعلقات کے لیے ایک ناکافی راہنما کیوں ہے؟

◀ اس سبق میں آپ کے لیے کون سا تصور نیا تھا؟ یہ کیوں اہم ہے؟ اس کو سمجھنے سے آپ کے تعلقات پر کیا اثر پڑے گا؟ یہ آپ کی خدمت (منسٹری) کو کیسے متاثر کرے گا؟

◀ آپ اس کورس کے مطالعے سے کیسے ترقی کی امید رکھتے ہیں؟

دعا

آسمانی باپ،

تیرا شکر ہو کہ تُو نے مجھے اپنی شبیہ پر ایک مقصد کے ساتھ پیدا کیا۔

تیرا شکر ہو کہ تُو نے مجھے اپنے ساتھ تعلق کے لیے بنایا اور یسوع کی میرے گناہوں کے لیے موت کے ذریعے اسے ممکن بنایا۔

تیرا شکر ہو تیرے کلام کے حزن آنے کے لیے، جو مجھے سکھاتا ہے کہ میں تجھ سے کیسے تعلق رکھوں اور دوسروں کے ساتھ اپنے تعلقات میں تیرا حبال کیسے ظاہر کروں۔

اپنے کلام اور اپنی روح کے ذریعے، مجھے وہ زندگی اپنانا سکھا جو تُو نے میرے لیے مقرر کی ہے۔

مجھے اس قابل بنانا کہ میں اپنے ارد گرد کے ہر شخص کے سامنے تیرا درست عکس پیش کر سکوں، تاکہ وہ تجھے جان سکیں۔

آمین۔

(1) وضاحت کریں کہ خدا کی شبیہ میں تخلیق کی سچائی ہر شخص کو قدر کیسے دیتی ہے اور تخلیق کے انکار سے انسانی قدر کیسے چھن جاتی ہے۔

(2) نیچے دی گئی جدول میں ہر ایک کتاب مقصدس کی عبارت کو پڑھیں۔ درج ذیل نکات نوٹ کریں:

(1) خدا کی صفات یا اس کا کام

(2) ہمارے لیے خدا کی توقع

(3) اسائنمنٹ 2 کے ٹیبلس اور سبق کے آخر میں دیے گئے ٹیبلس کو دیکھتے ہوئے، اپنی زندگی کا جائزہ لیں:

- کیا آپ اس وقت خدا کی شبیہ کو ایسے منعکس کر رہے ہیں جو اس کی تعظیم اور جلال کا سبب بنے؟
 - کیا کوئی ایسی نافرمانی ہے جس کا اعتراف ضروری ہے تاکہ آپ کی زندگی زیادہ واضح اور موثر طور پر خدا کے مقصد سے ہم آہنگ ہو؟
 - خدا آپ سے کیا قدم اٹھانے کا چاہتا ہے تاکہ آپ یسوع کے مسزید مشابہ ہو سکیں؟
- اس مطالعہ کے جواب میں ایک دعا لکھیں۔ (آپ کو یہ تحریر اپنی جماعت کے لیڈر کے ساتھ شیئر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بس اتنا بتادیں کہ آپ نے اسائنمنٹ مکمل کر لی ہے۔)

کس طرح انسانی تعلقات خدا کے جلال کو منعکس کرتے ہیں		
ہمارا عمل جو خدا کو منعکس کرتا ہے	خدا کیا کرتا ہے / مسیح نے کیا کیا	پاک کلام کا حوالہ
		زبور 5:68؛ یعقوب 27:1
		2- پطرس 3:9؛ طس 1:3-5
		متی 5:43-48 1- تھلسنیکوں 5:14-15
		یوحنا 13:1-34 1- یوحنا 4:7-8؛ 11-12

سبق 2

ایک بائبلی خاندان

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

- (1) سمجھے کہ شادی کو کس طرح تشلیث کے تعلقات کی عکاسی کرنی چاہیے۔
- (2) اولاد کے بارے میں خدا کے نظریے کو اپنائے۔
- (3) سمجھے کہ گناہ نے شادی اور خاندانی تعلقات کو کیسے متاثر کیا۔
- (4) سراہے کہ خدا کے نجات کے منصوبے کو انسانی کمزوریوں کے باوجود کیسے پورا کیا جاتا ہے۔
- (5) ادراک کرے کہ خدا کے منصوبے کی فرمانبرداری کسی بھی خاندان کو اس کے فضل اور شفا کا تجربہ کرنے میں کس طرح مدد دے سکتی ہے۔

خاندانی تعلقات کے اثرات

اس کو رس میں، ہم زیادہ تر اس خاندان کے بارے میں سیکھیں گے جو ایک ہی گھر میں اکٹھے رہتا ہے۔ مختلف افراد کے امتزاج سے ایسے گروہ بنتے ہیں جو ایک ساتھ کسی گھر میں رہتے ہیں اور خاندان کہلاتے ہیں۔ کچھ خاندانوں میں ایک ہی والد یا والدہ ہوتی ہے، کچھ طلاق کی وجہ سے تقسیم ہو چکے ہوتے ہیں، کچھ دوسری شادی کے نتیجے میں یکجا ہوتے ہیں، کچھ نے بچوں کو گود لیا ہوتا ہے، کچھ میں کئی نسلیں ایک ساتھ رہتی ہیں، اور کچھ عارضی طور پر اضافی بچوں یا بڑوں کی میزبانی کر رہے ہوتے ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں خاندان کا ایک مخصوص تصور ہوتا ہے۔ خاندان کے بارے میں گفتگو ہمارے اندر مختلف جذبات پیدا کرتی ہے، جو ہماری ذاتی زندگی کے تجربات پر منحصر ہوتے ہیں۔

بچپن ہمیں کیسے متاثر کرتا ہے

شاید آپ کے بچپن کی یادیں خوشگوار ہوں، یا شاید آپ بچپن کے تجربات کی وجہ سے غصے کا سامنا کرتے ہوں۔ شاید آپ کے خاندان کے افراد ایک دوسرے کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں، یا شاید وہ ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں اور جب بھی ملتے ہیں تو تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو لگے کہ آپ کا خاندان آپ کی زندگی کے لیے ایک مضبوط بنیاد اور سہارا ہے، یا شاید آپ کا گھر ایک قید خانہ یا تکلیف دہ ماحول محسوس ہوا ہو جس سے آپ جلد از جلد نکلنا چاہتے تھے۔ ممکن ہے کہ جب آپ ایسے خاندانوں کو دیکھتے ہیں جو آپ کے خاندان سے بہتر لگتے ہیں، تو آپ کو محسوس ہو کہ آپ کے خاندان نے آپ کو ناکام کر دیا ہے۔

ہمارے خاندان کے بارے میں ہمارا فہم بہت اہم ہے کیونکہ یہ ہمارے زندگی کو سمجھنے کے انداز اور خدا کی شناخت کے بارے میں ہمارے نظریے کو متاثر کرتا ہے۔ بائبل خدا کو اپنے لوگوں کا باپ قرار دیتی ہے۔ ہمارے والدین، خاص طور پر ہمارے باپ کے ساتھ ہمارے تعلقات، ہمارے آسمانی باپ کے تصور کو تشکیل دیتے ہیں۔ اگر ہمارا انسانی باپ غیر حاضر، ظالم، لاپرواہ، حد سے زیادہ سخت، متاثر کرنے والا، بے عمل، یا کسی بھی طرح نقصان دہ ہوتا، تو ہمارے ذہن میں خدا کے بطور باپ کا تصور بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ جب تک ہم خدا کو اُس کے کلام، یسوع کی زندگی، اور اپنے ذاتی تعلق کے ذریعے جاننے نہ لگیں، ہمیں اُسے ایک اچھے باپ کے طور پر دیکھنے میں دشواری ہو سکتی ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ ایک بہترین باپ ہے جو اپنے بچوں کی حفاظت اور کفالت کرتا ہے۔ وہ ان کی سنتا اور ان سے بات کرتا ہے، ان کی رہنمائی کرتا ہے، اور ان کی بھلائی میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ جب ہم خدا کو جاننے لگتے ہیں، تو وہ ہماری اس کے بارے میں سمجھ کو درست کر سکتا ہے۔³

روحانی اختلافات ہمیں کیسے متاثر کرتے ہیں

ہم میں سے کچھ کو مسیح کی پیروی کرنے کی وجہ سے اپنے خاندانوں کی طرف سے مسترد کیے جانے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یسوع نے فرمایا کہ ہمیں اُس کے ساتھ وفاداری کی وجہ سے اپنے غیر ایماندار رشتہ داروں کی طرف سے مخالفت کی توقع رکھنی چاہیے۔ بہت سے معاملات پر، ایمانداروں کو اُن کے اپنے خاندان کے افراد دھوکہ دیتے، شرمندہ کرتے، نظر انداز کرتے، ظلم کا نشانہ بناتے، یا یہاں تک کہ قتل کر دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے مسیح کو رد کر دیا ہے۔

◀ ایک طالب علم متی 10:21-22، 28، 32-39 کو پڑھے۔ ان آیات کے بعد درج ذیل سوالات پر گفتگو کریں:

³ یہ جاننے کے لیے کہ آپ خدا کی بچپن کو کس طرح تازہ کر سکتے ہیں، Shepherds Global Classroom کی کتاب روحانی تشکیل (Spiritual Formation) کے سبق نمبر 4 کو دیکھیں۔

- اس عبارت کے مطابق، ایسا ننداروں کو کیا توقع رکھنی چاہیے؟
- یہاں کون سے وعدے دیے گئے ہیں؟
- ایسا ننداروں کو ظلم و ستم کے بارے میں کیا سوچنا چاہیے؟

ہم میں سے کچھ کو اپنے خاندانوں کی طرف سے ظلم و ستم کا منہ تو نہیں کرنا پڑتا، لیکن پھر بھی ہمارے ایمان کی وجہ سے تعلقات میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ شاید ہمارے خاندانی تعلقات کشیدہ، دور یا محدود ہوں کیونکہ ایک ایسا نندار کی حیثیت سے ہماری زندگیوں کو اپنے خاندان کے افسردہ سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔ ہمیں غلط سمجھا جاسکتا ہے یا ہماری بے عزتی کی جاسکتی ہے۔ ہمارے رشتہ دار ہماری خدمت کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ یسوع نے بھی ان مشکلات کا منہ کیا تھا (مرقس 3:21، یوحنا 7:3،5)، اس لیے اگر ہمیں بھی ایسا تجربہ ہو تو ہمیں حیران نہیں ہونا چاہیے۔

آپ اور آپ کا خاندان

چند منٹ میں، آپ اپنے ہم جماعتوں سے تعارف کروائیں گے، لیکن آپ صرف اپنا نام نہیں بتائیں گے بلکہ اپنے خاندان کے تناظر میں اپنی شناخت کے بارے میں شیئر کریں گے۔

سب سے پہلے، ان تمام مختلف القابات کے بارے میں سوچیں جو آپ اپنے خاندان میں رکھتے ہیں، جیسے بیٹا یا بیٹی، شوہر یا بیوی، والد یا والدہ، چچا یا چھوٹا، دادا یا نانا، دادی یا نانی۔ کیا آپ مزید القابات سوچ سکتے ہیں؟ آپ کے پاس یقیناً کئی القابات ہوں گے۔

آپ اپنے خاندان میں اور کون سے کردار ادا کرتے ہیں؟ کیا آپ سب سے بڑے یا سب سے چھوٹے ہیں؟ کیا آپ مالی طور پر کفالت کرنے والے ہیں؟ کیا آپ گھر کی دیکھ بھال کرنے والے ہیں؟ کیا آپ کسی بزرگ یا معذور شخص کی دیکھ بھال کرتے ہیں؟ اپنے خاندان میں اپنی دیگر ذمہ داریوں اور کرداروں کے بارے میں سوچیں۔

◀ اپنے ہم جماعتوں سے اپنا تعارف کروائیں، اپنے خاندان میں اپنے کئی القابات اور کرداروں کو بیان کریں۔

◀ اب، ایک لمحے کے لیے سوچیں کہ آپ کے القابات اور کردار (1) آپ کا اپنے بارے میں نظریہ اور (2) آپ کے خاندان کے دیگر افسردہ کے بارے میں نظریہ کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔

چاہے آپ اپنے تشریحی یادوں کے خاندان کے افسردہ کے بارے میں جو بھی محسوس کرتے ہوں، وہ آپ کے خاندان کا حصہ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا خاندان ٹوٹا ہوا ہو، تکلیف اور دکھ کی وجہ سے الگ ہوئے ہوں۔ یا شاید لوگ آپ کے

حاندان سے حد کرتے ہوں کیونکہ وہ بظاہر مکمل نظر آتا ہے: ایک اچھی شادی، ذہین اور صحت مند بچے، اور ایسا گھر جو محبت، سکون اور ہنسی سے بھرا ہوا ہو۔

چاہے آپ کا حاندان کمزور نظر آتا ہو یا مضبوط، خدا آپ کے حاندان میں دلچسپی رکھتا ہے اور اُس میں شامل ہے۔ اُس کے پاس آپ کے حاندان کے لیے ایک منصوبہ ہے۔

◀ اپنے حاندان کے امراء کے نام لکھیں (کم از کم 3-4 نسلوں کے امراء کے نام درج کریں)۔ مثال کے طور پر:

- پہلی نسل: آپ کے دادا، دادی، نانا، نانی کے نام
- دوسری نسل: آپ کے والدین کے نام
- تیسری نسل: آپ کا نام اور آپ کے بہن بھائیوں کے نام
- چوتھی نسل: آپ کے بچوں یا بھانجوں، بھتیجیوں کے نام

جس شخص کے ساتھ آپ کا تعلق ہے، اُس کے نام کے ساتھ ایک ستارہ بنائیں۔ جس شخص کے ساتھ آپ کا محدود تعلق ہے، اُس کے نام کے ساتھ تھکن بنائیں۔

جس شخص سے آپ کسی بھی وجہ سے کٹے ہوئے ہیں، اُس کے نام کے گرد چوکور بنائیں۔

کیا ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ اپنے حاندان کا حصہ سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ درحقیقت خون کے رشتے سے جڑے نہیں ہیں؟ ایسے لوگ جو ہر حاندانی اجتماع اور تقریبات میں اس طرح شامل ہوتے ہیں جیسے وہ حاندان کے امراء ہوں؟ ان کے نام لکھیں اور ان کے گرد دائرہ لگادیں۔

پہلا انسانی حاندان

◀ جیسے کہ ہم آدم اور حوا، اور ابرہام اور سارہ کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں، اپنی بائبل کو پیدائش کی کتاب میں کھولے رکھیں۔

پہلی شادی

آدم اور حوا پہلا انسانی حاندان تھے: ایک شوہر اور ایک بیوی، ایک مرد اور ایک عورت، جو نکاح کے بندھن میں جڑے۔ پہلی شادی کے موقع پر، آدم نے کہا: "یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس لئے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی" (پیدائش 2:23)۔

انگلی آیت شادی کی بائبل تعریف بیان کرتی ہے: "اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملارہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔" (پیدائش 2:24)۔ یہی الفاظ نئے عہد نامے میں بھی دہرائے گئے ہیں: متی 19:5 اور انیسویں 31:5۔ مرد اور عورت کے درمیان ایک جسم ہونے کا اتحاد ایک غیر مشروط عہد ہے، خدا اور انسان کے سامنے ایک ایسا وعدہ جو تمام زندگی قائم رہنا چاہیے۔

شادی تین جہتی معجزہ ہے: حیاتیاتی محبضہ: جس میں دو لوگ حقیقت میں ایک جسم ہو جاتے ہیں۔ سماجی محبضہ: جس کے ذریعے دو خاندان آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ روحانی محبضہ: کیونکہ شادی کا رشتہ مسیح اور اُس کی دلہن، یعنی کلیسیا، کے اتحاد کی تصویر پیش کرتا ہے۔⁴

شادی تشلیث کے تعلقات کی عکاسی کرتی ہے

"شادی... خدا کے کردار کا ایک مظہر ہے، جو عظیم عہد باندھنے والا اور عہد کو نبھانے والا ہے۔ ایک عہد میں بنیادی عناصر وفاداری اور دیانت داری ہوتے ہیں، نہ کہ جذبات۔"

- رابرٹسن میک کوئلکن،
بائبل احلاقیات کا تعارف

Robertson McQuilkin,
An Introduction to Biblical Ethics

شادی کو خدا کے کردار اور اُس کے تعلقات کی عکاسی کے لیے بنایا گیا ہے۔ خدا باپ، خدا بیٹا، اور خدا روح القدس ہمیشہ سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق میں رہے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ ہر ایک اپنی حیثیت میں منفرد ہے، لیکن تشلیث کے تمام اقنوم ہمیشہ کے لیے ایک ہیں اور ایک ہی ذات کے حامل ہیں۔ تشلیث کے تعلق میں ہمیں اتحاد، مترتبت، وفاداری، اور اٹل محبت نظر آتی ہے۔ بائبل شادی اسی حیرت انگیز تعلق کی پیروی کرتی ہے۔

خدا کا منصوبہ ہے کہ ہر شوہر اور بیوی اپنی محبت میں پاکیزہ ہوں اور زندگی بھر ایک دوسرے کے ساتھ وفادار اور وابستہ رہیں۔

انسانی ازدواجی رشتہ تشلیث کے تعلقات کی عکاسی ان طریقوں سے کرنا چاہیے:

1. شادی غیر مشروط اور خصوصی وابستگی ہونی چاہیے۔
2. شادی ایک ایسا رشتہ ہونا چاہیے جو خود کو متربان کرنے والی محبت پر مبنی ہو۔
3. شادی ایک باہر کت اور ثمر آور رشتہ ہونا چاہیے۔

⁴ دی وومنز اسٹڈی بائبل، (مٹس نیلسن، انکارپوریٹڈ، 1995)، صفحہ 9

پہلا حکم

پہلی شادی، جسے خود خدا نے انجام دیا، کے دوران

خدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ بچھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و مملوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور گل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو۔ (پیدائش 1:28)۔

پھلنے اور بڑھنے کا حکم بائبل میں خدا کی طرف سے دیا گیا پہلا حکم ہے۔ شادی کو ایک باہرکت اور خود کو متربان کرنے والی محبت کا رشتہ بنایا گیا ہے۔ نکاح کے اندر تولیدی عمل حنلق کی تجید کرتا ہے، کیونکہ شوہر اور بیوی مسل کر خدا کے تخلیقی کام کو آگے بڑھاتے ہیں اور مسزید لوگوں کو حناندانی رشتے میں شامل کرتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی سعادت اور ذمہ داری ہے!

◀ ایک طالب علم کو زبور 127:3-5 جماعت میں پڑھنا چاہیے۔ یہ حوالہ بچوں کو بیان کرنے کے لیے تصویری الفاظ استعمال کرتا ہے۔ وہ تصویری الفاظ کیا ہیں؟ ان الفاظ کی بنیاد پر، ہمیں اپنے بچوں کے بارے میں کیا سوچنا چاہیے؟

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ بچے ایک نعمت اور قیمتی ملکیت ہیں۔ انہیں محض ازدواجی تعلق کا نتیجہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ خواہ بچے کے حمل ٹھہرنے کے حالات پسندیدہ یا راستبازی پر مبسنی ہوں یا نہ ہوں، زندگی دینے والا خدا ہر بچے کے حمل ٹھہرنے اور پیدائش میں ایک حناص منصوبہ رکھتا ہے، بشمول آپ اور میرے۔ خدا ہر انسان کے لیے ایک مقصد رکھتا ہے، قطع نظر اس کے کہ اس کی پیدائش کے حالات کیسے ہوں۔

ہاں، بچے خدا کی طرف سے ایک نعمت ہیں، لیکن وہ والدین کی طرف سے خدا کے لیے بھی ایک تحفہ ہیں۔

اور کیا اُس نے ایک ہی کو پیدا نہیں کیا باوجودیکہ اُس کے پاس اور ارواح موجود تھیں؟ پھر کیوں ایک ہی کو پیدا کیا؟ اِس لیے کہ خدا ترس نسل پیدا ہو۔ پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی سے بیوفائی نہ کرے۔ (ملاکی 2:15)

بچے ایک مقدس امانت ہیں۔ خدا والدین سے توقع کرتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے پرورش کریں۔ خدا ہمارے بچوں کو اپنی بادشاہی کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے (پیدائش 18:19)۔ خدا نے ہمیں ذمہ داری سونپی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو خدا کی خدمت کے لیے تیار کریں (استثنا 2:6)۔ ہمیں ان کی پرورش اس لیے نہیں کرنی کہ وہ ہماری خدمت کریں یا ہمارے خواب پورے کریں، بلکہ ہمیں انہیں ایسے تیر سمجھنا چاہیے جو خدا کے دیے ہوئے نشانے پر لگیں۔

گناہ کا اثر اور انسانی خاندان کی ٹوٹ پھوٹ

پیدائش 3 میں، دنیا کا واحد کامل خاندان گناہ میں گر کر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا اور نجات دہندہ کا محتاج ہو گیا۔ آدم اور حوا نے گناہ کیا، اور موت کی لعنت تمام انسانوں پر آگئی۔ آدم اور حوا کے باہمی تعلقات مستقل طور پر متاثر ہوئے، اور وہ خدا سے جدا ہو گئے۔

گناہ کے نتیجے میں مرد اور عورت نے اضافی لعنتوں کا سامنا کیا:

- بچوں کی پیدائش تکلیف دہ ہو گئی۔
- شوہر اپنی طاقت اور اختیار کا غلط استعمال کریں گے۔
- بیویاں سرکش اور بے احترام ہو جائیں گی۔
- کام مایوس کن اور مشکل ہو جائے گا⁵

خدا کے خاندان کے لیے کامل منصوبے کو شیطان کے جھوٹے قبول کرنے کی وجہ سے بگاڑ دیا گیا۔

پیدائش 4 میں گناہ زدہ انسانی خاندان کی ٹوٹ پھوٹ مزید ظاہر ہوتی ہے۔

پیدائش 1:4 میں پہلی حمل اور پیدائش کا ذکر ملتا ہے۔ یہ آیت نومہینے کی مدت کا احاطہ کرتی ہے۔ وہ وقت جو ایک بچے کے حمل ٹھہرنے اور پیدائش کے درمیان ہوتا ہے۔ ذرا تصور کریں کہ حوا کے لیے یہ نومہینے کیسے ہوں گے؟ وہ اپنے ڈر اور خوشی آدم کے ساتھ شیئر کر رہی ہوگی۔ کوئی بھی مشورہ دینے والا یا سوالوں کے جواب دینے والا موجود نہ تھا۔ اس کا بڑھتا ہوا پیٹ، بچے کی حرکتیں، پیدائش کی تکلیف اور درد۔ یہ سب کسی بھی ماں کے لیے پہلی بار کے تجربے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حوا نے فتان کی پیدائش پر کہا، "مجھے خداوند سے ایک مَر دلا۔" (پیدائش 1:4)۔

وقت گزرنے کے ساتھ، ایک اور حمل اور پیدائش کا ذکر ہوتا ہے، اور آدم و حوا چار افراد کا خاندان بن جاتے ہیں۔ اسی آیت کے دوسرے نصف میں ان کے بیٹوں کے پیشوں کا خلاصہ ہے۔ آیت 3 سے، لڑکے بالغ آدمی ہیں، اور اگلی آیات

⁵ یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ بچوں کی پیدائش لعنت کا حصہ نہیں تھی۔ پیدائش میں درد لعنت کا نتیجہ ہے، لیکن بچوں کی پیدائش خود ہمیشہ سے خدا کا حیرت انگیز منصوبہ رہا ہے تاکہ اگلی نسل وجود میں آئے۔ اسی طرح، کام بھی لعنت نہیں تھا، بلکہ کام کی دشواری لعنت تھی۔ درحقیقت، پیدائش 28:1 میں خدا کے دیے گئے دیگر احکام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کام کے لیے بنائے گئے ہیں! کام ان طریقوں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے ہم خدا کی صورت کی عکاسی کرتے ہیں۔

میں ہم پہلے قتل کی المناک کہانی پڑھتے ہیں۔ آدم اور حوا کے سب سے بڑے بیٹے نے غصے اور حسد میں اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ کیا آپ صدمے، دکھ، سوالات، چوٹ اور درد کا تصور کر سکتے ہیں؟

ان سوالوں کا آپ کا جواب ہو سکتا ہے، "ہاں! میں اس کا تصور کر سکتا ہوں۔ درحقیقت، میں نے کچھ ایسا ہی تجربہ کیا ہے!" میں آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں: آپ اکیلے نہیں ہیں۔ آپ کا خاندان قابل تلافی ہے! ہر خاندان کے لیے خوشخبری ہے۔

گورڈن وینہم لکھتے ہیں،

... پیغام پیدائش... انسانی گناہ کے باوجود فضل کی فتح کی کہانی ہے، گناہ سے ٹوٹے ہوئے خاندانوں میں بھی فضل کی فتح کی کہانی ہے۔ کتاب ایک اعلیٰ طور پر شروع ہوتی ہے جس میں دنیا کی تخلیق خدا کی شبیہ میں بنی نوع انسان کی تخلیق کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور خدا نے اعلان کیا کہ اس نے جو کچھ بنایا تھا وہ بہت اچھا تھا... یہ صرف باب 3 میں ہے کہ چیزیں غلط ہونے لگتی ہیں، نامنرمانی، [تصادم]، اور فرمانبرداری، ہم آہنگی اور زندگی کی جگہ موت۔ باب 4 میں حالات بدتر ہوتے جاتے ہیں... اور اپنے [کم ترین مقام پر] باب 6 تک پہنچ جاتے ہیں، جہاں کہا جاتا ہے کہ زمین ظلم و ستم سے بھر گئی (پیدائش 6:11، 13)۔⁶

ابراہام کے خاندان میں ٹوٹ پھوٹ

پیدائش کی کتاب میں آگے چل کر ہم ابراہام کے بارے میں پڑھتے ہیں، جو عبرانی قوم کے باپ تھے (پیدائش 27:11-11:25)۔⁷ خدا نے ابراہام کے خاندان کے ذریعے نجات دہندہ کو انسانی خاندان میں بھیجے گا وعدہ کیا تھا۔

بائچھ پن⁸

پیدائش 11 میں ابرام کا نسب نامہ درج ہے، جو نوح کے بیٹے سام کی نسل میں سے تھے۔ پیدائش 30:11 میں بتایا گیا ہے کہ ابرام کی بیوی ساری اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ تھی۔ یہ آیت بہت سے لوگوں کے لیے آنسو، دکھ، درد، مایوسی،

⁶ یہ اقتباس گورڈن وینہم کی تحریر سے لیا گیا ہے، جو کہ "Family in the Bible" میں ریچرڈ ایس۔ بیس اور ایم۔ ڈینیئل کیسرول آر۔ کی تدوین کردہ کتاب میں شائع

ہوا۔ 29، 2003، Baker Academic، MI: Grand Rapids

⁷ خدا نے پیدائش 17:15، 5 میں ابرام اور ساری کے نام بدل کر ابراہام اور سارہ رکھ دیے۔

⁸ اس موضوع پر مزید تفصیل کے لیے سبق 10 ملاحظہ کریں۔

بے بسی، غم اور رنج و غم کا باعث ہے۔ اگر آپ اپنا نام ساری کے نام کی جگہ رکھ کر پڑھیں تو یقیناً جانیں، آپ اکیلے نہیں ہیں۔

جو لوگ اولاد کی خواہش رکھتے ہیں لیکن بانجھ پن کا سامنا کر رہے ہیں، ان کے لیے پیدائش 1:28 اور زبور 127:3-5 جیسے حوالے پڑھنا گہرے دکھ اور تکلیف کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ فطری ہے کہ بے اولاد کو سزا یا لعنت سمجھا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کے ہاں اولاد نہیں تو بھی آپ خدا کے نزدیک کم اہم نہیں ہیں۔ آپ کو بھلایا نہیں گیا۔ آپ کی بے اولاد کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کا خاندان ناقص ہے۔ دوسرے بھی اسی گہرے دکھ سے گزر چکے ہیں۔

ایک جوڑا بانجھ پن کے مسئلے کو کس طرح، مسل کر اور انفرادی طور پر، سنبھالتا ہے، یہ بہت اہم ہے۔ غیر دانشمندانہ فیصلے مزید مسائل کو جنم دے سکتے ہیں، جیسا کہ ہم ابرام اور ساری کی زندگی میں دیکھیں گے۔

وعدے کا انتظار

اپنے والد کی وفات کے بعد، ابرام اپنے خاندان کا سربراہ بن گیا۔ خدا نے ابرام سے وعدہ کیا کہ وہ اسے ایک بڑی قوم بنائے گا (پیدائش 12:2) اور اس کی نسل کو کنعان کی زمین دے گا (پیدائش 12:7)۔ اس وقت ابرام کی عمر 75 سال تھی (پیدائش 12:4) اور ساری اس سے دس سال چھوٹی تھی (پیدائش 17:17)۔ ساری ایک غیر معمولی طور پر خوبصورت 65 سالہ خاتون تھی (پیدائش 12:11)، لیکن اب بھی بانجھ تھی اور معمول کے بچے پیدا کرنے کے سالوں سے آگے جا چکی تھی۔

خدا ہمیں یسوع مسیح کی مانند بنانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ بعض اوقات، خدا ہمیں انتظار کراتا ہے، کیونکہ انتظار کے اس عرصے کے دوران وہ ہمارے دلوں میں ایسا کام کر سکتا ہے جو کسی اور طریقے سے ممکن نہیں ہوتا۔

سال گزرتے گئے، لیکن اب بھی کوئی اولاد نہ ہوئی، حالانکہ خدا کے وعدے کو پیدائش 13:14-17 میں واضح طور پر دہرایا گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابرام نے اپنی اولاد ہونے کی امید چھوڑ دی تھی، کیونکہ پیدائش 15:2-3 میں وہ خدا سے کہتا ہے کہ اس کا خاندان اس کا وارث ہوگا۔ لیکن خداوند نے جواب دیا، ”یہ تیرا وارث نہ

ہوگا بلکہ وہ جو تیرے صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا“ (پیدائش 15:4)۔ پھر، خدا نے ابرام کو ایک دوسرا تصویری وعدہ دیا کہ اس کی نسل بے شمار ہوگی، اور ابرام نے خداوند پر ایمان رکھا (پیدائش 15:6)۔

ذرا سوچیں کہ یہ سال انتظار کے ساری کے لیے کیسے رہے ہوں گے:

جتنا تکلیف دہ دوسروں کا فیصلہ ہو سکتا تھا، اس سے کہیں زیادہ ساری کے لیے اس کی اپنی شدید مایوسی تھی جو اسے تکلیف دیتی تھی۔ وہ نہ صرف ماں بننے کی خوشی بلکہ اس عزت اور احترام کی بھی خواہش رکھتی ہوگی جو ایک ایسے معاشرے میں ماؤں کو ملتا تھا جہاں عورتوں کی زیادہ حیثیت نہیں تھی۔ آج ہم جانتے ہیں کہ بعض اوقات بانجھ پن کی وجہ سے مرد بھی ہو سکتے ہیں، لیکن ساری کے دور میں ایسا کوئی حیاتیاتی علم موجود نہیں تھا۔ اس کے لیے ایک عورت کی حیثیت، اس کی قدر و قیمت، بچوں کو جنم دینے اور پالنے سے حبڑی تھی۔ وہ مردوں کی نظر میں ایک راست باز اور وفادار انسان ہونے کے باعث نہیں، بلکہ اپنے شوہر کے لیے بیٹے پیدا کرنے سے عزت پاتی تھی۔ ایک حنا رحم کا مطلب حنا زندگی ہے۔⁹

انسانی حس اور تکلیف دہ نتائج

جب ابرام 85 سال کا تھا، ساری کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ ایک ایسا حس جس سے ابرام کو اولاد مل سکتی تھی۔ ساری کی حنا دہ ان کے بچے کی ماں بن سکتی تھی! (پیدائش 16:1-4) لیکن جو حس انہیں مکمل اور درست معلوم ہو رہا تھا، وہ اس وقت ان کے گھر کے امن و سکون کو متباہ کر گیا جب ہا حبرہ حاملہ ہو گئی۔ جو چیز انہیں صحیح لگ رہی تھی، وہ درحقیقت غلط تھی۔ خدا کے وعدے کو پورا کرنے میں خود سے مدد کرنے کی کوشش نے صرف تنازعات اور

اختلافات کو جنم دیا۔ جب لوگ خدا کے منصوبے اور وقت پر بھروسہ نہیں کرتے، تو اس کے فطری نتائج ٹوٹے ہوئے تعلقات اور دلوں کی تکلیف کی صورت میں نکلتے ہیں۔

انگلے برسوں میں، تناؤ، تکلیف، غلط فہمیاں، بات چیت کے مسائل، غصہ، ترک کیا جانا، اور مایوسی بڑھتی گئیں (پیدائش 16-21)۔ یہ صرف ابرام اور سارہ کے گھر تک محدود نہ رہا، بلکہ ان کے بھتیجے لوط کے خاندان میں بھی یہی حالات پیدا ہوئے۔

"خدا کے پاس متعدد وجوہات ہوتی ہیں کہ وہ تب انتظار کرے جب ہم التجب کر رہے ہوتے ہیں، جیسا کہ اس نے الیشینگ کے لیے کیا (لوفت 1:13،7) اور وہ تب آگے بڑھ جائے جب ہم ابھی تیار نہ ہوں، جیسا کہ اس نے سریم کے ساتھ کیا (لوفت 1:34)۔ جب ہم اس کی فہرمانبرداری اور عبادت کرتے ہیں، تو وہ ہماری رہنمائی کرتا ہے، ہمیں سکھاتا ہے، اور اپنے منصوبے کے لیے مہیا کرتا ہے، جو کبھی بھی ہماری محدود سوچ سے مقید نہیں ہوتا۔"

— شائونالٹیر کی کتاب Remarkable Advent سے ماخوذ

(Shauna Letellier)

⁹ ڈیوڈ اور ڈیانا گارلسینڈ، Flawed Families of the Bible، گرینڈ ریپڈز، ایم آئی براؤس پریس، 2007، 22-21

ناکامیوں سے بھرا حنندان

ابرام کو خدا نے ایک عظیم قوم کا باپ بننے کے لیے چنا تھا، وہ نسل جس میں سے یسوع مسیح پیدا ہونے والے تھے! لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے ابرام اور اس کے حنندان کے دیگر افسردہ خدا کے منصوبے کو بگاڑ رہے تھے! ان کا حنندان ایک کمزور اور عیب دار حنندان کی واضح مثال تھا۔

پیدائش 33:49 تک پہنچتے پہنچتے، ابرام اور سارہ، اضحاق اور ربکہ، یعقوب اور اس کی بیویاں سب وفات پا چکے تھے۔ یعقوب کے بچوں سمیت یہ سب ایک ایسے حنندان کا حصہ تھے جو ناکامیوں اور کمزوریوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان کے درمیان لڑائیاں، بحث و تکرار، حسداری، دھوکہ دہی، ترک کرنا، بہن بھائیوں کے درمیان رفاقت، زیادتی اور ناجائز تعلقات جیسے سنگین مسائل موجود تھے۔ ان میں سے کوئی بھی چیز ایک کامیاب اور پرسکون حنندان کی علامت نہیں تھی!

بد قسمتی سے، بائبل میں اور دنیا کی تاریخ میں یہ کہانی بار بار دہرائی جاتی رہی ہے۔ تاہم، ان ہی حنندانوں میں خوشی کے لمحات، محبت کی خوبصورت کہانیاں، اور چند راست باز لوگ بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

ان سب کے باوجود، خدا نے کبھی بھی انسانیت کو نجات دینے کے اپنے منصوبے کو ترک نہیں کیا، اور نہ ہی حنندان کے لیے اپنی مرضی کو بدلا۔ اگر آپ پرانے عہد نامے کا مطالعہ جاری رکھیں، تو آپ ایک شاندار موضوع دریافت کریں گے۔ نجات کی ایک خوبصورت کہانی، جو عبرانی حنندان کے حالات میں نمایاں ہے۔ بہت سے واقعات یسوع مسیح کی آمد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مثلاً: ابرام کا اضحاق کو متربان کرنا، فصح کا تہوار اور بنی اسرائیل کی عنلامی سے رہائی، راحب کا عدالت سے بچا یا جاننا اور خدا کے لوگوں میں شامل ہونا، اور بہت سے دوسرے واقعات، جو واضح طور پر اس وعدے کی جھلک پیش کرتے ہیں کہ ایک نجات دہندہ آئے گا اور انسانیت کو بچائے گا۔

حنندانی زندگی میں خدا کی شفا اور فضل

افسیوں 5 باب ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے شادی کو مسیح اور اس کی دلہن، کلیسیا، کے رشتے کی عکاسی کے طور پر ترتیب دیا ہے۔ جیسے مسیح کلیسیا کے لیے اپنا آپ دے دیتا ہے، اسی طرح ہر شوہر کو اپنی بیوی کے لیے اپنے آپ کو دینا چاہیے۔ اسی طرح، ہر بیوی کو کلیسیا کی مثال پر عمل کرنا چاہیے۔ جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہوتی ہے، ویسے ہی ہر بیوی کو اپنے شوہر کے تابع ہونا چاہیے۔

انسانیت کے گناہ میں گرنے سے خدا کے انسانی حنندان کے لیے اصل منصوبے کو بگاڑ دیا گیا اور شادی کے رشتے پر نقصان دہ اثرات مرتب ہوئے۔ ہر حنندان کو انسانی گناہ کے نتائج کا سامن کرنا پڑتا ہے۔ تاہم،

یسوع تمام چیزوں کو نجات دینے آیا، بشمول شادی۔ وہ ہر اُس چیز کو بحال کرنے اور درست کرنے آیا جسے گناہ نے بگاڑ دیا تھا۔ جہاں ہم خدا کے منصوبے کے مطابق شادی میں کامیاب نہ ہو سکے، وہاں یسوع نے کامل طور پر خدا کے معیار کو پورا کیا۔ یسوع نے کلیسیا سے اس قدر محبت کی کہ اُس کے لیے حبان دی۔ اُس نے مکمل طور پر خدا باپ کے منصوبے کے تابع ہو کر دکھایا کہ سچی محبت اور فرمانبرداری کیسی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے اس منصوبے کی کامل تکمیل ہے جسے ہماری شادیاں اپنی کمزوری کے باعث پورا کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔¹⁰

◀ یسوع اس رویے کی ایک مثال کیسے ہیں جو ایک شادی شدہ شخص کا ہونا چاہیے؟

یسوع نہ صرف خود مکمل طور پر خدا کی مرضی کے تابع اور اُس کی محبت میں کامل تھا، بلکہ وہ شوہروں اور بیویوں کو بھی طاقت بخشتا ہے تاکہ وہ اپنی گناہ آلود فطرت کی حسرتوں پر توبہ پا سکیں۔ اُس کے فضل کے ذریعے، شوہر اور بیویاں خدا کے روح القدس کی قوت میں جیتے ہوئے شادی کو خدا کے منصوبے کے مطابق گزار سکتے ہیں (افسیوں 5:18)۔

کوئی بھی خاندان کامل نہیں ہے، لیکن خدا ہر خاندان کو نجات دینا چاہتا ہے۔ خدا کا فضل خاندانوں میں کام کر سکتا ہے اور افراد کو وہ بننے کے قابل بنا سکتا ہے جو خدا نے اصل میں اُن کے لیے چاہا تھا۔ جب خاندان کے افراد خدا کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں، تو وہ اپنی زندگیوں میں موجود کمزوریوں اور کمیوں پر توبہ پانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ جب ہم خدا کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں تو گناہ کے نتائج، جو انسانی تعلقات کو نقصان پہنچاتے ہیں، کم ہو جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر، جب ایک دیندار شوہر افسیوں 5 میں دی گئی خدا کی ہدایات پر عمل کرتا ہے، تو وہ اپنی فطری خود مرضی پر توبہ پانے پر اپنی بیوی پر غیر ضروری اختیار جتانے کی بجائے محبت سے اُس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اُس کی خدا کے لیے فرمانبرداری اُس کے خاندان میں شفا لاتی ہے اور گناہ کے اثرات کو کم کرتی ہے۔ اُس کی یہ فرمانبرداری ممکنہ طور پر اُس کی بیوی کو بھی تحریک دے سکتی ہے کہ وہ شوہر کی سربراہی کو مقبول کرے۔

اسی طرح، جب ایک بیوی خدا کی ہدایت کے مطابق اپنے شوہر کے تابع ہوتی ہے (افسیوں 5:24)، تو وہ اپنے گناہ آلود رجحان پر توبہ پانے پر شوہر کے اختیار کی مخالفت کرنے کے بجائے اُسے عزت دیتی ہے۔ اُس کی خدا کے لیے فرمانبرداری اُس کے ازدواجی رشتے کو بحال کرنے کا سبب بنتی ہے اور شادی کو اُس کے اصل خدائی مقصد کے قریب لے جاتی ہے (1 کرنتھیوں 11:3، 1 پطرس 3:7)۔

¹⁰ کرینٹیمان کس، "Redeeming Marriage"۔ حاصل کردہ <https://cbmw.org/2013/08/29/redeeming-marriage/> تاریخ: 29 نومبر، 2022۔

حاندانی تعلقات خدا کے نزدیک بہت اہم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے حاندانوں کے لیے ایسی ہدایات دی ہیں جو شفا اور بحالی کا سبب بنتی ہیں۔

حاندان کی بائبل ذمہ داری

والدین اور دادا دادی / نانا نانی کی ذمہ داریاں

کتاب مقدس میں کئی معامات پر والدین اور دادا دادی کا / نانا نانی و نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنی اولاد اور پوتے پوتیوں / نواسے نواسیوں کو خدا کے راستے سکھائیں۔ ہم یہاں تین حوالوں پر مختصر غور کریں گے۔

◀ ایک طالب علم افسیوں 4:6 کو گروپ کے لیے پڑھے۔ یہ آیت کیا مطلب رکھتی ہے؟

یہ خدا کی مرضی ہے کہ والدین اپنی اولاد کو خدا کو جاننے اور اس کی فرمانبرداری کرنے کی تعلیم دیں۔ والدین جس طرح اپنی اولاد کی رہنمائی، تربیت، اصلاح اور رہنمائی کرتے ہیں، اس سے خدا کے اپنے فرماندوں کے ساتھ سلوک کی عکاسی ہونی چاہیے۔

◀ ایک طالب علم زبور 1:78-8 کو جماعت کے لیے پڑھے اور درج ذیل سوالات کے جوابات دے:

- اس حوالہ میں کتنی نسلوں کا ذکر کیا گیا ہے؟
- ہر نسل کی کیا ذمہ داری ہے؟
- بڑی نسلوں کو چھوٹی نسلوں کو کیا سکھانا چاہیے؟

زبور 78 خدا کے بے پایاں فضل اور رحمت سے بھرا ہوا ہے۔ یہ بنی اسرائیل کے حاندان میں خدا کے کام کو بیان کرتا ہے، جب وہ مصر سے نکلے اور بادشاہ داؤد کی حکومت تک پہنچے۔ یہ زبور تارنیم کو ان کے حاندانی حالات کے لیے امید فراہم کرتا ہے۔

◀ ایک طالب علم استثنا 1:6-9 کو جماعت کے لیے پڑھے۔ اس حوالہ کو دیکھتے ہوئے، ہمیں خدا کے لوگ ہونے کے ناطے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

یہ حوالہ موسیٰ کی وہ تقریر ہے جو انہوں نے بنی اسرائیل سے کی جب وہ خدا کے دیے ہوئے وعدہ شدہ ملک میں داخل ہونے والے تھے۔ وہ سیکھ رہے تھے کہ خدا کے لوگ کیسے بننا ہے اور اس کے ساتھ تعلق میں کیسے رہنا ہے۔ ان آیات میں دی گئی سچائیاں آج بھی خدا کے لوگوں کے لیے بنیادی اصول ہیں۔

خدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس کے کلام کو سنیں اور اس پر عمل کریں! (آیات 3-4)۔
ہم پر لازم ہے کہ:

1. خداوند سے اپنے پورے دل، جان اور طاقت سے محبت کریں (آیت 5)۔

2. خدا کے کلام کو اپنے دل میں رکھیں (آیت 6)۔

3. اپنی اولاد کو خدا کے کلام کی پیروی کرنے کی مکمل تعلیم دیں (آیت 7)۔

4. خدا کے کلام کو اپنے ذہن میں اور ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں (آیات 8-9)۔

غور کریں کہ یہ احکام ہر نسل کے لیے ہیں (آیت 2)۔ خدا والدین اور دادا دادی / نانا نانی کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے کہ وہ اپنی اولاد اور پوتے پوتیوں / نواسے نواسیوں کو خدا کے لیے جینے کی تعلیم دیں۔ کب تک؟ ان کی پوری زندگی کے دوران (آیت 2)۔ خدا منر ماتا ہے کہ والدین کو اپنی اولاد کو ہر دن، ہر جگہ، اور ہر کام میں اس کی راہیں سکھانی ہیں (آیات 7-9)۔

بچوں کی روحانی تعلیم والدین کی ذمہ داری تھی۔ یہ تعلیم روزِ مسرہ زندگی میں والدین کے نمونے اور شریعت کی بار بار بار دہرائی کے ذریعے دی جاتی تھی۔ اس حکم کی اہمیت والدین کی محنت میں ظاہر ہوتی ہے، جو اپنے بچوں کو محض شریعت کے اصول نہیں سکھاتے تھے بلکہ ان اصولوں کو اپنی روزِ مسرہ زندگی میں عملی طور پر اپناتے تھے۔ والدین کو روزِ مسرہ کے گھریلو کاموں کے دوران بھی خدا کے احکام سکھانے کے تخلیقی طریقے اپنانے کی ضرورت تھی۔¹¹

والدین کو صرف اپنے بچوں کے ذہنوں کو نہیں بلکہ ان کے دلوں کو بھی سکھانا ہے۔ انہیں اپنے بچوں کو صرف خدا کے بارے میں حقائق نہیں بلکہ خدا کے ساتھ تعلق اور اس کی فرمانبرداری میں جینے کے عملی اصول بھی سکھانے ہیں۔ والدین اپنے بچوں کو زبانی تعلیم اور عملی نمونے کے ذریعے سکھاتے ہیں، اور دونوں طریقے ضروری ہیں۔

یہ حوالہ بظاہر سادہ لگ سکتا ہے، لیکن یہ نہایت اہم ہے۔ یہ سچائیاں اور احکام منراد اور خاندانوں کے لیے مقصد اور راہنمائی منراہم کرتے ہیں۔ جیسے جیسے والدین خدا کو زیادہ جاننے اور اس کی مکمل فرمانبرداری کرنے کی جستجو کرتے ہیں، وہ اپنی اولاد کو بھی یہی سکھاتے ہیں۔ والدین کو سیکھنے اور فرمانبرداری کرنے کا مستقل رویہ رکھنا چاہیے، جو ان کے بچوں کے لیے ایک مثال بنے اور انہیں خدا کے لیے پیسا کرے۔

¹¹ دی وو منسٹراسٹڈی بائبل، (تھت مس نیلسن، انکار پور بیٹڈ، 1995)، صفحہ 292

◀ وہ کون سے عملی طریقے ہیں جن کے ذریعے والدین روزانہ اپنے بچوں کی سجاوڑ سازی کر سکتے ہیں؟

حساندان - دوسروں سے محبت سیکھنے کی تربیت گاہ

◀ ایک طالب علم 1 یوحنا 4:7-13، 19 کو جماعت کے لیے پڑھے۔

اس حوالہ کا مرکزی موضوع محبت ہے۔ خدا کو اس کی حقیقی ذات میں جاننے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کریں، اور "ایک دوسرے" میں ہمارا حساندان بھی شامل ہے۔ خدا نے ہمیں حساندان دیا تاکہ ہم دوسروں سے محبت کرنا سیکھیں۔ جب ہم اپنے حساندان کے امرا سے محبت کا اظہار کرتے ہیں (چاہے مشکل ہی کیوں نہ ہو)، تو ہم خدا کی مانند بنتے ہیں۔ کیونکہ خدا محبت ہے! (آیت 8)۔

جب حساندان کے امرا - چاہے جسمانی ہوں یا روحانی - ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، تو وہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں (آیت 7)۔ اور جب وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، تو خدا کی محبت ان میں کامل ہو جاتی ہے (آیت 12)۔

خدا ہم سے صرف دوسروں سے محبت کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا، بلکہ اس نے ہم سے پہلے محبت کی (آیات 9-11، 19)۔ اس نے ہمیں یسوع مسیح کو بھیج کر محبت کی، تاکہ وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ بنے (آیت 10)۔ خدا کی محبت ہمارے لیے، دوسروں سے محبت کرنے کی ترغیب ہے (آیت 11)۔

اپنے حساندان سے محبت کرنا بعض کے لیے آسان ہو سکتا ہے اور بعض کے لیے نہایت مشکل، لیکن ہم سب کے پاس خدا کے حکم کی مندرمانبرداری کے لیے ضروری مدد موجود ہے۔ یعنی خدا کا ہمارے اندر بسیرا کرنا، روح القدس کے وسیلہ سے (آیات 12-13)۔

خدا ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنے کے لیے بلاتا ہے، جن میں ہمارے والدین، شریک حیات، اور بچے بھی شامل ہیں۔ اپنے حساندان سے محبت کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم برائی یا عنصلطی کو مقبول کریں، اور نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو ابدی کاقتاضا نہ کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے حساندان کے امرا کی بہتری چاہتے ہیں اور ان کی بھلائی کے لیے خود کو دینے کے لیے تیار ہیں۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

- ◀ اپنے الفاظ میں بیان کریں کہ شادی کس طرح تشلیٹ کے تعلقات کی عکاسی کرتی ہے۔
- ◀ بیان کریں کہ خدا نے کس طرح ایک ایسی شادی کو بحال کیا جو گناہ کے باعث متاثر ہوئی تھی۔
- ◀ وضاحت کریں کہ خدا کی فرمانبرداری کس طرح گناہ سے بگڑے ہوئے تعلقات کو شفا اور بحالی دیتی ہے۔

دعا

ایک لمحہ نکال کر دعا کریں اور اپنے حساندان کے لیے خدا کا شکر ادا کریں۔ اپنے حساندان کے لیے دعا کریں۔ اپنے دکھوں اور ناکامیوں، خوشیوں اور کامیابیوں کے بارے میں دعا کریں۔

استثنا: 4:6-9 کے الفاظ کو ذاتی بنائیں اور انہیں فرمانبرداری اور التجب کی دعا میں ڈھالیں۔

(1) استثنا 6:4-9 کو زبانی یاد کریں۔ اگلی جماعت کے آغاز میں، یہ حوالہ زبانی سنائیں یا لکھیں۔

(2) استثنا 6:1-9 میں، خدا ہم سے چار چیزوں کا تقاضا کرتا ہے۔ دعا کے ساتھ اور ایمانداری سے ان چاروں پہلوؤں میں اپنا جائزہ لیں:

ہم سے تقاضا کیا گیا ہے:

- خداوند سے اپنے سارے دل، جان، اور طاقت کے ساتھ محبت کرنا (آیت 5)۔
- خدا کے کلام کو اپنے دل میں محفوظ رکھنا (آیت 6)۔
- اپنے بچوں کو خدا کے کلام کی پیروی کرنے کی پوری کوشش سے تسلیم دینا (آیت 7)۔
- خدا کے کلام کو اپنے ذہن میں اور اپنے سامنے ہمیشہ رکھنا (آیت 8-9)۔

ہر نکتے پر ایک ذاتی دعا تحریر کریں۔ (یہ تحریر کلاس لیڈر کے ساتھ شیئر کرنا ضروری نہیں، لیکن آپ کو رپورٹ کرنا ہو گا کہ آپ نے یہ کام مکمل کر لیا ہے۔)

(3) ابراہام اور سارہ کی زندگی سے ہم انتظار کے طویل اوقات کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ ان سوالات پر غور کریں:

- کب آپ کو خدا کے وقت کا انتظار کرنا پڑا؟ آپ نے اس انتظار کے دوران کیا سیکھا؟
- آپ خدا کے وعدوں پر کس حد تک بھروسہ کرتے ہیں؟ کیا آپ اس وقت کسی وعدے کے حوالے سے جدوجہد کر رہے ہیں؟ کیا یہ جدوجہد آپ کے حناندان پر اثر انداز ہو رہی ہے؟ کیسے؟
- کیا آپ نے کبھی اپنی زندگی یا اپنے حناندان کے لیے خدا پر بھروسہ کیے بغیر کسی معاملے کو خود حل کرنے کی کوشش کی؟ اس کے نتائج کیا تھے؟
- بے صبری اور ایمان کی کمی حناندانوں کو کس طرح منفی طور پر متاثر کرتی ہے؟

ان سوالات پر غور کرتے ہوئے تین پیرا گراف تحریر کریں۔ (یہ تحریر کلاس لیڈر کے ساتھ شیئر کرنا ضروری نہیں، لیکن آپ کو رپورٹ کرنا ہو گا کہ آپ نے یہ کام مکمل کر لیا ہے۔)

سبق 3 شادی کا بائبلی تصور

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

(1) خدا کے مقرر کردہ شادی کے منصوبے اور مقاصد سے وابستگی اختیار کرے۔

(2) مسیحی شادی کے لیے خدا کے اصولوں کی ذاتی طور پر فسرمانبرداری کرے۔

(3) بائبل شادی کے بارے میں دوسروں کو سکھانے کے قابل ہو۔

رابرٹسن میکونیلکن، ایک وعدے کا نبھانے والا

ڈاکٹر رابرٹسن میکونیلکن نے 12 سال تک جاپان میں بطور مشنری خدمات انجام دیں۔ بعد میں وہ کولمبیا انٹرنیشنل یونیورسٹی کے صدر بنے۔ وہ ایک ممتاز مصنف، مقرر، اور معلم کے طور پر جانے جاتے تھے۔ ان کی بیوی موریل ایک دماغی بیماری میں مبتلا ہو گئی جو انسان کی سوچنے، یاد رکھنے، اور بات چیت کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ جب بیماری اس حد تک پہنچ گئی کہ موریل کو مسلسل دیکھ بھال کی ضرورت پڑنے لگی، تو ڈاکٹر میکونیلکن نے یونیورسٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا تاکہ اپنی بیوی کی دیکھ بھال کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس وعدے کو پورا کر رہے ہیں جو انہوں نے شادی کے وقت اپنی بیوی سے کیا تھا۔ وہ یہ مانتے تھے کہ اپنی بیوی کی دیکھ بھال کرنا یونیورسٹی کے صدر کے منصب پر فائز رہنے سے زیادہ اہم ہے۔

خدا کا دائم کردہ شادی کا ادارہ

خدا نے شادی کا آغاز اس پہلے مرد اور عورت کے لیے کیا جسے اُس نے تخلیق کیا۔ شادی کو خدا نے انسانی فطرت کے مطابق اور انسان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنایا۔ جو کچھ بھی خدا اترتیب دیتا ہے اور جو کچھ وہ ہم سے چاہتا ہے، وہ ہمیشہ ہمارے لیے بہترین ہوتا ہے (استثنا: 24:6)۔ خدا نے ارادہ کیا کہ اُس کے مقرر کردہ شادی کے منصوبے سے ہر شریک حیات کو بہترین جذباتی، سماجی، اور روحانی بھلائی حاصل ہو۔

خدا نے فرمایا کہ شادی میں مرد اور عورت اپنے والدین کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جاتے ہیں۔ شادی دو لوگوں کو ایک ایسی دوستی اور شراکت میں باندھتی ہے جو کسی بھی دوسرے انسانی رشتے سے زیادہ مضبوط اور تریبی ہوتی ہے۔ شادی محض دو افراد کے درمیان محدود شراکت نہیں، بلکہ ان کی زندگیوں اس طرح یکجا ہو جاتی ہیں کہ ایک لحاظ سے وہ ایک شخص کی مانند ہو جاتے ہیں۔ اس کا مطلب ان کی انفرادی شخصیت کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک حناص اور منفرد اتحاد ہے۔

بائبل شادی

بائبل شادی ایک خوبصورت نعمت ہے، لیکن جو جوڑے اس کی خوبصورتی کا تجربہ کرنا اور اس کی برکات کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں، انہیں دیکھنا ہو گا کہ بائبل اس بارے میں کیا سکھاتی ہے اور پھر سیکھے گئے اصولوں پر عمل کرنا ہو گا۔ ایک خوشحال شادی کے لیے محنت اور تریبانی درکار ہوتی ہے۔

بائبل شادی رفاقت کے لیے ہے

پیدائش کی کتاب میں خدا کی طرف سے شادی کے قیام کو بیان کیا گیا ہے۔ اس بیان کا ہر حصہ شادی کو وقتاً بوقتاً ہے:

اور خُداوند خُدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اُس کے لئے ایک مددگار اُس کی مانند بناؤں گا۔
(پیدائش 2:18)

جس طرح خدا باپ، بیٹا، اور روح القدس آپس میں رفاقت رکھتے ہیں، اسی طرح خدا نے ہمیں بھی سماجی مخلوق بنایا ہے۔ ہمیں گفتگو، تریب، اور رفاقت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ تہائی اچھی نہیں! خدا نے آدم کی پسلی سے ایک خوبصورت عورت تخلیق کی۔ جو خدا کی شبیہ پر برابر تخلیق کی گئی، تدر میں مساوی، مگر تخلیقی ساخت میں مختلف تھی۔ اور اس نے آدم کو مکمل کیا۔ وہ "خالق کے آخری اور کامل ترین کام کے طور پر آدم کے لیے حناص عزت کے ساتھ پیش کی گئی۔"¹²

¹² یہ حوالہ چپارلس ایلکٹ کی تدوین کردہ "Ellicot's Commentary for English Readers" سے لیا گیا ہے، جو پیدائش 2:22 پر نوٹس فراہم کرتا ہے۔ یہ تفصیل Bible Hub ویب سائٹ <https://biblehub.com/genesis/2-22.htm#commentary> سے 29 دسمبر 2020 کو حاصل کی گئی تھی۔

شادی ایک خوشی بھرا اتحاد ہونا چاہیے

جب آدم نے کہا، "یہ تو اب میری بڑیوں میں سے بڑی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔" (پیدائش 2:23)، تو وہ عزت اور خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ آدم نے یہ نہیں کہا، "بالآخر ایک عنلام! اب میرے کپڑے دھونے، کھانے پکانے، میری پیٹھ دبانے، اور میرے کام کرنے والا کوئی ہے!" بلکہ اس نے کہا، "آخر کار ایک مددگار جو مجھے مکمل کرتی ہے!"

شادی برابری کا اتحاد ہے

"... اُس کے لئے ایک مددگار اُس کی مانند" (پیدائش 2:18)

خدا نے عورت کو اس طرح تخلیق کیا کہ وہ مرد کے ساتھ مکمل مطابقت رکھتی ہو اور اسے مکمل کرے۔ میتھیو ہنری لکھتے ہیں، "عورت آدم کی پسلی سے پیدا کی گئی؛ نہ تو اس کے سر سے تاکہ وہ اس پر حکمرانی کرے، نہ اس کے پیروں سے تاکہ اسے روند احبائے، بلکہ اس کی پسلی سے تاکہ وہ اس کے برابر ہو، اس کے بازو کے نیچے تاکہ وہ اس کی حفاظت کرے، اور اس کے دل کے قریب تاکہ وہ اس سے محبت کرے۔"¹³ عورت نہ مرد سے کمتر تھی اور نہ برتر، بلکہ وہ اس کے برابر تھی۔

شادی ایک عہد کا اتحاد ہے

اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔ (پیدائش 2:24)۔

مضبوط شادیاں ہمیشہ جذباتی محبت پر قائم نہیں رہتیں (کیونکہ جذبات مستقل نہیں ہوتے)، نہ ہی محض لذت پر (اگرچہ ایک اچھی شادی میں خوشی ہوتی ہے)، اور نہ ہی صرف ذاتی تکمیل پر (اگرچہ ایک مستحکم شادی تسکین بخشتی ہے)۔ شادی کے یہ فوائد خود بخود شادی کو مضبوط نہیں بناتے، بلکہ ایک مضبوط شادی کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ شادی ایک اٹوٹ عہد پر مبنی ہوتی ہے۔ ایک مرد اور ایک عورت جو زندگی بھر کے لیے ایک دوسرے کے لیے مخصوص اور وفادار ہوں۔

¹³ یہ حوالہ میتھیو ہنری کی کتاب "Matthew Henry's Commentary on the Whole Bible" سے لیا گیا ہے، جو پیدائش 2:21-25 پر نوٹس مندرجہ ذیل کرتا ہے۔ یہ تفصیل StudyLight ویب سائٹ <https://studylight.org/commentaries/eng/mhm/genesis-2.html> سے 31 جولائی 2023 کو حاصل کی گئی تھی۔

شادی ایک شفاف، پُر اعتماد اور ایک دوسرے کو مقبول کرنے والا رشتہ ہونا چاہیے۔ " اور آدم اور اُس کی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے۔ " (پیدائش 2:25)۔ چونکہ گناہ نے ابھی تک پہلے جوڑے کی معصومیت کو حُسر اب نہیں کیا تھا، ان کی شادی بغیر کسی فیصلے، شرمندگی اور خوف کے تھی۔ نیا عہد نامہ ہمیں سکھاتا ہے: " بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے اور بستر بے داغ رہے ... " (عبرانیوں 4:13)۔

ایک مضبوط شادی اس جگہ ممکن نہیں جہاں عدم تحفظ، بے اعتمادی، شک یا خوف ہو، جہاں میاں بیوی ایک دوسرے کی شادی سے وابستگی کے بارے میں غیر یقینی کا شکار ہوں۔ مضبوط شادیوں کے لیے ایک ایسا وعدہ ضروری ہے جو صرف ایک شریکِ حیات کی وفات پر ختم ہو (رومیوں 7:1-2)۔

خدا کی مرضی ہے کہ شادی ایک مسرد اور ایک عورت کے درمیان تاحیات عہد ہو (متی 19:3-6)۔ پولس نے کہا کہ جب کسی ایسا نادر کا غیر ایسا نادر شریکِ حیات اسے چھوڑ دے تو وہ اس بندھن میں نہیں رہتا (1 کرنتھیوں 7:15)، لیکن ایک ایسا نادر کا غیر ایسا نادر شریکِ حیات سے علیحدگی نہیں اختیار کرنی چاہیے (1 کرنتھیوں 7:14-16)۔ پولس نے پہلے ہی لکھا تھا کہ خداوند کا بھی یہی فرمان ہے کہ ایسا نادر اپنے شریکِ حیات کو نہ چھوڑے، لیکن اگر وہ چھوڑ دے تو کسی اور سے شادی نہ کرے (1 کرنتھیوں 7:10-11، متی 31:32-32، متی 19:9)۔

عہد پر مبنی محبت خود کو دینے والی، عزت کرنے والی اور خوبصورتی بخشنے والی ہوتی ہے، چاہے رشتہ مشکل ہی کیوں نہ ہو (1 کرنتھیوں 13)۔ کمزور وابستگی نیم دلی کوشش، جذباتی لا تعلقی، پیچھے ہٹنے اور آزمائش کا سبب بنتی ہے۔

ایک شوہر عہد کی محبت کو اس وقت زندہ کرتا ہے جب وہ اپنی بیوی کو کبھی ترک نہیں کرتا، چاہے وہ غیر جوانی، بے عزتی کرنے والی یا بیمار ہو۔ ایک بیوی عہد کی محبت کو اس وقت زندہ کرتی ہے جب وہ اپنے شوہر کا احترام کرنے اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا انتخاب کرتی ہے، مسخ کی خاطر، چاہے اس کا شوہر اس سے محبت نہ بھی کر رہا ہو۔

اس کی محبت اس کا احترام جیتی ہے، اور اس کا احترام اس کی محبت جیتتا ہے، اور یوں وہ دونوں ساتھ بڑھتے رہتے ہیں!

◀ گر لوگ یہ سوچ کر شادی کریں کہ بعد میں وہ اپنا فیصلہ بدل سکتے ہیں اگر وہ شادی میں خوش نہ ہوں، تو اس کے کیا مسائل پیدا ہوتے ہیں؟ اگر کوئی شخص یہ یقین رکھے کہ اس کی شادی مستقل ہے، تو اس یقین سے مکمل وابستگی میں کیا فرق آتا ہے؟

بائبل شادی جسنی تکین اور نسل کشی کے لیے ہے

خدا نے جسنی تعلق کو مکمل طور پر خوشگوار اور بے حد طاقتور بنایا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو جسمانی، جذباتی اور روحانی طور پر ایک ہونے کے لیے بنایا گیا ہے۔ صحت مند ازدواجی زندگی نہ صرف مسخو رکھتی ہے اور متبرکت لاتی ہے، بلکہ یہ شادی کے رشتے کو مضبوطی بھی بخشتی ہے۔ جو لوگ بائبل جسنی اصولوں پر عمل کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے جسنی تعلق خدا کا ایک انمول تحفہ ہے جو شادی کے دائرے میں مکمل لطف اندوزی کے لیے دیا گیا ہے۔¹⁴

◀ طلب کو 1 کر نیتوں 7:1-5 اور عبرانیوں 13:4 کو گروپ کے لیے پڑھنا چاہیے۔

1 کر نیتوں کی ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ شادی کا ایک مقصد جسنی خواہشات کو پورا کرنا ہے۔ شوہر اور بیوی نے ایک دوسرے کو اپنا آپ دے دیا ہے اور اپنے جسم پر اپنی خود مختاری کا دعویٰ ترک کر دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی شدہ شخص کو صرف اپنی مرضی کے مطابق ہی نہیں، بلکہ اپنے شریک حیات کی خواہشات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ یہ آیات یہ نہیں کہتیں کہ کوئی اپنی مرضی کے خلاف جسنی تعلق پر مجبور کیا جاسکتا ہے، بلکہ یہ شریک حیات کو ایک دوسرے کی ضروریات کو سمجھنے اور پورا کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔

یہ حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ شادی شدہ جوڑے کو ایک دوسرے کو اس حق سے محروم نہیں کرنا چاہیے۔ ایک مختصر مدت کے لیے جسنی پرہیز، جیسے کہ روزے کے دوران، جائز ہے، لیکن طویل عرصے کی علیحدگی ناپسندیدہ خواہشات کی وجہ سے آزمائش میں ڈال سکتی ہے۔ بعض اوقات جوڑے کئی مہینوں یا اس سے زیادہ عرصے کے لیے ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں، جیسے کہ کام یا تعلیم کے لیے کسی دور دراز مقام پر جانے کی صورت میں۔ ایسے فیصلے سے پہلے، انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ آیا ان کا یہ فیصلہ خدا کے منصوبے کے مطابق ہے یا نہیں، کیونکہ طویل جدائی مسائل کو جنم دے سکتی ہے۔

بعض لوگ ایسا طرز زندگی اپنانا پسند کرتے ہیں جس میں بچوں کی خواہش شامل نہ ہو، لیکن بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ خدا اس وقت خوش ہوتا ہے جب والدین دیندار اولاد پیدا کرتے ہیں (ملاکی 2:15)۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ خدا صرف ان نسل نہیں چاہتا، بلکہ وہ نیک اولاد چاہتا ہے۔ والدین کو خدا نے یہ بلا ہٹ دی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مسیح کی پیروی کرنا سکھائیں۔

¹⁴ "Spiritual Health and Porn Addiction," ماخذ: <https://thefreedomfight.org/health/porn-addiction-and-spiritual-health/> حاصل کردہ: 31 جولائی 2023ء۔

بائبل شادی مسیح کے لیے ہے

◀ طلبہ کو 1 پطرس 3:1-7 اور افسیوں 22:5-33 کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے، اور گفتگو کے دوران ان حوالہ جات کو کھولے رکھنا چاہیے۔

افسیوں 30:5-32 میں، روح القدس شادی کے ایک گہرے معنی کو ظاہر کرتا ہے، جو یسوع کے آنے سے پہلے تک پوشیدہ ہوتا۔ شادی ایک زمینی عکس ہے۔ ایک عکاسی۔ یسوع مسیح اور اس کی کلیسیا کے تعلق کی۔

پولس اس حصے کا آغاز ایمانداروں کو روح سے معمور ہونے کی نصیحت سے کرتا ہے (افسیوں 18:5)۔ اسی پس منظر میں وہ شادی کے بارے میں ہدایات دیتا ہے۔

روح سے معمور بیوی اپنے شوہر (جو اس کا "سر" ہے) کے تابع رہتی ہے، جس طرح ایماندار یسوع کے تابع رہتے ہیں (افسیوں 24:5، 1:32 پطرس 3:1 بھی دیکھیں)۔ یہ طریقہ اس کے لیے یسوع اور اپنے شوہر دونوں کی عزت کا اظہار ہے۔ بیوی کو اپنے شوہر کی قیادت کو قبول کرنا چاہیے، خواہ اس کا شوہر ایماندار نہ بھی ہو۔ اگر وہ ایسا کرتی ہے، تو اس کے غیر نجات یافتہ شوہر کے مسیح میں ایمان لانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ ہر بیوی اپنی فرمانبرداری میں خداوند کو مد نظر رکھے۔ وہ اپنے شوہر کے لیے نہیں بلکہ خداوند کے لیے اور اس کی خاطر تابع ہوتی ہے۔ اس کی نظر یسوع پر ہوتی ہے، جو واحد بے عیب ہستی ہے۔ ایک بیوی کی اپنے شوہر کے لیے رضا کارانہ فرمانبرداری یسوع کے لیے عبادت کا عمل ہے۔

بائبل فرمانبرداری، محبت کی طرح، زبردستی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ بائبل فرمانبرداری ایک تحفہ ہے جو بیویاں مسیح کی تعظیم میں اپنے شوہروں کو پیش کرتی ہیں (افسیوں 22:5-24)۔ ہر چیز میں فرمانبرداری یسوع کی عبادت کا عمل ہے۔¹⁵

بیوی کی شوہر کے تابع ہونے کی روش، اس کے لیے عزت (افسیوں 33:5) اور روح القدس سے معمور زندگی (افسیوں 18:5-21) کا ایک حصہ ہے۔ یہ عزت جو نرمی اور حنا مویش مزاج سے ظاہر ہوتی ہے، خدا کی نظر میں نہایت قیمتی ہے (1 پطرس 4:3)۔

¹⁵ بائبل فرمانبرداری کے موضوع پر مزید تحقیق کے لیے، Shepherds Global Classroom میں دستیاب روحانی تشکیل (Spiritual Formation) کے سبق 10 کو ملاحظہ کریں۔

روح القدس سے معمور دولہا اپنی دلہن سے اسی طرح محبت کرے گا جیسے یسوع اپنی کلیسیا سے محبت کرتا ہے (افسیوں 5:25)۔ دولہا کو اپنی بیوی سے ویسے ہی محبت کرنی چاہیے جیسے وہ اپنے بدن سے کرتا ہے (افسیوں 5:28-29)۔ اسے وہی روحانی متربانی دینی چاہیے جو یسوع نے اپنی کلیسیا کے لیے دی، جب اس نے اپنی حبان اس کے لیے دے دی۔ یہی اس کا خدا کے تابع ہونے کا عمل ہے (افسیوں 5:21)۔ ایک مفسر نے اس کو یوں بیان کیا:

جس طرح یسوع نے کلیسیا کو بچانے کے لیے صلیب پر دکھ سہا، اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی بیوی کی خوشی کے لیے خود کو متربان کرنے کے لیے تیار رہیں۔ شوہر کا مرض ہے کہ وہ اس کی کفالت کے لیے محنت کرے، اس کی ضروریات پوری کرے، اگر ضرورت ہو تو اپنی راحت اور آرام کو ترک کرے تاکہ بیماری میں اس کا خیال رکھ سکے؛ خطرے میں اس کی راہنمائی کرے، اگر وہ کسی پریشانی میں ہے تو اس کی حفاظت کرے، جب وہ چپڑ چپڑی ہو تو صبر کرے، جب وہ اسے دور دھکیل رہی ہو تو اس کے ساتھ رہے، جب وہ روحانی الجھن میں ہو تو اس کے ساتھ دعا کرے، اور اگر ضرورت پڑے تو اس کی حنا طر اپنی حبان دینے کے لیے تیار ہو۔ اگر کسی کشتی کے عنرق ہونے کا خطرہ ہو اور صرف ایک تختہ بچا ہو تو کیا شوہر کو اپنی بیوی کو بچانے کے لیے اپنی حبان کا خطرہ مول نہیں لینا چاہیے؟ لیکن اس سے بڑھ کر، شوہر کو اپنی بیوی کی نجات کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد بنا نا چاہیے۔ اسے اپنی بیوی کی روحانی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے... اور اسے راہنمائی دینی چاہیے، اگر اسے مشورے کی ضرورت ہو تو اسے صحیح مشورہ دینا چاہیے، اور اس کے لیے نجات کی راہ کو آسان بنا نا چاہیے۔ اگر ایک شوہر مسیح کی متربانی اور محبت کی روح رکھتا ہے تو وہ اپنی بیوی اور حناندان کی نجات کے لیے کسی متربانی کو بڑا نہیں سمجھے

گا۔¹⁶

دولہا کو اپنی دلہن کی پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہیے، جیسے مسیح نے اپنی کلیسیا کو پاک کیا (افسیوں 5:26-27)۔

1 پطرس 3:7 میں لکھا ہے کہ شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ سمجھداری سے زندگی گزارنی چاہیے، یعنی وہ اس کی ضروریات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ شوہر کو اپنی بیوی کو حبانے اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس آیت میں بیوی کو "نازک ظرف" کہا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ اسے اپنے شوہر کی طرف سے حنا سے توجہ اور خیال کی ضرورت ہے۔ شوہر کو نہ صرف جسمانی نقصان سے بلکہ فسکروں اور جذباتی دباؤ سے بھی اپنی بیوی کی حفاظت کرنی چاہیے۔

¹⁶ البرٹ بارنز، بارنز کے مکمل بائبل نوٹس۔ (افسیوں 5:25 پر نوٹس)۔ حاصل کردہ: <https://studylight.org/commentaries/eng/bnb/ephesians-5.html> 31 جولائی،

شوہر کو اپنی بیوی کی صلاح و بہبود کے لیے ہر ضروری ذریعہ فراہم کرنا چاہیے: وفاداری، غییر مشروط محبت، سمجھداری، دعا، مشورہ، تسلیم، اور مہربانی۔

جب شوہر اپنی بیوی سے ایسی محبت کرتا ہے تو وہ خوشی حاصل کرتا ہے۔ پولس کہتا ہے، "جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے۔" (افسیوں 5:28)۔ جو شوہر اپنی بیوی سے اس مہربانی کے جذبے کے ساتھ محبت کرتے ہیں، وہ نہ صرف خداوند سے بلکہ ممکنہ طور پر اپنی بیوی کی عزت، محبت اور وفاداری سے بھی نوازے جاتے ہیں۔

◀ وہ کون سی مخصوص چیزیں ہیں جو ایک شوہر کو اپنی بیوی کی روحانی مدد کے لیے کرنی چاہئیں؟

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ان آیات میں دیے گئے احکامات کس طرح دیے گئے ہیں۔ شوہر کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ وہ اپنی بیوی پر زبردستی اختیار نافذ کرے۔ بیوی کو یہ کہنا چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی تابعداری کرے، لیکن شوہر کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ وہ اسے تابعداری پر مجبور کرے۔ بلکہ، شوہر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرے اور ضرورت پڑنے پر اس کی دیکھ بھال کے لیے مہربانی دے۔ اسی طرح، بیوی کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عزت کرے، لیکن اسے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے اپنی دیکھ بھال کا مطالبہ کرے۔

شوہر کی ترجیح یہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ اپنا اختیار برقرار رکھے بلکہ وہ اپنی بیوی کی محبت اور دیکھ بھال کرے۔ اسی طرح، بیوی کی ترجیح یہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ اپنی دیکھ بھال کے لیے مطالبہ کرے بلکہ وہ اپنے شوہر کی عزت کرے۔

پطرس رسول شوہر کو خبردار کرتا ہے کہ اگر وہ اپنی بیوی کی صحیح دیکھ بھال نہیں کرتا تو اس کی دعائیں رکاوٹ کا شکار ہو جائیں گی۔ پولس اور پطرس کے الفاظ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو مرد اپنی بیوی کی پرواہ نہیں کرتا وہ خدا سے بھی محبت نہیں کرتا جیسا کہ اسے کرنا چاہیے۔ اور جو عورت اپنے شوہر کی عزت نہیں کرتی، وہ خدا کی بھی عزت نہیں کرتی جیسا کہ اسے کرنی چاہیے۔ شادی میں ہمارا ہر تاؤ ہمارے خدا کے ساتھ تعلق کو متاثر کرتا ہے۔

شادی کی مستقل مزاجی

خدا نے شادی کو مستقل رکھنے کے لیے تخلیق کیا۔ شادی میں، ایک مرد اور عورت وعدہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی پوری زندگی ایک دوسرے کے وفادار رہیں گے۔

بائبل میں درج ہے کہ یسوع نے شادی کے بارے میں فریسیوں سے گفتگو کے دوران کیا فرمایا تھا۔

◀ ایک طالب علم متی 19:3-8 کی آیات جماعت میں پڑھے۔

یسوع نے کہا کہ خدا چاہتا تھا کہ شادی دائمی ہو۔ انہوں نے یہ بھی منسرمایا کہ طلاق ان لوگوں کے لیے مقرر کی گئی جو خدا کی پیروی نہیں کر رہے۔

خدا نے شادی کو مستقل بنانے کی کئی وجوہات بیان کی ہیں، جن میں سے کچھ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ شادی کی مستقل حیثیت بچوں کی بہتری کے لیے ضروری ہے۔ شادی کے لیے خدا کے منصوبے کی منسرمابرداری ایک ایسا بہترین ماحول پیدا کرتی ہے جس میں بچوں کی پرورش کی جاسکے۔ جب والدین اپنی شادی اور خاندان میں خدا کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں، تو وہ خدا ترس نسل کی پرورش کر سکتے ہیں (ملاکی 2:15)۔

خدا نے انسانی زندگی اس طرح بنائی ہے کہ بچوں کو بالغ ہونے میں کئی سال لگتے ہیں۔ اس دوران، وہ اپنے والدین پر تحفظ، ضروریات کی منسراہمی، اور تربیت کے لیے انحصار کرتے ہیں۔ یہ جانوروں سے مختلف ہے، جو ایک یا دو سال میں بالغ ہو جاتے ہیں۔ انسانوں کو پختہ کردار کی ترقی کے لیے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ خدا نے خاندان کو بچوں کی پرورش کا ذریعہ بنایا ہے۔ معاشرتی مسائل کی ایک بڑی وجہ وفنادار والدین کے بغیر خاندانوں کا فقدان ہے۔

شادی کے دوران، میاں اور بیوی ایک دوسرے سے اپنی پوری زندگی وفنادار رہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ہر ثقافت میں اس وعدے کو ظاہر کرنے کے لیے مخصوص رسم و رواج اور تفسیریات موجود ہیں۔ شادی کی تفسیر کا مقصد یہ ہے کہ مرد اور عورت عوامی طور پر یہ اعلان کریں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بھر کے عہد میں بندھ رہے ہیں۔ زیادہ تر حکومتیں شادی کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتی ہیں۔ شادی کے قوانین جائیداد کی ملکیت، بچوں کی پرورش، اور وراثت پر اثر ڈالتے ہیں۔

یہاں شادی کے کچھ روایتی عہد دیے گئے ہیں جو کئی شادیوں میں استعمال ہوتے ہیں:

میں تمہیں اپنا قانونی [شوہر / بیوی] بناتا ہوں، آج کے بعد سے، خوشی میں یا غم میں، امیری میں یا
عسر میں، بیماری میں یا صحت میں، محبت اور عزت کے ساتھ، یہاں تک کہ موت ہمیں جدا
کر دے، خدا کے پاک حکم کے مطابق؛ اور میں اس کا وعدہ تم سے کرتا / کرتی ہوں۔

رومانوی جذبات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ اس لیے، شادی کو ان جذبات کی بنیاد پر قائم نہیں کیا جاسکتا جو وقت کے ساتھ بدل سکتے ہیں۔ شادی کے عہد کا مطلب یہ ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے وفاداری کا وعدہ کرتے ہیں جب تک کہ وہ زندہ ہیں، اور یہ وعدہ کسی شرط پر منحصر نہیں ہوتا۔

چونکہ شادی دائمی ہے، اس لیے مسیحیوں کو کبھی بھی ایسے جملے نہیں بولنے چاہئیں جو یہ ظاہر کریں کہ وہ رشتے کے مسائل کی وجہ سے شادی ختم کرنے پر آمادہ ہیں۔ مثلاً، "مجھے تم سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی" یا "شاید ہمیں طلاق لے لینا چاہیے" جیسے جملے نہیں کہنا چاہئیں۔ بعض اوقات، لوگ ان جملوں کو اس نیت سے کہتے ہیں کہ دوسرے کو یہ احساس ہو کہ شادی ان کے لیے کتنی اہم ہے اور وہ اپنے رویے میں بہتری لائے۔ لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے، دوسرا فریق اپنا دفاع کرتے ہوئے کہہ سکتا ہے، "ٹھیک ہے، اگر تم چاہتے ہو تو ہم طلاق لے سکتے ہیں۔" اس طرح، دونوں فریق اپنی خواہشات کی بنیاد پر شادی ختم کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں، اور رشتہ مزید خراب ہو جاتا ہے۔

◀ شادی محبت کے محض اظہار سے نہیں بلکہ عہد و پیمانے سے کیوں شروع ہوتی ہے؟

◀ کیا کوئی اپنی شادی کے ابتدائی تجربات کے بارے میں شیئر کرنا چاہے گا، جب اس نے فوائد کی امید تو کی مگر اس کے لیے درکار عہد کا احساس نہیں بھتا؟

مسیحی شراکت کے طور پر شادی

◀ ایک طالب علم 2 کرنتھیوں 6:14-18 کی آیات جماعت میں پڑھے۔

یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ اگر کوئی ایماندار بے ایمانوں کے ساتھ بہت مٹریبی تعلقات رکھے تو اس کی خدا کے ساتھ وابستگی میں رکاوٹ آسکتی ہے۔ جس طرح ایک ایماندار کسی ایسے شخص کے ساتھ عبادت نہیں کر سکتا جو شیطان کی پرستش کرتا ہو، اسی طرح وہ بے ایمانوں کی طرز زندگی اور ترجیحات کو بھی نہیں اپنا سکتا۔ یہ انتباہ مختلف قسم کے تعلقات پر لاگو ہو سکتا ہے، بشمول کاروباری شراکت داری۔

شادی سب سے مٹریبی انسانی شراکت داری ہے۔ ایک ایماندار کو کبھی بھی کسی ایسے شخص سے شادی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے جو ایک پختہ ایماندار نہ ہو (1 کرنتھیوں 7:39)۔ اگر کوئی ایماندار کسی بے ایمان سے شادی کر لے تو وہ اپنی ازدواجی زندگی میں بہت سی رکاوٹوں اور دکھوں کا سامنا کرے گا، خاص طور پر بچوں کی پرورش اور طرز زندگی کے فیصلے کرتے وقت۔

اگر شوہر اور بیوی دونوں ایماندار ہیں لیکن مختلف کلیسیاؤں سے تعلق رکھتے ہیں، تو انہیں یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وہ اہم روحانی معاملات پر ہم آہنگ ہیں۔ انہیں پہلے سے منصوبہ بنانا چاہیے کہ شادی کے بعد وہ ایک ہی مقامی کلیسیا کا حصہ بنیں گے۔

شادی شدہ جوڑے اپنی شادی کو مضبوط کیسے بنا سکتے ہیں؟

(1) خدا کے اصل منصوبے کا احترام کریں اور شادی میں اپنے منفرد کرداروں کی قدر کریں۔

شوہر کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی بیوی خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے، ایک مددگار جو اس کی تکمیل کرتی ہے۔ اسے اپنی حبان بیوی کی حفاظت اور اس کی روحانی، جذباتی اور جسمانی بھلائی کے لیے متربان کرنی چاہیے۔ اسے شکر گزاری کے ساتھ اپنی بیوی سے محبت کرنی چاہیے، یہاں تک کہ جب وہ اس محبت کی مستحق نہ ہو، یہ جاننے ہوئے کہ صرف خدا ہی اسے بدل سکتا ہے جہاں تبدیلی کی ضرورت ہو۔ خدا اس کی فرمانبرداری اور ایمان کو قبول دے گا۔

بیوی کو چاہیے کہ وہ خدا کی مرضی میں اپنے شوہر کو اپنا سربراہ مانے، ہر ممکن طریقے سے اس کا احترام کرے، اور اس کی قیادت کو عزت دے۔ اسے فرمانبرداری اور عزت کا انتخاب کرنا چاہیے، یہاں تک کہ جب اس کا شوہر غلطی کرے اور اس قابل نہ ہو۔ اسے دعا کرنی چاہیے کہ خدا اس میں وہ تبدیلی لائے جس کی ضرورت ہے۔ خدا اس کی فرمانبرداری اور ایمان کو قبول کرے گا۔

(2) شادی شدہ جوڑوں کو روحانی اور جسمانی متربت کو فروغ دینا چاہیے۔

انہیں چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کو بغیر کسی خوف، تنقید، دوسروں سے موازنہ، بدسلوکی، خود عنرض ہو س، یا بے عزتی کے قبول کریں۔ انہیں خدا اور ایک دوسرے کے سامنے شفافیت اور دیانت داری کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے۔

(3) جب وہ ناکام ہوں تو خدا کے فضل کی مثال کو اپنائیں۔

جب آدم اور حوا گناہ میں گر کر شرمندگی اور پچھتاوے میں مبتلا ہوئے، تو خدا نے ان کی ناکامیوں کو بحال کرنے کے لیے اپنی قدرت ظاہر کی۔ خدا نے ان کی برہنگی کو ڈھانپنے کے لیے ایک حبانور کی متربانی دی اور ان کے لیے لباس بنایا (پیدائش 3:21)۔ خدا کا یہ محبت بھرا عمل اس کے فضل اور مسیح کے ذریعے نجات کے وعدے کی تصویر بھتا۔ مسیح ہمیں معافی اور بحالی منراہم کرتا ہے۔ اسی طرح، شادی شدہ جوڑے، اگر کسی بھی طرح ناکام ہو جائیں، تو وہ شرمندگی کے بغیر متربت کی طرف واپس آسکتے ہیں۔

نتیجہ

شادی انسان کی ایجاد نہیں بلکہ خدا کی تخلیق ہے۔ اس لیے ہمیں ہدایت کے لیے دنیا یا ثنافت کی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ وہی واحد ذات ہے جو ہماری شادیوں کو مضبوط، پائیدار اور بابرکت بنا سکتی ہے۔ لیکن ہم کبھی بھی وہ مثالی شریک حیات نہیں بن سکتے جو ہمیں بنا چاہیے جب تک کہ ہم روح القدس کی رہنمائی حاصل نہ کریں!

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ شادی کے بارے میں کون سا سچ ہے جسے اکثر لوگ بھول جاتے ہیں؟

◀ کلیسیا کو وہ کون سے اصول سکھانے چاہئیں جو شادیوں کو مضبوط بنا سکیں؟ آپ کے ارد گرد کے ماحول میں کون سی سمجھ خاص طور پر کمزور نظر آتی ہے؟

دعا

اے آسمانی باپ،

ہمیں شادی کا یہ خوبصورت تحفہ دینے کے لیے تیرا شکر ہو۔ ہم تیری طرف سے دیے گئے اس بابرکت منصوبے کی تعریف کرتے ہیں۔

ہمیں وہ عہد نبھانے کی قوت دے جو تیری مرضی کے مطابق شادی کو کامیاب بنائے۔ ہمیں ایسا پیار کرنے کی توفیق دے جو مسیح اور کلیسیا کے درمیان محبت کی مانند ہو۔

ہمیں اپنی ثنافتی روایتی سوچ سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کا احترام کرنے کی سمجھ عطا کر۔

ہم تیرے روح القدس کے کام کے لیے شکر گزار ہیں جو خوشی سے بھرے، مضبوط رشتے ممکن بناتا ہے۔

آمین۔

(1) اس سبق سے دو اصول منتخب کریں جو آپ کے لیے نئے تھے۔ ہر ایک اصول کی وضاحت کرتے ہوئے ایک پیسہ گراف لکھیں، جس میں آپ اپنے الفاظ میں اس کی وضاحت کریں۔

(2) درج ذیل موضوعات میں سے کسی ایک پر مختصر پریزنٹیشن تیار کریں۔ (کلاس لیڈر ہر طالب علم کو ایک موضوع تفویض کرے گا۔) اگلی کلاس کے آغاز میں اپنی پریزنٹیشن پیش کریں۔

- شادی میں اتحاد کے لیے خدا کا منصوبہ
- شادی کے بائبل مفاہم
- شادی میں خدا کے دیے گئے کردار اور ان کرداروں کو پورا کرنے کے لیے روح سے معمور ہونے کی اہمیت
- شادی کی مستقل مزاجی

(3) اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں لیکن مستقبل میں شادی کا ارادہ رکھتے ہیں، تو خدا کے اصولوں کی پابندی کرنے کے عہد میں دو پیسہ گراف لکھیں۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں، تو اپنی شادی میں خدا کے اصولوں کی پیروی کے عہد میں دو پیسہ گراف لکھیں۔

عورتوں کا احترام

سبق 4 پر جانے سے پہلے، کلاس کو ضمیمہ "الف" کا مطالعہ اور بحث کرنی چاہیے۔ یہ عورتوں کے احترام پر ایک مختصر گفتگو ہے، جو شادی اور خاندان سے متعلق ایک اہم موضوع ہے۔

سبق 4 جنسیت کے مسائل

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

- (1) بیان کرے کہ گناہ میں گراؤٹ (Fall) نے انسانی فطرت اور جنسی خواہشات پر کیا اثر ڈالا۔
- (2) ذاتی شناخت کی وضاحت کرے اور یہ بتائے کہ یہ ذاتی اخلاقیات سے کیسے جڑی ہوئی ہے۔
- (3) انسانی جنسیت اور جنسی بدکاری کے بارے میں بائبل نقطہ نظر کو اپنائے۔
- (4) گناہ سے آزادی حاصل کرے اور بدکاری کی آزمائش کے دوران فتح کا تجربہ کرے۔
- (5) ان لوگوں کی خدمت کرنے کے قابل ہو جو مدد اور فتح کے طلبگار ہیں۔

کرسٹوفر یووان

کرسٹوفر ایک ایشیائی نژاد امریکی خاندان میں پیدا ہوا اور ریاست ہائے متحدہ میں پلا بڑھا۔ نو عمر ہی سے وہ عورتوں کے بجائے مردوں کی طرف رغبت محسوس کرتا تھا۔ اس کے والدین اس کی دلچسپی پر حیران اور شرمندہ تھے۔ جوانی میں وہ مردوں کے ساتھ کئی تعلقات میں رہا۔ وہ حقیقی محبت اور وابستگی کی تلاش میں تھا، لیکن ہر تعلق بالآخر ناکام ہو گیا۔ بعد میں، وہ لاپرواہی سے کئی مردوں کے ساتھ غیر اخلاقی تعلقات قائم کرنے لگا۔ کرسٹوفر کی زندگی میں تبدیلی اس وقت آئی جب اس کی والدہ ایمان لے آئیں اور اسے ایسی محبت اور قبولیت دکھائی جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ اس نے سمجھنا شروع کیا کہ اس کی بنیادی شناخت خدا کی شبیہ پر بنے ہوئے ایک انسان کی ہے۔ اس نے توبہ کی اور اپنی زندگی کے تمام پہلو خدا کے تابع کر دیے۔ یوں اسے خدا کے ساتھ تعلق میں تسکین اور مقصد حاصل ہوا۔

گناہ میں گری ہوئی انسانی فطرت اور گناہ آلودہ خواہشات

جب خدا نے آدم اور حوا کو پیدا کیا، تو اس نے انہیں ہر لحاظ سے کامل بنایا، بغیر کسی نقص یا کمی کے (پیدائش 1:31)۔ ان کی فطرت صرف وہی چاہتی تھی جو درست اور اچھا تھا۔ ان کے ذہن اور جسم مکمل طور پر درست کام کر رہے تھے۔ پھر آدم نے خدا کے حکم کی نافرمانی کرنے کا انتخاب کیا۔ جب اس نے ایسا کیا، تو انسانی فطرت بگڑ گئی (رومیوں 8: 20-23)۔ انسانی جسم اور ذہن متاثر ہوئے۔ حتیٰ کہ سب سے زیادہ صحت مند اور ذہین شخص بھی گناہ کے اثرات سے محفوظ نہیں رہا۔ گناہ نے اُس کمال کو مستقل طور پر نقصان پہنچایا جو پہلے موجود تھا۔ پوری تخلیق اس وقت تک مکمل طور پر بحال نہیں ہوگی جب تک مسیح واپس نہیں آتا (1 کرنتھیوں 15)۔

ہماری فطرت اور جسمانی وجود کو جو نقصان پہنچا ہے، اس کے پیش نظر ہمیں یہ توقع نہیں کرنی چاہیے کہ ہماری جسمانی خواہشات ہمیشہ درست اور متوازن ہوں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری بہت سی خواہشات بگڑی ہوئی ہیں۔ انسان فطری طور پر وہ چیز چاہتا ہے جو عنط ہے۔ یسوع نے انسان کی فطری گناہ آلودگی کو دیکھا جب اُس نے اُن تمام گناہوں کا ذکر کیا جو دل سے نکلتے ہیں (مرقس 7: 21-22)۔

اس سبق میں، ہم جنسیت کے مسائل پر بات کر رہے ہیں۔ تمام انسانی خواہشات میں، جنسی خواہشات سب سے زیادہ طاقتور ہو سکتی ہیں۔

عنط جنسی خواہشات اُس شخص کے لیے فطری محسوس ہوتی ہیں جو انہیں محسوس کرتا ہے۔ وہ سوچ سکتا ہے کہ اُسے اپنی خواہشات کے مطابق عمل کرنے پر مورد الزام نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کو صحیح کام کرنے کے لیے اپنی فطری جھکاؤ کی مزاحمت کرنی پڑتی ہے۔ کسی شخص میں فطری طور پر جھوٹ بولنے، چوری کرنے، تشدد کرنے، سستی برتنے یا بے صبری کا رجحان ہو سکتا ہے۔ لوگ پیدائشی طور پر بگڑی ہوئی حالت میں آنے کے ذمہ دار نہیں، لیکن جب وہ اپنی فطری خواہشات کے پیچھے چل کر گناہ کرتے ہیں تو مجرم ٹھہرتے ہیں۔

کبھی کبھار بچپن میں ہونے والی بدسلوکی یا دیگر ماحولیاتی حالات کسی شخص کو ہم جنس پرستانہ رجحانات یا دیگر عنط جنسی خواہشات کے ساتھ کشمکش میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ لیکن عنط جنسی خواہشات کو دوسرے گناہ آلودہ رجحانات سے مختلف نہیں سمجھنا چاہیے۔ جو بھی عوامل شامل ہوں، ہر شخص کو رہائی اور پاکیزگی کے لیے خدا کے فضل کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ حقیقت کہ عنط خواہشات کچھ لوگوں کے لیے فطری محسوس ہوتی ہیں، حیران کن نہیں ہونی چاہیے۔ عام طور پر گناہ ایک شخص کے لیے فطری اور معمول کی طرح محسوس ہوتا ہے جو گناہ کی خواہش رکھتا ہے۔

ہم فطرتاً "غضب کے فسرزند" ہیں (افسیوں 2:3)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم فطری طور پر گناہ کی طرف مائل ہیں اور جب ہم اپنی فطری گناہ آلودہ خواہشات کے مطابق عمل کرتے ہیں تو خود کو محرم ٹھہراتے ہیں۔ یہ کہ کوئی شخص کسی خاص گناہ آلودہ رجحان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اُسے اس رجحان کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے، چاہے وہ اس کے لیے کتنا ہی "معمولی" محسوس ہو۔

◀ ہمیں اپنی تمام فطری خواہشات کی پیروی کیوں نہیں کرنی چاہیے؟

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں مسیح کے ہشکل ہونے کے لیے بلایا گیا ہے (رومیوں 8:29)۔ ہمیں خداوند یسوع مسیح کو اپنے اوپر اختیار دینا ہے۔ ہماری جسمانی خواہشات کو ہماری زندگی کی بنیاد نہیں بننا چاہیے۔ بلکہ، ہمیں اپنی عنلط خواہشات کو خدا کے اختیار کے تابع کرنا چاہیے (رومیوں 13:14)۔

◀ ہم اپنی عنلط خواہشات کو خدا کے اختیار کے تابع کیسے کریں؟

ہماری جسمانی خواہشات کو ہمارے حتمی مقصد کے تابع ہونا چاہیے، یعنی خدا کے جلال کے لیے جینا اور اُس کی شبیہ کو ظاہر کرنا۔ مسیح کی پیروی کی زندگی وہی ہے جو خدا کی شبیہ کے مطابق ہو جس میں ہمیں بنایا گیا ہے۔

انسانی شناخت

انسانی شناخت کی درست سمجھ

بہت سے لوگ عنلطی سے یہ مانتے ہیں کہ ان کی فطرت قابل اعتماد ہے اور انہیں صحیح راستے پر لے جائے گی۔ ان کے نزدیک، جو خواہشات ان کی فطرت سے آتی ہیں، وہی انہیں اطمینان بخشیں گی۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی فطرت گناہ سے بگڑ چکی ہے اور قابل اعتماد نہیں رہی۔ ایک شخص کی فطری خواہشات اُسے حقیقی تسکین نہیں دے سکتیں کیونکہ وہ بگڑی ہوئی ہیں۔ اسی طرح، کوئی شخص خدا کے بغیر اپنی فطری خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اخلاقی طور پر درست زندگی نہیں گزار سکتا۔

لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ انہیں اپنی خواہشات اور جذبات کے مطابق اپنی زندگی کا مقصد خود طے کرنا چاہیے۔ وہ یہ سوچتے ہیں کہ ان کی شناخت کسی بھی اختیار یا اخلاقی اصول سے محدود نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے نزدیک ہر شخص کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ کیا صحیح اور کیا عنلط ہے۔ وہ اپنی فطرت پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ انہیں درست سمت میں لے جائے گی۔ وہ تو انہیں اور اداروں کو پسند نہیں کرتے جو ان کی آزادی پر متدغبن لگائیں۔ اس طرح، بگڑی ہوئی انسانی فطرت خدا کے کلام کی جگہ اخلاقی معیار بن جاتی ہے۔

چونکہ جنسیت (sexuality) انسانی فطرت کا ایک طاقتور پہلو ہے، اس لیے بہت سے لوگ جنسی خواہشات کو اپنی شناخت کا مرکزی حصہ سمجھتے ہیں۔ وہ یہ مانتے ہیں کہ اگر وہ اپنی جنسی خواہشات کی پیروی نہیں کریں گے، تو وہ اپنی حقیقی شناخت سے محروم ہو جائیں گے۔

دنیا کے نظریے کے برعکس، بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم خدا کی شبیہ پر تخلیق کیے گئے ہیں اور خدا کے ساتھ تعلق کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہی ہماری حقیقی شناخت ہے۔

ہماری زمینی زندگی کا کوئی بھی پہلو ہماری حقیقی اور حتمی شناخت نہیں بن سکتا۔ ہماری نسلی شناخت، سماجی حیثیت، یا مالی حالات ہماری شناخت نہیں، بلکہ محض ہمارے موجودہ حالات ہیں۔ ایک شخص ڈاکٹر، مشہور شخصیت، یا قومی رہنما ہو سکتا ہے، لیکن خدا کے حضور وہ صرف اُس کی مخلوق اور اُس کی شبیہ میں بنایا گیا انسان ہے، اور یہی سب سے اہم شناخت ہے۔

ہماری جنسیت بھی ہمارے حالات کا ایک پہلو ہے۔ ہمارے اندر جنسی خواہشات، رجحانات اور کشمکش ہو سکتی ہے، لیکن یہ ہماری شناخت نہیں، بلکہ ہمارے حالات کا حصہ ہیں۔

ہم گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں کیونکہ آدم کے گناہ نے انسانیت کو خدا سے جدا کر دیا تھا (رومیوں 5:18)۔ لیکن یہاں تک کہ ہماری گناہ آلودہ فطرت بھی ہماری شناخت نہیں، بلکہ ہماری حالت ہے، اور خدا کے فضل اور قدرت سے یہ تبدیل ہو سکتی ہے (رومیوں 5:19)۔

◀ ایک شخص کی شناخت اور اس کے حالات میں کیا فرق ہے؟

انسانی شناخت اور ذاتی اخلاقیات

شناخت اہم ہے کیونکہ انسان اپنی اخلاقیات (ethics) کا دار و مدار اپنی شناخت پر رکھتا ہے۔ اخلاقیات وہ اصول ہیں جو کسی عمل کو صحیح یا غلط قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کی جنسیت ہی اس کی شناخت ہے، تو وہ اپنی جنسی خواہشات کی پیروی کو درست سمجھے گا۔

کبھی کبھار لوگ کہتے ہیں، "میں ایسا پیدا ہوا ہوں؛ میرے لیے یہ فطری ہے؛ اس لیے یہ غلط نہیں ہو سکتا۔" لیکن بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم سب گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں (رومیوں 5:12، افسیوں 2:3)۔ صرف اس وجہ سے کہ کوئی چیز ہمیں فطری محسوس ہوتی ہے، وہ درست نہیں ہو جاتی۔

ہماری گناہ آلودہ فطرت ہماری شناخت نہیں بلکہ ہمارا حال ہے۔ ہماری جنسیت بھی ہماری شناخت نہیں بلکہ ہماری موجودہ حالت ہے۔ اصل میں، ہم خدا کی شبیہ پر بنائے گئے مخلوق ہیں۔ جب ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں، تو ہم یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ صحیح اور عنلط کا فیصلہ خدا کرتا ہے اور ہمیں اس کے حضور جو ابدہ ہونا ہے۔ ہماری شناخت ہمیں مقدس زندگی کے معیار کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

◀ کسی شخص کی شناخت کی سمجھ اس کی اخلاقیات پر کیسے اثر ڈالتی ہے؟

جنس کی درست سمجھ

ہم جانتے ہیں کہ انسانوں اور بہت سے جانوروں میں نر اور مادہ کی تمیز پائی جاتی ہے۔ ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ خدا بھی مرد یا عورت ہے، لیکن یہ عنلط ہوگا۔ خدا کی ذات جنس سے بالاتر ہے، کیونکہ وہ جنس کی تخلیق سے پہلے موجود تھا۔ مرد اور عورت دونوں خدا کی شبیہ پر تخلیق کیے گئے ہیں (پیدائش 1:27)۔

خدا کی شبیہ محض انسانی فطرت کا ایک حصہ نہیں بلکہ مکمل انسانی فطرت اس کا عکس ہے۔ ہماری حقیقی شناخت خدا کی شبیہ ہے۔ ہمارے انسانی حالات میں سے کسی بھی چیز کو ہماری اصل شناخت یا اخلاقی بنیاد نہیں بنا چاہیے۔

خدا نے ہر انسان کے لیے جنس (gender) کا انتخاب اپنی حکمت سے کیا ہے تاکہ وہ اس کی شبیہ کو ظاہر کرے۔ کچھ لوگ اپنے پیدائشی جنس کو مقبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور مخالف جنس کے طور پر جینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ یہاں تک کہ جسمانی سرجری کے ذریعے اپنی جنس تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ خدا کی تخلیق کو بگاڑنے کی ایک المناک صورت ہے، کیونکہ جسمانی تبدیلی سے حقیقت میں جنس تبدیل نہیں ہو سکتی۔ ہر شخص اپنی پوری فطرت میں یا تو مرد ہوتا ہے یا عورت۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی دی گئی جنس میں اس کے جلال کو ظاہر کریں۔

خدا کا اخلاقی معیار

◀ ایک طالب علم عبرانیوں 13:4 کو جماعت میں پڑھے۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ شادی کا احترام کیا جانا چاہیے۔ جنسی گناہ شادی کی بے حرمتی ہے اور خدا اس کا انصاف کرے گا۔

◀ ایک طالب علم 1 کرنتھیوں 6:18 کو جماعت میں پڑھے۔

حبسنی گناہ میں درج ذیل شامل ہیں:

- حبسنی خیالات: کسی ایسے شخص کے بارے میں حبان بوجھ کر حبسنی تصورات قائم کرنا جو آپ کا شریک حیات نہیں۔
 - بدکاری: غیر شادی شدہ افراد کے درمیان حبسنی تعلقات۔
 - زنا: شادی شدہ شخص کا کسی اور کے ساتھ حبسنی تعلق رکھنا۔
 - حرام کاری: مترہبی رشتہ داروں کے ساتھ حبسنی تعلقات۔
 - زیادتی: کسی کو زبردستی حبسنی تعلق پر مجبور کرنا۔
 - بچوں کا استحصال: ایسے شخص کے ساتھ حبسنی سرگرمی جو اس طرح کا فیصلہ کرنے یا حبسنی خواہشات کو سنبھالنے کی شعوری پختگی نہ رکھتا ہو۔
 - ہم جنس پرستی: ایک ہی جنس کے افراد کے درمیان حبسنی تعلقات۔
 - فحاشی: ایسی تحریریں، تصاویر یا ویڈیوز جو حبسنی جذبات بھڑکانے کے لیے بنائی گئی ہوں۔
- یہ تمام چیزیں شادی کے تقدس کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔

یاد رکھیں—ہر وہ بھوک جو ہمارے جسم کو لبھاتی ہے، درحقیقت ایک ایسی ضرورت کا استحصال ہے جسے خدا بہتر طور پر پورا کر سکتا ہے۔ خدائی اصولوں کے مطابق حبسنی تعلقات کا واحد درست تناظر شادی ہے۔ ناجائز حبسنی تعلقات... ابتدا میں میٹھے لگ سکتے ہیں، لیکن وہ ہماری روحانی خواہش کو زہر آلود کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ ہم ایسی چیز کی طلب میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو بالآخر ہمیں تباہ کر دے گی۔ ناجائز حبسنی تعلقات ہماری پاکیزگی، راستبازی اور خدا کی حضوری کے احساس کو کم کر دیتے ہیں۔¹⁷

امثال کی کتاب میں کئی مقامات پر خبردار کیا گیا ہے کہ حبسنی بدکاری انسان کی زندگی کو برباد کرتی ہے اور موت کی طرف لے جاتی ہے (مثلاً امثال 2:16-19، 6:24-29، 32-33)۔

رابرٹسن میک کوئیلن لکھتے ہیں:

¹⁷ گیری ہٹمس، Sacred Marriage (گریٹریپڈز، ایم آئی: زونڈروین، 2000)، صفحہ 210۔

[خدا کے مقصد برائے انسانی جنسیت] کو ذہنی طور پر تقریباً اتنی ہی شدت سے پامال کیا جاتا ہے جتنی شدت سے یہ عملی طور پر کیا جائے۔ خدا نے محض مرد اور عورت کو پیدا نہیں کیا؛ بلکہ اس نے انہیں ایک مترہبی، دائمی ازدواجی رشتے میں ایک دوسرے کے لیے پیدا کیا، جو خود اس کی فطرت کے نمونے پر قائم ہے۔ اس عملی مقصد کے پورا ہونے کے لیے، مترہبت کا خصوصی ہونا اور عہد کا دائمی ہونا ضروری ہے، ورنہ یہ حقیقی وحدت نہیں ہوگی۔ وفاداری سب سے بڑھ کر ذہنی معاملہ ہے۔ خصوصی مترہبت، دائمی وابستگی، اور باہمی اعتماد سب سے پہلے ذہن میں ٹوٹے ہیں۔¹⁸

◀ طلباء کو 1 کر نہیوں 6:9-11، 15-20 اور متی 5:27-30 کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔

ہر معاشرے میں مردوں اور عورتوں کے تعلقات کے بارے میں ثقافتی نظریات ہوتے ہیں۔ یہ ثقافتی نظریات بائبل کی اخلاقیات کے معیار سے کم ہوتے ہیں۔ بہت سی ثقافتیں صرف ان قوانین پر عمل کرتی ہیں جو ایک منظم معاشرے کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ جنسی گناہ کو اس حد تک برداشت کرتے ہیں جب تک کہ وہ سنگین نتائج یا بدنامی سے بچا رہے۔ بائبل کی اخلاقیات کا معیار اس سے مختلف ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ کچھ کلیسیائیں بائبل کے اخلاقی اصولوں کے بجائے اپنے معاشرتی اخلاقیات کو اپناتی ہیں۔ وہ صرف ان لوگوں کو سزا دیتی ہیں جن کے گناہ ظاہر ہو چکے ہوں اور جو بے احتیاطی سے کام لے رہے ہوں، لیکن وہ ان ہی گناہوں کو برداشت کرتی ہیں جب لوگ انہیں چھپانے یا ان کے نتائج کو مٹا بوس میں رکھنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ جو لوگ یہ گناہ کر رہے ہیں، وہ ایمان دار نہیں ہیں اور وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوں گے۔ کرنتھس کے کچھ ایماندار ماضی میں ان گناہوں میں ملوث تھے، لیکن وہ نجات پا چکے تھے۔

کوئی بھی تعظیم جو ان گناہوں کو کسی ایسے شخص کے لیے جائز قرار دیتی ہے جو ایمان کا دعویٰ کر رہا ہو، جھوٹی تعظیم ہے۔ اگر کوئی شخص مسیح کا پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن جنسی گناہ میں مبتلا ہے، تو کلیسیا کو کلام متدس کے مطابق اسے کلیسیا سے نکال دینا چاہیے اور اسے ایماندار نہیں سمجھنا چاہیے (1 کرنتھیوں 5:11-13)۔

Robertson McQuilkin, *An Introduction to Biblical Ethics*, 2nd ed. (Wheaton, IL: Tyndale House Publishers, Inc., 1995),¹⁸ 216.

کلیسیا کے رہنماؤں کو اچھے کردار کی مثال قائم کرنی چاہیے۔ جب کوئی کلیسیا عبادتی رہنماؤں کو بے حیائی سے لباس پہننے دیتی ہے یا کلیسیا میں شہوت انگیز رقص کی اجازت دیتی ہے، تو وہ اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ عنلط جسمانی خواہشات معمول کی بات ہیں۔ وہ اس بات کا بھی اشارہ دیتی ہے کہ جسمانی گناہ زیادہ سنگین نہیں ہے۔

معاشرتی لباس کے انداز بعض اوقات یہ تاثر دیتے ہیں کہ کوئی شخص مکمل طور پر لباس پہننے بغیر بھی باوقار نظر آ سکتا ہے۔ کلیسیا کے ارکان، خاص طور پر خاص مواقع پر، بعض اوقات اس عنلطی میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ یہ سوچتے ہیں کہ جب تک وہ معاشرتی فیشن کی پیروی نہ کریں، تب تک وہ مناسب لباس میں نہیں ہیں۔ کلیسیا کو یہ تسلیم دینی چاہیے کہ یہ عنلط ہے۔ ایک ایسا انداز کو یہ نہیں چاہنا چاہیے کہ اس کے لباس یا رویے سے کسی میں عنلط خواہشات پیدا ہوں۔ 1 تیمتھیس 2:9-10 ہمیں سکھاتی ہے کہ ایسا انداز کو ایسے لباس اور طرز عمل کا انتخاب کرنا چاہیے کہ دیکھنے والے حبان لیں کہ وہ محتاط اور پاکیزہ زندگی گزار رہے ہیں اور گناہ کرنے یا دوسروں کو گناہ میں ڈالنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

فحاشی

فحاشی ایسے مضمنا میں، تصاویر یا ویڈیوز پر مشتمل ہوتی ہے جو برہنگی یا جسمانی عمل کو دکھا کر جسمانی جذبات کو ابھارنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

انٹرنیٹ نے فحاشی کو دنیا بھر میں آسانی سے دستیاب کر دیا ہے۔ بہت سے بزرگ پادریوں اور رہنماؤں کو اپنی جوانی میں اس قسم کی آزمائشوں کا سامنا نہیں ہتا کیونکہ اس وقت انٹرنیٹ موجود نہیں ہتا۔ وہ شاید پوری طرح نہ سمجھ سکیں کہ آج کی نوجوان نسل کن مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔ لیکن لوگوں کو سکھایا جانا چاہیے کہ وہ اپنے تفسیری انتخاب میں بائبل اصولوں کو اپنائیں۔

فحاشی عنلط ہے کیونکہ یہ انسان کو زنا، بدکاری اور دیگر جسمانی گناہوں کے تصور میں مبتلا کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے۔ یہ اس شخص کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے جس کے اندر گناہ کی خواہشات موجود ہوں۔ فحاشی انسان کو ایسے غیر اخلاقی اعمال میں شمولیت کی دعوت دیتی ہے جنہیں خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ یسوع نے فرمایا کہ ان چیزوں کا تصور کرنا بھی گناہ ہے (متی 5:28)۔

فحاشی اس لیے بھی عنلط ہے کیونکہ یہ لوگوں اور تعلقات کی قدر کو کم کر دیتی ہے۔ یہ جسمانی تعلق کو ایک خود غرضانہ عمل بنا دیتی ہے۔ یہ لوگوں کو محض ذاتی لذت کے لیے استعمال ہونے والی اشیاء کے طور پر پیش کرتی ہے،

جبائے اس کے کہ انہیں خدا کی شبیہ میں بنایا گیا اور صحت مند تعلقات کے لیے تخلیق کردہ مخلوق کے طور پر دیکھا جائے۔

فحاشی ایک نشہ آور عادت ہے۔ دیگر گناہوں کی طرح، فحاشی بھی انسان کو عیلام بنا دیتی ہے (یوحنا 8:24، 2 پطرس 2:19)۔ جو شخص فحاشی کا عادی ہو جاتا ہے، اسے اس کی شدید طلب محسوس ہوتی ہے۔ وہ مشکل سے ہی تصور کر سکتا ہے کہ اس کے بغیر زندگی کیسے گزارے۔ اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کی زندگی بے معنی اور بوری ہو جائے گی اگر وہ فحش خیالات نہ دیکھے۔ دیگر تمام نشوں کی طرح، یہ خواہش بھی انسان کی زندگی پر حاوی ہو جاتی ہے، اور وہ اپنی زندگی کی اچھائیوں کو متر بان کرنے لگتا ہے۔

فحاشی ایک ترقی پذیر برائی ہے۔ اس کے عادی افراد کو وقت کے ساتھ مزید واضح اور بگڑی ہوئی مواد کی طلب ہونے لگتی ہے۔ وہ ان خیالات میں لذت محسوس کرنے لگتے ہیں جو پہلے انہیں ناپسندیدہ اور خوفناک لگتے تھے۔

"شیطان تمہاری جسمی تسکین کو 'چپرائنا، مارنا اور تباہ کرنا' چاہتا ہے (یوحنا 10:10)، اور فحاشی اس کا پسندیدہ ہتھیار ہے۔ فحاشی جسمی تسکین کا وعدہ کرتی ہے، لیکن درحقیقت یہ ہمیں حقیقی خوشی سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت سے محروم کر دیتی ہے۔"

-دی مسریڈم فائٹ-

(The Freedom Fight)

فحاشی نقصان دہ ہے۔ فحاشی کا عادی شخص ایک عام اور صحت مند رشتے سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ اس کی خواہشات اتنی غریب فطری ہو جاتی ہیں کہ وہ کبھی بھی مکمل طور پر تسکین نہیں پاسکتا۔ وہ دوسروں کے دکھ اور تکلیف کے لیے بے حس ہو جاتا ہے اور اپنی لذت کے لیے دوسروں کے نقصان کو مقبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

فحاشی کے کچھ اثرات

فحش مواد میں دکھائے گئے اعمال کا تصور کرنا دیکھنے والوں کے ذہن اور جسم کو ایسے متاثر کرتا ہے جیسے وہ خود ان اعمال کو عملی طور پر انجام دے رہے ہوں۔

فحاشی غریب حقیقی مناظر پیش کرتی ہے، جو دماغ میں وتدرتی جسمی تعلق کے مقابلے میں زیادہ طاقتور خوشی کے رد عمل پیدا کرتے ہیں۔¹⁹ دماغ اس غریب معمولی خوشی کے کیمیکل کی سطح کا عادی ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں مزید فحش مواد اور زیادہ غریب اخلاقی مناظر کی طلب بڑھتی جاتی ہے تاکہ وہی خوشی محسوس کی جاسکے۔ دماغ میں ہونے والی ان کیمیائی تبدیلیوں کے باعث ایک شخص حقیقی زندگی میں وتدرتی جسمی تعلق قائم کرنے یا اس سے لطف اندوز ہونے کے

¹⁹ یہ تمام معلومات اور اگلے چپرائیو گراف <https://thefreedomfight.org> سے ماخوذ ہیں، جو ان لوگوں کے لیے ایک تجویز کردہ بائبل پر مبنی وسیلہ ہے جو فحش مواد کے استعمال کی عیلامی سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

متاثر نہیں رہتا۔ دماغ کا وہ حصہ جو ہمیں فیصلے کرنے کے قابل بناتا ہے لذت پیدا کرنے والے کیمیائی مادوں کی زیادتی کی وجہ سے اسے بھی نقصان پہنچتا ہے۔

خدا نے جسمانی تجربے کو تعلقات کو جوڑنے کے لیے بنایا ہے۔ جسمانی عمل کے دوران دماغ میں ایک خاص ہارمون خارج ہوتا ہے جو دونوں افراد کو جذباتی طور پر ایک دوسرے سے جوڑتا اور ان کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ شادی کے اندر ایک خوبصورت تحفہ ہے، لیکن فحاشی دیکھنے والے کا جذباتی تعلق فحاشی سے ہی جڑ جاتا ہے۔

فحاشی کے استعمال کی شرح مندرجہ اور گناہ کا احساس لوگوں کو دوسروں سے الگ کر دیتا ہے اور انہیں صحت مند تعلقات قائم کرنے سے روکتا ہے۔ یہ شادی شدہ زندگی میں اعتماد کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔

چونکہ فحاشی دماغ میں کیمیائی عدم توازن پیدا کرتی ہے، اس لیے یہ دیکھنے والے کو ذہنی دباؤ (ڈپریشن) میں مبتلا کر سکتی ہے۔

فحاشی میں دکھائے گئے مناظر بعض اوقات حقیقی زندگی کے جسمانی تعلقات میں تشدد اور زیادتی کا سبب بنتے ہیں۔

پادریوں اور والدین کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو فحاشی کے خطرات سے خبردار کریں۔ والدین کو اپنے بچوں کو انسٹریٹ تک غیر محدود رسائی نہیں دینی چاہیے، خاص طور پر جب وہ اتنے بالغ نہ ہوں کہ آزمائش کا مقابلہ کر سکیں۔ جو افراد فحاشی کی طرف راغب ہونے کی آزمائش میں مبتلا ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ اپنی کامیابیوں یا ناکامیوں کی رپورٹ کسی متاثر اعتماد اور دیندار شخص کو دیں۔ کسی پختہ ایمان والے شخص کے ساتھ مستقل بنیادوں پر جو ابدی کا تعلق رکھنے سے پاکیزگی کے عزم کو برقرار رکھنے میں مدد مل سکتی ہے اور اس آزمائش پر مسلسل فتح حاصل کرنے کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔

◀ فحاشی مواد کی لت سے بچنے کے لیے آپ لوگوں کو کون سے عملی اقدامات تجویز کریں گے؟ کلیسیا اس سلسلے میں کیسے مدد کر سکتی ہے؟

بچوں کے ساتھ بدسلوکی اور جسمانی زیادتی

بچوں کے ساتھ جسمانی بدسلوکی کا مطلب ہے کسی بچے کے ساتھ جسمانی تعلق قائم کرنا۔ یہ جسمانی فعل کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے اور کئی وجوہات کی بنا پر شیطانی اور گناہ آلود ہے:

- یہ خدا کے نیک ارادوں کے خلاف ہے جو اس نے ازدواجی رشتہ کے لیے مقرر کیے ہیں (عبرانیوں 13:4)۔
- یہ بچے کی معصومیت کو چھین لیتا ہے۔ بچہ ایسی چیزوں کا تجربہ کر لیتا ہے جن کا اسے ابھی علم نہیں ہونا چاہیے۔

- یہ بچے کی پاکیزگی کو برباد کرتا ہے (1 تھسلنکیوں 3:4-7)۔
- یہ بچے کو جھوٹے گناہ کے احساس میں مبتلا کر دیتا ہے؛ بچہ ایک عنایت عمل میں ملوث ہو جاتا ہے، مگر وہ خود اس کا فیصلہ کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔
- یہ بچے کو ایسے فیصلے کرنے پر مجبور کر دیتا ہے جن کے لیے وہ ذہنی طور پر تیار نہیں ہوتا۔
- یہ بچے کو مستقبل میں بے راہ روی کی طرف مائل کر سکتا ہے کیونکہ وہ خود کو ناپاک یا بے وقعت محسوس کر سکتا ہے (متی 18:6)۔
- یہ مستقبل میں بدکاری یا تشدد کے رجحانات کو جنم دے سکتا ہے۔
- یہ ان معصوموں پر ظلم ہے جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔
- یہ خدا کی شبیہ میں بنائے گئے انسان کی توہین ہے، جو اس کی نظر میں بیش قیمت ہے (پیدائش 1:27)۔

یہ گناہ بعض اوقات خاندان کے اندر یا ترمیمی دوستوں میں ہوتا ہے، اور اکثر اس کا شبہ نہیں کیا جاتا کیونکہ گھر کے افراد اور رشتہ داروں پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ بچہ خوف کے باعث کسی کو نہیں بتا پاتا۔

ریپ کا مطلب ہے کسی بھی شخص (چاہے بچہ ہو یا بالغ) پر زبردستی اور اس کی مرضی کے بغیر جسمی عمل کرنا۔ یہ انہی وجوہات کی بنا پر گناہ ہے جن کی بنا پر بچوں کے ساتھ بد سلوکی گناہ ہے (استثنا 22:27-25)۔

جسمی بد سلوکی کی ایک اور شکل جسمی عنای (سمگلنگ) ہے۔ دنیا بھر میں معصوم بچوں اور نوجوانوں کو اغوا کیا جاتا ہے، یا بعض اوقات انہیں ان کے اپنے خاندان کے افراد بیچ دیتے ہیں تاکہ انہیں جسم فروشی یا فحش مواد بنانے کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ بعض عنریب خاندان محض مالی مشکلات کے باعث اپنے بچوں کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں، اور یوں وہ ظالموں کے ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں۔ کوئی شخص منافع کماتا ہے، لیکن بچے نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ ذہنی اور جذباتی طور پر بھی شدید نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ کمزور اور بے یار و مددگار لوگوں پر ایک سنگین ظلم ہے، جس کا خدا انصاف کرے گا (امثال 14:31)۔

یہ تمام گناہ خدا کے دل کو دکھ دیتے ہیں (متی 18:10-14، زبور 146:7-9)۔ وہ لوگ جو ان گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں، سزا سے نہیں بچ سکیں گے (1 تھسلنکیوں 6:4، حزقی ایل 8:7-9)۔

ایسا ندروں کو چپا ہے کہ وہ خدا کے دل کو اپنائیں، محبت اور ہمدردی کا مظاہرہ کریں، اور ان بچوں کو ظلم سے بچانے، چھڑانے اور بحال کرنے کے لیے کام کریں (امثال 12-11:24، ایوب 16-12:29، زبور 14-12:72)۔

خود لذتی

خود لذتی کا مطلب ہے کہ انسان اپنے جنسی اعضا کو جنسی لذت حاصل کرنے یا جنسی دباؤ کو کم کرنے کے لیے متحرک کرے۔

بائبل خاص طور پر خود لذتی کو غیر اخلاقی فعل کے طور پر مذمت نہیں کرتی، لیکن یہ گناہ کی طرف لے جا سکتی ہے، جیسے شہوانی خیالات، فحش مواد کا استعمال، اور حرام کاری، جو سبھی گناہ ہیں (متی 28-27:5، متی 20-19:15)۔

خود لذتی غیر دانشمندانہ بھی ہے کیونکہ یہ نشہ آور بن سکتی ہے: جتنا زیادہ کوئی اسے کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس کی عادت پڑتی جاتی ہے۔

بار بار کی جانے والی خود لذتی بعض اوقات کسی گہرے مسئلے کی طرف اشارہ کرتی ہے، جیسے جذباتی یا تعلقاتی مسائل، یا ماضی میں ہونے والی جنسی بد سلوکی۔

◀ طلب کو چپا ہے کہ وہ جماعت میں 1 کر نٹھیوں 6:12-13، 18-20 اور 1 تھسلنیکوں 4:1-8 پڑھیں۔

خدا نے ازدواجی رشتے میں جسمانی متربت کو شوہر اور بیوی کے درمیان جذباتی اور روحانی یکجائی کے لیے بنایا ہے (1 کر نٹھیوں 6:16-20، ملاکی 2:15)۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خود لذتی انہیں شادی سے پہلے مجبور زندگی گزارنے میں مدد دے سکتی ہے، لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر یہ عادت بن جائے تو یہ مستقبل میں ازدواجی رشتے کی خوبصورتی اور متربت کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

خود لذتی ایک ایسا جنسی تجربہ ہے جو جنسی تعلق کے اصل مقصد سے محروم ہے: یعنی دوا منرا کا ایک جسم اور ایک روح بن جانا۔ خود لذتی کو شادی میں صحت مند اور فطری ازدواجی تعلق کے متبادل کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیے۔²⁰

²⁰ ڈاکٹر ٹم کلنٹن اور ڈاکٹر ڈیان لیگ۔ برگ۔ "The Quick-Reference Guide to Counseling Women, (Grand Rapids, MI: Baker Books, 2011), 185.

اگر کوئی غیر شادی شدہ شخص خود لذتی کے مسئلے میں مبتلا ہو تو کیا کرے؟ اگرچہ بعض لوگ صرف جسمی دباؤ سے نجات پانے کے لیے خود لذتی کرتے ہیں، تب بھی اسے ترک کرنا بہتر ہے، کیونکہ اس میں فتنوں کا سامنا رہتا ہے اور یہ خدا کے مقرر کردہ جسمی اصولوں کے مطابق نہیں ہے۔

اگر کسی کی زندگی میں کسی بھی طرح کی جسمی بے راہروی موجود ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس گناہ کا اعتراف کرے اور اسے ترک کرے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کا مستقل اور دیانتداری سے حساب کسی بزرگ، خدا ترس رہنما کو دیں، جو ان کے لیے دعا کرے اور رہنمائی فراہم کرے۔

اگر خود لذتی جذباتی یا تعلقاتی مسائل، یا ماضی میں ہونے والی جسمی بدسلوکی کی وجہ سے ہو رہی ہو، تو کسی مسیحی پیشہ ور مشیر سے مدد لینا مناسب ہے۔

ہم جنس پرستی کے بارے میں بائبل کی تعلیم

خدا نے شادی کو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ایک عمر بھر کے پختہ تعلق کے طور پر ترتیب دیا ہے۔ خدا نے دیکھا کہ آدم کو ایک مددگار کی ضرورت ہے (پیدائش 2:18)۔ "مددگار" کا مطلب ایسا تھا ہے جو دوسرے سے مختلف ہو لیکن مددگار طور پر مطابقت رکھتا ہو۔ خدا نے آدم کے لیے کسی اور مرد کو نہیں بلکہ ایک عورت کو تخلیق کیا (پیدائش 2:22)۔ تخلیق کی یہ کہانی پوری انسانیت کے لیے شادی کا عمومی اصول فراہم کرتی ہے۔ شادی میں، ایک مرد اور ایک عورت ایک منفر د طور پر یکجا ہوتے ہیں (پیدائش 2:24)۔

یسوع نے شادی کے بارے میں خدا کے منصوبے پر بات کی (متی 19:4-6)۔ انہوں نے پیدائش کی کتاب کا حوالہ دیا اور بیان کیا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر ایک انوکھے اور دائمی رشتے میں بندھ جاتے ہیں۔

پولس رسول نے بھی شادی کے بارے میں کئی بیانات دیے۔ انہوں نے کہا کہ شادی ہمیں مسیح اور کلیسیا کے تعلق کے بارے میں سکھاتی ہے (افسیوں 5:22-33)۔ افسیوں میں، انہوں نے شوہروں اور بیویوں کے رشتے پر زور دیا اور پیدائش اور متی کے حوالے سے یہ بتایا کہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان ایک خاص رشتہ ہوتا ہے (افسیوں 5:31)۔ اس حوالے سے واضح ہے کہ شادی ایک مرد اور عورت کے درمیان رشتہ ہے۔

احبار کی کتاب میں خدا کے قانون کی تفصیلی وضاحت اسرائیل کے لیے دی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اگر کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ عورت کے ساتھ تعلق رکھنے کی طرح تعلق رکھے تو یہ مکروہ ہے (احبار 18:22)۔ ہم جنس پرستی میں ملوث دونوں افراد کی سزا موت تھی، کیونکہ دونوں نے گھناؤنا گناہ کیا تھا (احبار 20:13)۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ احبار کی کتاب کے احکام آج کے لوگوں پر لاگو نہیں ہوتے۔ یہ درست ہے کہ احبار کے کچھ احکام رسی عبادات سے متعلق تھے، لیکن احبار 18-20 میں دیگر جنسی بدکاریوں کو بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے، جیسے متربی رشتہ داروں سے جنسی تعلق، جانوروں کے ساتھ مباشرت، اور بیٹی کو جسم فروشی کے لیے پیش کرنا۔ ان ابواب میں مزید احکام میں بچوں کی متربانی، چوری، بت پرستی، بہرے یا نابینا افراد کے ساتھ بدسلوکی، عنریوں پر ظلم، غنیر ملکیوں سے بدسلوکی، اور دھوکہ دہی شامل ہیں۔ یہ واضح ہے کہ یہ احکام خدا کے اخلاقی اور عدالتی اصولوں پر مبنی ہیں، جو ہر قوم اور ہر زمانے کے لیے لاگو ہوتے ہیں۔

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے رومیوں 18:1-32 پڑھنا چاہیے۔

یہ حوالہ اس بیان سے شروع ہوتا ہے کہ خدا کی عدالت ان تمام لوگوں پر آنے والی ہے جو جان بوجھ کر خدا کی بغاوت کرتے ہیں۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگوں نے سچے اور واحد خدا کو رد کیا تو وہ بت پرستی میں مبتلا ہو گئے، یعنی مخلوقات کی پرستش کرنے لگے۔ سچائی کو مسترد کرنے کے نتیجے میں وہ جنسی گناہوں میں ملوث ہو گئے، حتیٰ کہ ہم جنس پرستی تک جا پہنچے۔ اس حوالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک ہی جنس کے لوگوں کے درمیان جنسی تعلق فطرت کے خلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حوالہ صرف ہم جنس پرستی کے ذریعے زبردستی کے تعلقات (ہم جنس پرستی کے ریپ) کے بارے میں ہے، لیکن اس میں واضح طور پر ذکر ہے کہ لوگ مسل کر عنلا کام کرتے رہے اور ان کے اعمال کا بدلہ پایا۔ اس لیے یہ رضامندی کے ساتھ کیے گئے ہم جنس پرست تعلقات کے بارے میں بھی بات کرتا ہے۔ یہ حوالہ آگے مختلف قسم کے گناہوں کو بیان کرتا ہے اور خدا کے خلاف بغاوت کے رویے کو ظاہر کرتا ہے۔

پولس رسول نے ہم جنس پرستی کو ان دیگر گناہوں کے ساتھ شامل کیا ہے جن کی خدا مذمت کرتا ہے (1 کرنتھیوں 6: 10-9، 10-9:1 تیمتھیس)۔

کلیسیا کی ذمہ داریاں

کچھ کلیسیائیں ان لوگوں کے ساتھ محبت کا اظہار کرنے کے طریقے تلاش کرنے میں مشکل محسوس کرتی ہیں جو جنسی گناہ میں مبتلا ہیں۔ کچھ کلیسیائیں مختلف اقام کے جنسی گناہ کو عام، فطری اور ناگزیر سمجھ کر ان کی پردہ پوشی کرتی ہیں۔

◀ جنسی اخلاقیات کے مسائل کے حوالے سے کلیسیا کی کچھ ذمہ داریاں کیا ہیں؟

راستبازی کی تعلیم دینا اور اس سے محبت رکھنا

کبھی کبھی کلیسیا ان اقسام کے حبسنی گناہ کے بارے میں بے پرواہ ہوتی ہے جنہیں وہ کم نقصان دہ اور کم بگاڑ پیدا کرنے والے سمجھتی ہے۔ مثال کے طور پر، وہ یہ فرض کر لیتی ہے کہ بہت سے نوجوان غیر شادی شدہ افراد حبسنی تعلقات قائم کریں گے، بجائے اس کے کہ وہ انہیں آزمائش پر فتح حاصل کرنے کی تعلیم دے۔ ایسا ننداروں کو خدا کے پاکیزہ زندگی کے معیار کو بلند رکھنا چاہیے اور حبسنی تعلقات کو شادی کے لیے مخصوص کرنا چاہیے۔

کلیسیا کا پیغام اتنا ہی واضح ہونا چاہیے جتنا کہ بائبل کی تعلیمات۔ خدا ان تمام لوگوں کا انصاف کرے گا جو شادی کے بندھن کے بغیر حبسنی تعلقات میں ملوث ہوں گے (عبرانیوں 13:4)۔ ایسا ننداروں کو کسی شخص کی حبسنی بے راہ روی کو قابل تعریف نہیں سمجھنا چاہیے۔ مسیح کے پیروکاروں کو حبسنی گناہ پر لطف نہیں بنانے چاہئیں۔ دنیا یہ سکھاتی ہے کہ حبسنی گناہ کو حمل اور بیماری سے بچنے کے لیے تباہی میں رکھنا چاہیے، لیکن کلیسیا کا پیغام اس سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ کلیسیا کو سکھانا چاہیے کہ حبسنی گناہ غم، خاندانوں کی تباہی، بڑھتی ہوئی آزمائش، بے اطمینانی اور گناہ کے احساس کا سبب بنتا ہے۔

انجیل کی منادی

کلیسیا کو تمام گناہگاروں سے محبت کرنی چاہیے اور مسیح کے فضل اور معافی کی پیشکش کرنی چاہیے۔

یہ گناہ نہیں کہ ایک شخص آزمائش کا سامنا کرے؛ خود مسیح بھی آزمایا گیا، مگر انہوں نے گناہ نہیں کیا (عبرانیوں 4:15)۔ کلیسیا کو کسی شخص کو محض آزمائش میں پڑنے کی وجہ سے مایوسی یا مذمت کا احساس نہیں دلانا چاہیے، چاہے وہ آزمائش کسی بھی قسم کی حبسنی بے راہ روی کی طرف لے جاتی ہو۔ عنایت و اہمیت ہر فرد میں مختلف ہو سکتی ہیں، لیکن ہر انسان ایک گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جو گناہ کی طرف راغب کرتی ہے۔

ایک پادری یہ محسوس کر سکتا ہے کہ اسے خاص طور پر اس مسئلے پر مشورہ دینے کے لیے تربیت نہیں دی گئی، لیکن وہ کسی بھی دوسرے گناہ کے معاملے میں مدد کرنے کی طرح اس مسئلے میں بھی مدد کر سکتا ہے۔ (اس سبق کے اگلے دو حصے مزید مخصوص مشورہ فراہم کرتے ہیں کہ ایسا ننداروں کو حبسنی بے راہ روی کی آزمائش پر کیسے فتح پانی چاہیے۔)

◀ جب کلیسیا کا کوئی رکن حبسنی گناہ میں ملوث ہو جائے تو کلیسیا کو کیا کرنا چاہیے؟

گناہگار کی بحالی

گلتیوں 1:6 بیان کرتا ہے کہ کلیسیا کو گناہ میں گرنے والے رکن کو بحال کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص اپنی خدمتی ذمہ داری کو برقرار رکھے یا گناہ کے فوراً بعد دوبارہ کسی خدمتی عہدے پر فائز کر دیا جائے۔ بحالی کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا اس شخص کو محبت اور دیکھ بھال کے ساتھ دوبارہ مقبول کرے۔ اگر وہ رکن سچے دل سے توبہ کرتا ہے، تو خدا اور کلیسیا دونوں اسے معاف کرتے ہیں۔ کلیسیا کو روحانی احتساب فراہم کرنا چاہیے تاکہ وہ فسح مند زندگی گزار سکے اور روحانی طور پر مضبوط ہو۔ جیسے جیسے بحال شدہ ایماندار احتساب کے دائرے میں زندگی گزارتا ہے، وہ آہستہ آہستہ اپنے ایمانی حساندان کا اعتماد دوبارہ حاصل کر سکتا ہے۔

اگر کوئی غیر شادی شدہ لڑکی حاملہ ہو جائے، تو کلیسیا کو اسے کلیسیا کی رفاقت سے خارج نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کی روحانی بحالی کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر وہ توبہ کرتی ہے اور روحانی احتساب میں شامل ہو جاتی ہے، تو وہ معاف کر دی جاتی ہے۔ اس کا گناہ اس سرمد کے گناہ سے زیادہ نہیں ہے جو اس میں ملوث تھا۔ بعض اوقات، صرف لڑکی کو سخت سزا دی جاتی ہے کیونکہ اس کے گناہ کا نتیجہ واضح ہوتا ہے۔

بعض جگہوں پر، کلیسیا ناچار ناپسندیدہ ہونے والے بچے کے ساتھ امتیازی سلوک کرتی ہے، جو کہ غلط ہے، کیونکہ یہ بچے کا قصور نہیں ہے۔ کلیسیا کا بچے سے محبت اور تسلیت کا اظہار کرنا یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ گناہ کو بحال فرما دے رہی ہے۔

کمزوروں کی حفاظت

کچھ معاشروں میں، وہ والدین جو اپنی غیر شادی شدہ بیٹی کے حمل کی وجہ سے شرمندگی محسوس کرتے ہیں، اپنی حساندانی عزت بچانے کے لیے پیدائش سے قبل بچے کو مارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن قتل کے لیے کبھی کوئی حبانہ وجہ نہیں ہو سکتی (خروج 20:13)۔ پیٹ میں پلٹنے والا ہر بچہ خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے۔ (پیدائش 9:6، زبور 139:13-14)۔ اس لڑکی کے بچے کو محفوظ، محبت اور پرورش دی جانی چاہیے۔

عسرت کا متبادل فراہم کرنا

کلیسیا ایمانداروں کا ایک حساندان ہے۔ صرف گناہوں کی مذمت کرنا کافی نہیں، بلکہ کلیسیا کو اپنے ارکان کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص گناہ کے ذریعے مالی مدد حاصل کر رہا ہو، تو کلیسیا کو اسے حبانہ ذریعہ معاش فراہم کرنے میں مدد دینی چاہیے۔

مثال: چند لڑکیاں ایک بڑی کلیسیا میں عبادت کے لیے آتی تھیں اور پرستش کے گروہ میں شامل تھیں۔ ان کے حناندان بہت عنریب تھے۔ یہ لڑکیاں سردوں کے ساتھ غیر اخلاقی تعلقات میں ملوث ہو گئی تھیں تاکہ وہ اپنے حناندانوں کی مالی مدد کر سکیں۔ ایسی صورت میں کلیسیا کو کیا کرنا چاہیے؟

◀ آپ کی کلیسیا کو گناہ آلودہ طرز زندگی سے نکلنے میں لوگوں کی مدد کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

آزمائش کا سامنا کرنے والوں کے لیے مدد

ہم نے اس سبق میں بہت سے مشکل موضوعات پر گفتگو کی۔ ممکن ہے کہ ان میں سے کئی مسائل سے گزرنے والے تارین موجود ہوں۔ کچھ تارین کلیسیا کے رہنما ہیں جو دیگر ایمانداروں کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں جو آزمائشوں کا سامنا کر رہے ہیں۔

کسی بھی قسم کی آزمائش ہو، کچھ مخصوص رویے اور سوچنے کے طریقے ہیں جو ایماندار کو فتح مند بننے میں مدد دے سکتے ہیں۔ مسیح کے پیروکار کے لیے مددگار چیزیں:

1. اپنے تعلق کو مسیح کے ساتھ مکمل طور پر وابستہ رکھنا (متی 24:16-27)۔ جس بنی بدکاری کی آزمائش، ہر آزمائش کی طرح، شیطان کا آپ کی جان پر حملہ ہے (1 پطرس 2:11)۔ وہ صرف چڑانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو آتا ہے (یوحنا 10:10)۔ آپ کو اپنی جان بچانے کے لیے اس سے بھاگنا چاہیے (2 تیمتھیس 2:22)۔
2. یقین رکھنا کہ یسوع منکر کرتا ہے (زبور 139:1-3، 1 پطرس 5:6-10)۔ وہ آپ کے ایمان، جسمانی ضروریات اور پاکیزگی کی منکر کرتا ہے۔ اپنی انسانیت میں، اس نے ان جسمانی اور ذہنی آزمائشوں کا سامنا کیا جو ہم کرتے ہیں، اور اس کے پاس وہ فضل ہے جس کی ہمیں فتح کے لیے ضرورت ہے (عبرانیوں 4:14-16)۔
3. شیطان کے جھوٹ پر یقین نہ رکھنا (یوحنا 8:44)۔ شیطان آپ سے کہہ سکتا ہے: "یسوع کو کوئی پرواہ نہیں، ورنہ وہ تم سے جس بنی خواہشات لے لیتا جو تمہیں پریشان کر رہی ہیں۔" مگر 1 پطرس 5:7-8 بتاتی ہے کہ یسوع کو پرواہ ہے، اور شیطان ہی وہ ہے جو ہمیں تباہ کرنا چاہتا ہے۔ شیطان جھوٹا الزام لگاتا ہے کہ جس بنی خواہش رکھنا گناہ ہے (مکاشفہ 12:

(10)

4. یسوع پر توحب مسر کوز کرنا اور اس کی حمد کرنا (زبور 105:3-4)۔ شیطان آپ کے ایمان اور خدا کے ساتھ تعلق کو تباہ کرنا چاہتا ہے (یوحنا 10:10)۔ مگر یسوع کی خواہش ہے کہ آپ کا ایمان مضبوط ہو اور آپ اس کے جلال کے لیے زندگی گزاریں (1 پطرس 5:1-9)۔ جب آپ یسوع کی عبادت پر دھیان دیتے ہیں، تو وہ آپ کی مدد کے لیے موجود ہوتا ہے (زبور 1:46)۔

5. خدا کے کلام پر غور کرنا (زبور 119:9)۔ خدا کے کلام کو پڑھنا، سننا اور اس پر غور کرنا آزمائش کے وقت میں آپ کو ثابت قدم رکھے گا۔ جب یسوع کی آزمائش ہوئی، تو اس نے کلام مقدس کا استعمال کر کے فسخ پائی (متی 4)۔ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

6. یسوع کا شکر ادا کرنا کہ اس نے جنسی خواہشات رکھی ہیں، اور آزمائش پر فتا بھونپانے کے لیے دعا کرنا (2 کرنتھیوں 7:12-9)۔ آپ اپنی فطری خواہشات کے لیے شکر گزار ہو سکتے ہیں، کیونکہ یہ خدا کے تخلیقی منصوبے کا حصہ ہیں اور یہ آپ کو یسوع پر انحصار کرنے اور اس کی قوت تلاش کرنے کا موقع دیتی ہیں۔ آپ کی کمزوری آپ کے ایمان میں نشوونما کا موقع منراہم کرتی ہے۔

7. کم از کم ایک بالغ اور خدا پرست شخص کے سامنے جو ابدہ رہنا (گلتیوں 6:2)۔ کسی پختہ ایماندار (جو آپ کا ہم جنس ہو) کے ساتھ ایمان داری اور کھلے دل سے بات کرنا بہت مددگار ہوگا۔ وہ آپ کے لیے دعا کریں گے اور آپ کی رہنمائی کریں گے۔ اپنے مسائل پر گفتگو کرنا آپ کو پاکیزگی برقرار رکھنے اور ایمان میں مضبوط رہنے میں مدد دے گا۔

8. دوسروں کی خدمت کرنا اور ان کی ضروریات پر توحب دینا (فلپیوں 2:3-5)۔ اپنی خواہشات اور ضروریات پر ضرورت سے زیادہ توحب دینے کے بجائے دوسروں کی خدمت کرنے میں مصروف رہیں۔

9. صحیح وقت پر خدا کی مرضی کے مطابق شادی کرنا (امثال 5:15، 18-19)۔ (آئندہ اسباق میں شادی کے لیے دانشمندانہ انتخاب کرنے پر بات کی جائے گی)۔

◀ ان میں سے کون سی باتیں آپ کے لیے نئی ہیں؟ آپ نے اپنی زندگی میں کن باتوں کو مددگار پایا ہے؟

◀ کون سے دوسرے رویے یا سوچنے کے طریقے آپ کے لیے فائدہ مند رہے ہیں؟

شادی سے پہلے اخلاقی پاکیزگی

نوجوانوں کو شادی سے پہلے سخت آزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے لیے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ انہیں ایک ایسا حیوان ساتھی چاہیے جو وفادار ہو۔²¹ انہیں کسی ایسے شخص کے ساتھ تعلق کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے جو شادی کے بغیر وقتی لذت چاہتا ہو۔ انہیں کسی ایسے شخص کے ساتھ تعلق کے بارے میں بھی نہیں سوچنا چاہیے جو ایمان میں مضبوط نہ ہو (1 کرنتھیوں 7:39)۔ انہیں صرف ایسے شخص پر غور کرنا چاہیے جو وفادار شریک حیات اور اچھا والد / والدہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

جوں جوں اچھی شادی کا خواہاں ہو، اسے خود بھی ایک وفادار اور پختہ مسیحی ہونا چاہیے تاکہ صحیح قسم کا شخص اس کی طرف متوجہ ہو (امثال 3:4-8)۔ ایک شخص اچھے کردار کا مظاہرہ اپنے مناسب رویے اور باحیال لباس سے کرتا ہے (1 تیمتھیس 2:9-10)۔ جو لوگ مخالف جنس کے ساتھ لاپرواہی سے پیش آتے ہیں، وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ عنلط خواہشات پر مبسٹی تعلقات کے لیے تیار ہیں (1 تھسلونیکیوں 4:1-7)۔ جو شخص ایسا لباس پہنتا ہے جو عنلط خواہشات کو ابھارتا ہے، وہ ایسے شخص کو متوجہ کرتا ہے جو بغیر کسی ذمہ داری کے لذت چاہتا ہے (امثال 7)۔

خدا نے والدین، پادریوں اور دیگر مسیحی رہنماؤں کو دیا ہے تاکہ وہ رویے، لباس اور تعلقات کے انتخاب میں رہنمائی فرماہم کریں۔ جب نوجوان لوگ خدا کی فرمانبرداری میں ان رہنماؤں کے تابع ہوتے ہیں، تو انہیں خدا کی بہترین برکتیں ملتی ہیں اور وہ بہت سی آزمائشوں اور نقصان سے محفوظ رہتے ہیں۔

◀ طلب کو 1 پطرس 5:5 اور عبرانیوں 13:17 پڑھنا چاہیے۔

یہ بچوں اور نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے والدین اور روحانی رہنماؤں کی حکمت اور قیادت کے تابع رہیں۔ اور یہ رہنماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کو آزمائش پر مستح مند زندگی گزارنے میں مدد دیں۔

◀ طلب کو رومیوں 13:14 اور 1 کرنتھیوں 13:10 پڑھنا چاہیے۔

خدا ایمانداروں کو ایسی آزمائش میں نہیں پڑنے دیتا جو ان کی برداشت سے باہر ہو۔ اگر وہ چاہیں تو اس سے بچ سکتے ہیں۔ موجود ہوتا ہے۔ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آزمائش سے دور بھاگیں (2 تیمتھیس 2:22)۔ تاہم، والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو غییر ضروری آزمائشوں سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ والدین تین طریقوں سے یہ کام کر سکتے ہیں:

²¹ امثال 31:12-11، تیمتھیس 3:11-12، ملامکی 2:14-16 اور امثال 6:16-17 ملاحظہ کریں۔

1. واضح ہدایات دینا کہ بچے کیا کریں اور کیا نہ کریں، کن کے ساتھ رہیں، اور کہاں جائیں (افسیوں 6:1-4)۔ والدین کو بچوں کو ایسی جگہوں پر جانے سے روکنا چاہیے جہاں ان کی ناپختگی انہیں آزمائش سے بچانے کے قابل نہ ہو۔ مثال کے طور پر، اگر ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی کسی نجی جگہ پر اکیلے ہوں، تو وہ عنایتاً رویے کی آزمائش میں پڑ سکتے ہیں۔
2. بچوں کو آزمائش کے معاملات میں جوابدہ بنانا۔ والدین کو اپنے نوجوانوں کے ساتھ دعا کرنی چاہیے اور ان کی زندگی کے بارے میں سوالات کرنے چاہیے۔ جوابدہی کی تائید والدین اور بچوں کے تعلقات کی مضبوطی پر منحصر ہے۔ اگر بچہ والدین پر بھروسہ نہیں کرتا کہ وہ محبت، قبولیت اور حمایت فراہم کریں گے، تو وہ اپنی ناکامیوں کا اعتراف نہیں کرے گا۔

3. نوجوانوں کو بائبل مشورہ دینا۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو سکھائیں کہ وہ ہر معاملے پر بائبل اصولوں کے مطابق غور کریں (امثال 1:4-9، امثال 1:7، 4-5)۔ انہیں اپنے بچوں کے ساتھ ان خطروں پر بات کرنی چاہیے جو وہ دیکھتے ہیں۔ انہیں یہ سکھانا چاہیے کہ وہ اپنے ممکنہ فیصلوں پر غور کریں اور یہ سمجھیں کہ آزمائش سے کیسے بچنا ہے اور اگر وہ آزمائش میں پڑ جائیں تو کیا کرنا چاہیے۔

کلیسیا کو اپنی ثقافت سے مختلف ہونا چاہیے جب وہ بائبل اخلاقیات کا دفاع کرے۔ بہت سی ثقافتیں جسٹس گناہ کو سنجیدہ نہیں لیتیں۔ وہ توقع کرتی ہیں کہ غیر شادی شدہ نوجوان جسٹس تعلقات رکھیں گے۔ کلیسیا کو گناہ کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے۔ کلیسیا کو یہ فرض نہیں کرنا چاہیے کہ نوجوانوں میں جسٹس گناہ معمول کی بات ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ بدکار ہیں، انہیں مسیح کی بادشاہی میں کوئی میراث نہیں ملے گی (افسیوں 5:5)۔

◀ کلیسیا کس طرح ان نوجوانوں کی مدد کر سکتی ہے جو دنیاوی آزمائشوں کا سامن کر رہے ہیں؟

◀ طلبہ کو افسیوں 3:5-7 اور عبرانیوں 4:13 پڑھنا چاہیے۔

شادی سے پہلے کے تعلقات کا دور جسٹس تعلقات کے آغاز کے لیے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب مرد اور عورت اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ان کی روحانی اور بائبل ترجیحات ایک جسیبی ہیں۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب وہ ایک دوسرے کی شخصیت کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں تاکہ وہ ایک دوسرے پر بھروسہ کر سکیں اور دائمی رفاقت کے لیے تیار ہوں۔ اگر وہ ایک دوسرے کے کردار پر بھروسہ کرنے کے قابل نہ ہوں، تو انہیں یہ تعلق ختم کر دینا چاہیے اور شادی نہیں کرنی چاہیے۔

کچھ معاشروں میں شادی کو غیر ضروری حد تک مہنگا بنا دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے جوڑے شادی میں تاخیر کرتے ہیں۔ بعض اوقات، لوگ کئی سال ایک ساتھ رہتے ہیں اور بچے پیدا کر لیتے ہیں، لیکن شادی نہیں کرتے کیونکہ وہ شادی کی مہنگی رسوم پوری نہیں کر سکتے۔ بعض جوڑے اپنی شادی کے احراجات کی وجہ سے طویل عرصے تک مالی مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں۔ کلیسیا کو ایک ایسا ایمان کا معاشرہ ہونا چاہیے جو شادی کا ایک مختلف ماڈل پیش کرے۔ مسیحی شادی ان افراد کے لیے ہے جو خدا اور ایک دوسرے کے لیے مکمل طور پر وقف ہوں۔ شادی کو اتنا مہنگا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ تاخیر یا مالی مشکلات کا سبب بنے۔

◀ مسیحی شادی کن طریقوں سے معاشرتی شادی کی رسومات سے مختلف ہونی چاہیے؟

بچوں کو خدا کے مقصد اور حبسنی اصولوں کی تعلیم دینا

بچے حبسنی معاملات کے حوالے سے باتیں سنتے اور دیکھتے ہیں۔ وہ لوگوں سے صحیح اور غلط کے بارے میں مختلف آراء سنتے ہیں۔ بچوں میں بالآخر حبسنی جذبات، خواہشات اور آزمائشیں پیدا ہوں گی، اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ مسیحی والدین ان کے سامنے وضاحت کریں کہ خدا حبسنی معاملات کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔ بچوں کو حبسنی عمل کی تفصیلات نہیں معلوم ہونی چاہئیں، کیونکہ وہ شادی کے قابل نہیں ہوتے، اور اس طرح کی معلومات ان کے لیے غیر ضروری آزمائشوں کا باعث بن سکتی ہیں۔

بچوں کو خدا کے منصوبے اور اس کی فرمانبرداری کی ذمہ داری کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ آزمائش کا سامن کریں گے اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اپنی حبسنی خواہشات پر قابو پانے کے لیے تیار رہیں، جب تک کہ وہ شادی کے بندھن میں نہ بندھ جائیں۔

یہ درج ذیل مواد بچوں کو مسیحی نظریے کے مطابق حبسنی معاملات کی تعلیم دینے کے لیے مفید ہے، بغیر حبسنی عمل کی تفصیلات میں جانے۔ یہ سادہ انداز میں لکھا گیا ہے، جس طرح بچوں سے گفتگو کی جاتی ہے۔

بچوں سے گفتگو

◀ پیدا نش 2:7، 18-24 کو بچے کے ساتھ تلاوت کریں۔

یہ حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے پہلے مرد اور عورت کو کس طرح پیدا کیا اور انہیں ایک خاص رشتے میں جوڑا۔

خدا نے شادی کو ایک خاص رشتے کے طور پر تخلیق کیا، جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ہوتا ہے۔ شادی شدہ جوڑے کے درمیان ایک خاص محبت ہوتی ہے۔ ان کے تعلقات کا ایک حصہ ایک خاص خوشی ہے، جو وہ نجی طور پر اپنے جسموں کے ملاپ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں، جسے "جنسی تعلق" کہا جاتا ہے۔ خدا نے جنسی تعلق کو شوہر اور بیوی کے لیے خوشی کا ذریعہ بنایا اور بعض اوقات اس کے ذریعے بیوی کو حمل ٹھہرتا ہے۔

چونکہ جنسی تعلق ایک خاص خوشی منراہم کرتا ہے، اس لیے مرد اور عورت میں ایک فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے جسم کو دیکھیں اور چھوئیں اور ایک دوسرے کی توجہ حاصل کریں۔

بائبل میں خدا ہمیں سکھاتا ہے کہ جنسی تعلق شوہر اور بیوی کے لیے اچھا اور جائز ہے۔ لیکن خدا یہ بھی واضح کرتا ہے کہ شادی کے بغیر جنسی تعلق سختی سے منع ہے۔ خدا نے ہمیں جنسی معاملات کے بارے میں قوانین دیے ہیں اور ان کے کم از کم چار بڑے معاصد ہیں:

(1) جنسی خوشی صرف شادی کے لیے بنائی گئی ہے۔

خدا نے جنسی تعلق کو شادی کے رشتے کا ایک خاص حصہ بنایا ہے۔ حالانکہ کسی بھی مرد اور عورت کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ اس عمل میں شامل ہونا ممکن ہے، لیکن یہ خوشی صرف اس وقت حقیقی اور مکمل ہوتی ہے جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ نکاح میں بندھ چکے ہوں۔ اس لیے جو لوگ شادی کے قابل نہیں ہیں، انہیں اس عمل میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔

(2) جنسی خواہشات بہت طاقتور ہوتی ہیں۔

یہ غلط نہیں ہے کہ کسی میں جنسی خواہشات پیدا ہوں، کیونکہ خدا نے انہیں پیدا کیا ہے۔ لیکن حبان بوجھ کر کسی ایسی چیز کو دیکھنا یا سوچنا جو ان خواہشات کو بڑھادے، غلط ہے۔ اس لیے:

- شادی کے بغیر، ایسا کوئی کام نہ کریں جو جنسی خواہشات کو بڑھائے، جیسے کسی کے جسم کو حبان بوجھ کر دیکھنا یا اس کے بارے میں سوچنا۔
- شادی کے بغیر، کسی کو ایسے طریقے سے نہ چھوئیں جو دونوں میں جنسی خواہشات کو بڑھائے۔
- غلط کاموں کے بارے میں تصوراتی خیالات رکھنے سے گریز کریں۔
- ایسی تصاویر یا ویڈیوز نہ دیکھیں جن میں لوگ غلط کام کر رہے ہوں اور انہیں دیکھ کر لطف اندوز نہ ہوں۔

• ایسا لباس نہ پہنیں جو دوسروں میں غلط جذبات پیدا کرے یا انہیں گناہ کے خیالات کی طرف لے جائے۔

• ایسا رویہ یا گفتگو نہ اپنائیں جو یہ ظاہر کرے کہ آپ غلط کام کرنا چاہتے ہیں۔

(3) ہماری خواہشات ہمیں صحیح اور غلط کی پہچان نہیں کرا سکتیں۔

جانور اپنے جذبات اور خواہشات کے تابع ہوتے ہیں۔ ہم جانور نہیں ہیں؛ ہم خدا کی صورت پر بنائے گئے ہیں۔ اسی لیے ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور پھر صحیح فیصلے کرنے چاہئیں۔ ہمیں اپنے جذبات اور خواہشات کے زیر اثر نہیں آنا چاہیے۔ بعض اوقات ہماری خواہشات درست ہوتی ہیں، اور بعض اوقات نہیں۔ ہماری خواہشات ہمیں یہ نہیں بتا سکتیں کہ کب جنسی تعلق جائز ہے۔ اپنی خواہشات کی پیروی کرنے کے بجائے، ہمیں خدا کی روح کی مدد سے بائبل کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

(4) جنسی تعلق سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔

خدا نے یہ ترتیب دی ہے کہ بچے محبت کے رشتے سے پیدا ہوں۔ اس نے ایسا نظام بنایا ہے کہ بچوں کو بڑے ہونے کے لیے کئی سال ایک ایسے خاندان میں گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے جو ان سے محبت کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے۔ وہ بچہ جس کے والد اور والدہ آپس میں شادی شدہ نہیں ہوتے، عام طور پر ماں اور باپ دونوں کی مکمل پرورش اور دیکھ بھال حاصل نہیں کر پاتا جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔

مندرجہ بالا چار حقیقتوں کو سمجھتے ہوئے، جو لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہیں اور بہترین زندگی گزارنا چاہتے ہیں، وہ خدا کی ہدایات پر عمل کریں گے۔ وہ ایسے محتاط عادات اپنائیں گے جو انہیں خدا کی نامنبرمانی کے وسوسوں سے بچنے میں مدد دیں گی۔

ایک بچے کی دعا

پیارے خدا،

میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے مجھے (لڑکا/ لڑکی) بنایا۔ میں تیری شکر گزاری کرتا ہوں کہ تو نے شادی کے لیے ایک خاص اور اچھا منصوبہ بنایا ہے۔ برائے مہربانی میری مدد کر کہ میں اپنی پوری زندگی تجھ سے محبت کروں اور تیری نامنبرمداری کروں۔ تو ہر چیز دیکھتا اور جاننا ہے، برائے مہربانی مجھے سیدھے راستے پر چلنے میں مدد کر۔ میں چاہتا ہوں کہ میری سوچیں اور میرے اعمال تجھے پسند آئیں۔ مجھے ایک اچھا نمونہ بننے میں مدد دے تاکہ

میرے دوست بھی تیری فرمانبرداری کریں۔ جب میں بڑا ہوں، تو مجھے ایک اچھا (شوہر / بیوی) بننے میں مدد دے، جیسا تو چاہتا ہے۔

آمین۔

دعا

اے آسمانی باپ،

تیرا شکر ہو کہ تو نے ہمیں اپنی صورت پر بنایا اور ہماری زندگی کو مقصد اور معنی بخشا۔ تیرا شکر ہو کہ تو نے جنس کو پیدا کیا تاکہ ہم تیری شبیہ کو منعکس کر سکیں۔

تیرا شکر ہو کہ تو نے نکاح میں انسانی فطرت اور جسمی تعلقات کے لیے ایک اچھا منصوبہ اور مقصد مقرر کیا۔

ہم ان تمام طریقوں سے توبہ کرتے ہیں جن میں ہم نے تیرے کلام کی نافرمانی کی۔ براہ کرم ہمیں یسوع کے نام میں دھو، معاف کر، اور پاک کر (1 کرنتھیوں 6:11)۔ ہمیں گناہ کی عنلامی سے آزاد کر (رومیوں 6:6-7)۔ ہم اب اپنے بدن تیرے حضور پیش کرتے ہیں اور تیرے راست کام کرنے کا عہد کرتے ہیں (رومیوں 6:13-14)۔

ہمیں راستبازی کی سوچ اور طرز عمل سیکھنے کے قابل بنا (1 تیمتھیس 7:4، زبور 3:23)۔ ہمارے خیالات اور اعمال ہمیشہ تیری نظر میں پسندیدہ ہوں (زبور 19:14)۔ تیرا شکر ہو کہ تو نے ہمیں ہر آزمائش میں فتح دینے کا وعدہ کیا ہے (1 کرنتھیوں 13:10)۔

آمین۔

(1) گلتیوں 5:16-6:9 پڑھیں اور اس سبق میں زیر بحث موضوعات پر غور کریں۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تحریری طور پر دیں:

- جسمانی خواہشات (5:16) اور جسم کے اعمال (5:19) میں کیا فرق ہے؟
- جو لوگ جسم کے اعمال کرتے ہیں، ان سے متعلق دو کیا باتیں وعدہ کی گئی ہیں؟ (5:21-19، 6:7-8)
- ایک ایماندار جسم کی خواہشات کی پیروی نہ کرنے کی طاقت کیسے حاصل کر سکتا ہے؟ (5:16، 22-23، 25)
- آزمائش کے وقت ایماندار کو کون سی سچائیاں یاد رکھنی چاہئیں جو اسے فتح پانے میں مدد دیں؟ (اس حوالہ سے کم از کم چار بیان کریں۔)
- اس حوالہ میں ایمانداروں کو کون سی ہدایات دی گئی ہیں؟ (کم از کم چار بیان کریں۔)
- ایمانداروں کی ایک دوسرے کے لیے کیا ذمہ داریاں ہیں؟ (گلتیوں 6:1-2، 6)

(2) رومیوں 6:1-23 پڑھیں۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

- یہ حوالہ ہر ایماندار کے بارے میں کون سی حقیقتیں بیان کرتا ہے؟ (6-8 نکات لکھیں۔)
- ایمانداروں کو کون سے فیصلے کرنے چاہئیں کیونکہ یہ حقیقتیں ان پر لاگو ہوتی ہیں؟ (6-8 نکات لکھیں۔)
- ایک ایماندار گناہ کی آزمائش کے وقت فتح کی توقع کیوں کر سکتا ہے؟ (ایک پیرا گراف لکھیں۔)

(3) رومیوں 8:1-14 پڑھیں اور اس حوالہ میں موجود سچائیوں پر مبسنی ایک دعا لکھیں۔

(4) رومیوں 6:11-14 اور کلسیوں 3:5-7 کو زبانی یاد کریں۔ اگلی کلاس کے آغاز میں ان حوالہ جات کو تحریری یا زبانی طور پر سنائیں۔

سبق 5

غیر شادی شدہ زندگی

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

(1) غیر شادی شدہ زندگی کو بائبل نقطہ نظر سے سمجھے۔

(2) شادی اور غیر شادی شدہ زندگی کے بارے میں بائبل ترجیحات کی شناخت کرے۔

(3) اس زندگی کے دور میں اخلاقی پاکیزگی، دیندار کردار، اور بامقصد خدمت کا عہد کرے۔

(4) یسوع کو بطور خداوند سپرد کرے اور اس میں مکمل ہو جائے۔

یسوع کی عبادت، چاہے غیر شادی شدہ ہو یا شادی شدہ

اسٹیفن اور سارہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ آیا شادی ان کے لیے خدا کی مرضی ہے یا نہیں۔ سارہ حبانہ تھی کہ اگر وہ اسٹیفن سے شادی کرتی۔ جو کہ ایک مشنری تھ۔ تو اس کی زندگی کئی طریقوں سے بدل جائے گی۔ اسے ایک نئے ملک حبانہ پڑے گا، ایک نئی زبان سیکھنی پڑے گی، اور ایک نئی ثقافت کو اپنانا پڑے گا۔ وہ حبانہ تھی کہ اسے اپنی حبانہ پہچانی اور آرام دہ زندگی چھوڑنی ہوگی۔ اس راہ میں مایوسیوں اور ترسانیاں بھی ہوں گی۔ شادی صرف اپنے شوہر کے ساتھ محبت کا عہد ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ یسوع کے لیے ایمان اور محبت کا عمل بھی ہوتی۔

وقت گزرنے کے ساتھ، اسٹیفن اور سارہ کو احساس ہوا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے موزوں نہیں ہیں اور انہیں شادی نہیں کرنی چاہیے۔ سارہ کو مایوسی ہوئی۔ اس نے اپنی مایوسی کے بارے میں دعا کی۔ اس نے دعا کی کہ خدا اس کی مدد کرے تاکہ وہ اپنی زندگی کے اس دور میں اس کے لیے بامقصد بن سکے۔ دعا کے دوران، اسے احساس ہوا کہ خدا کی مرضی کے آگے سر تسلیم حتم کرنا، اتنا ہی ایمان اور یسوع سے محبت کا عمل ہے جتنا کہ شادی ہوتی۔

اس کو رس میں، ہم شادی کے لیے خدا کے منصوبے کو دریافت کرتے ہیں۔ کلام مقدس سے ہم سیکھتے ہیں کہ خدا نے شادی کے لیے کیا مقصد رکھے ہیں۔ ہم شادی کے بارے میں خدا کی ہدایات پر بات کرتے ہیں اور شادی کو مضبوط بنانے کے عملی طریقوں پر غور کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے شادی کے منصوبے میں کس طرح بھلائی ہے۔

زیادہ تر لوگوں کے لیے شادی خدا کی مرضی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ شادی سے پہلے کئی سال غیر شادی شدہ بالغ کے طور پر گزارتے ہیں۔ بعض اوقات یہ غیر شادی شدہ رہنے کا وقت طویل ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اپنے شریک حیات کی وفات یا طلاق کے بعد ایک اور غیر شادی شدہ دور سے گزرتے ہیں۔ کچھ لوگ کبھی شادی نہیں کرتے۔

کوئی شخص درج ذیل میں سے ایک یا زیادہ وجوہات کی بنا پر غیر شادی شدہ ہو سکتا ہے:

- وہ شادی کے بجائے غیر شادی شدہ رہنے کے فوائد کو پسند کرتے ہیں۔
- وہ شادی کے بارے میں منکر مند ہیں کیونکہ انہوں نے اچھے ازدواجی تعلقات نہیں دیکھے۔
- وہ اس وقت تسلیم یا کیریئر جیسے مقاصد پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔
- وہ شادی کی کوئی جذباتی یا جسمانی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔
- انہیں اچھی شادی کا موقع نہیں ملا۔

چونکہ ایک غیر شادی شدہ شخص کے انتخاب اس کے خدا اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کو بہت زیادہ متاثر کرتے ہیں، اس لیے یہ سبق ایک غیر شادی شدہ ایماندار کی زندگی پر مرکوز ہے۔

یسوع اور پولس نے غیر شادی شدہ زندگی کے بارے میں کیا کہا؟

فریسیوں نے یسوع سے طلاق کے بارے میں ایک سوال پوچھا۔ یسوع کے جواب کو سن کر اس کے شاگردوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ شادی نہ کرنا بہتر ہے (متی 19:10)۔ یسوع، جو اپنی زمینی زندگی میں غیر شادی شدہ اور مجبور رہے، نے جواب دیا کہ زیادہ تر لوگوں کو شادی کی ضرورت ہوتی ہے، اور صرف چند ایک کو طویل مدتی غیر شادی شدہ زندگی گزارنے کی صلاحیت کا تحفہ دیا جاتا ہے (متی 19:11-12)۔

پولس رسول، جو یا تو کبھی شادی شدہ نہیں تھے یا ان کی شریک حیات وفات پا چکی تھیں، نے کرنتھس میں غیر شادی شدہ ایمانداروں کو اسی طرح کی نصیحت کی۔ چونکہ جسمی بدکاری کا خطرہ ہوتا، اس لیے زیادہ تر لوگوں کو شادی کر لینی چاہیے (1 کرنتھوں 7:2-8، 9)۔ پولس جانتے تھے کہ خدا نے شادی میں جسمی تعلق کو ایک اچھے تحفے کے طور پر بنایا

ہے (1 کرنتھیوں 7:7، 1 تیمتھیس 4:1-5، عبرانیوں 13:4)۔ انہوں نے کہا کہ شادی کے بغیر جسمی تعلق نہیں ہونا چاہیے (1 تیمتھیوں 4:3-4)۔

پولس نے غیر شادی شدہ زندگی کے ایک فائدے کو بیان کیا۔ غیر شادی شدہ ایسا انداز اپنی توجہ، توانائی، اور محنت کو خدا کو خوش کرنے اور خدمت میں مشغول کرنے پر مرکوز کر سکتے ہیں (1 کرنتھیوں 7:32-35)۔

پولس غیر شادی شدہ رہے (1 کرنتھیوں 9:5)۔ انہوں نے غیر شادی شدہ رہنے کا انتخاب کیا تاکہ وہ اس مشنری کام پر مکمل توجہ دے سکیں جو خدا نے ان کے لیے مقرر کیا تھا۔ وہ غیر شادی شدہ زندگی کو ایک تحفہ سمجھتے تھے (1 کرنتھیوں 7:7-8)۔ انہوں نے اپنی خدمت میں بہت زیادہ مصیبتیں برداشت کیں (2 کرنتھیوں 11:23-28)۔ یہ مصیبتیں برداشت کرنا اس لیے آسان تھا کہ ان کے ذمہ بیوی یا بچوں کی ذمہ داری نہیں تھی (1 تیمتھیس 5:8)۔

اگرچہ پولس نے پایا کہ غیر شادی شدہ زندگی ان کی خدمت کے لیے فائدہ مند تھی، لیکن کچھ طریقوں سے شادی بھی خدمت کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

◀ آپ نے غیر شادی شدہ زندگی کو خدمت کے لیے کس طرح فائدہ مند پایا ہے؟ آپ نے شادی کو خدمت کے لیے کس طرح فائدہ مند پایا ہے؟

پولس نے کہا کہ شادی کا فیصلہ کرتے وقت درج ذیل باتوں کو مد نظر رکھنا چاہیے:

- مجبور زندگی گزارنے کی ذاتی صلاحیت یا عدم صلاحیت (1 کرنتھیوں 7:9، 36-37)
- موجودہ مشکل حالات، جیسے کہ ایذا رسانی (1 کرنتھیوں 7:26)
- شادی کی ذمہ داریاں (1 کرنتھیوں 7:27-28، 32-35)

صحیح ترجیحات

غیر شادی شدہ زندگی شادی سے بہتر ہے اور نہ ہی شادی غیر شادی شدہ زندگی سے زیادہ روحانی ہے۔ دونوں میں الگ الگ آزمائشیں، مشکلات، برکتیں، اور مواقع موجود ہیں۔ ہر ایک مختلف وقتوں اور مختلف لوگوں کے لیے مناسب ہو سکتا ہے۔

آخر کار، ایک شخص کی تکمیل اور مکمل ہونے کا احساس صرف اس کے خدا کے ساتھ تعلق سے آنا چاہیے، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ (زبور 73:25، زبور 107:8-9)۔ مزید برآں، تمام ایسا اندازوں — شادی شدہ اور غیر

شادی شدہ۔ کو اپنی توجہ ابدیت پر مرسر کو زکھنی چاہیے کیونکہ یہ زندگی مختصر ہے، اور ابدیت یقینی ہے (1 کرنتھیوں: 7: 31)۔

◀ ایک طالب علم کو متی 6: 26-33 کا مطالعہ جماعت میں کرنا چاہیے۔

اس حوالے میں، یسوع وضاحت کرتے ہیں کہ دنیا کی اقتدار اور ترجیحات ایمانداروں کی اقتدار سے بہت مختلف ہیں۔ ایک ایماندار کا سب سے اعلیٰ مقصد خدا کی بادشاہی میں شریک ہونا ہے۔ ایک ایماندار کی پہلی ترجیح خدا کے فضل سے راستبازی کی زندگی گزارنا ہے۔ خدا وعدہ کرتا ہے کہ جب اس کے بچے یسوع کے کلام کی فرمانبرداری کر رہے ہوں گے تو وہ ان کی جسمانی اور مادی ضروریات پوری کرے گا (متی 6: 33)۔

مسیحی آدمی کو کب شادی کرنی چاہیے؟ جب شادی اسے خدا کی بادشاہی کی بہتر خدمت کرنے میں مدد دے۔ جب شادی اسے زیادہ بامقصد، فتح مند، اور راستبازی کی زندگی گزارنے میں مدد دے۔

غیر شادی شدہ مسیحی آدمی کو کب غیر شادی شدہ رہنا چاہیے؟ جب شادی کی خواہش یا شادی خود اسے خدا کی بادشاہی کے کام سے ہٹانے کا باعث بنے۔ جب وہ غیر شادی شدہ رہ کر زیادہ روحانی طور پر بامقصد ثابت ہو سکتا ہو۔ جب وہ غیر شادی شدہ رہ کر روحانی فتح اور اخلاقی پاکیزگی کو برقرار رکھ سکتا ہو بغیر اس کے کہ اسے شادی میں دستیاب جسمی تربت کی ضرورت ہو۔

◀ اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں، تو ایمانداری کے ساتھ ان سوالات پر غور کریں:

- کیا آپ خدا کے کلام کی فرمانبرداری کر رہے ہیں؟
- اس وقت خدا نے آپ کو اپنی بادشاہی میں کون سا کام دیا ہے؟
- آپ کے خیال میں خدا نے آپ کو طویل مدتی طور پر کس خدمت کے لیے بلا یا ہے؟
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ شادی کرنے سے آپ کا خدا کے ساتھ تعلق اور دنیا میں خدا کے لیے کام بہتر ہو گا یا کمزور؟

خدا کی ترجیحات کو اپنانے سے غیر شادی شدہ ایماندار فیصلہ کر سکتے ہیں کہ انہیں شادی کی جستجو کرنی چاہیے یا نہیں۔ یہ ترجیحات ہمیں یہ سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہیں کہ ہمیں ممکنہ شریک حیات میں کیا تلاش کرنا چاہیے۔ ہر وہ ایماندار جو شادی کرنا چاہتا ہے، اسے ایسے شخص کی تلاش کرنی چاہیے جو خدا کو پہلے رکھتا ہو، خدا کے کلام کی فرمانبرداری کر رہا ہو، اور خدا کی بادشاہی کو وسعت دینے کی جستجو میں ہو۔

◀ طالب عملوں کو افسیوں 4:17-24 اور 2:15-17 جماعت میں پڑھنا چاہیے۔

دنیا کے لوگ اپنی ذات کے لیے جیتے ہیں۔ وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کے جسم اور ذہن چاہتے ہیں (افسیوں 2:3)، اور وہ خدا کے کلام کی نامرمانی کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ گناہ گار لوگ اکشر وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کے لیے خوشگوار ہو، جو آسان ہو، یا جس سے دوسرے لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ان کی اولین ترجیح اپنی ذات کو خوش کرنا ہوتی ہے۔ وہ کسی سے محض جسمانی کشش کی بنیاد پر رومانوی تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ وہ کسی کے ساتھ محض اس لیے تعلق میں رہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اس کے ساتھ وقت گزار کر پر جوش محسوس کرتے ہیں۔

خود عرض لوگ اکشر شادی کے بندھن میں بندھنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ وہ بغیر شادی کے جسمانی تعلقات قائم کرنے پر بھی آمادہ ہو سکتے ہیں، حالانکہ خدا نے ایسے تعلقات کو عنطرا قرار دیا ہے (1 کرنتھیوں 6:9-11)۔

جو خود عرض لوگ شادی کر لیتے ہیں، وہ شادی میں مشکلات آتے ہی اپنا ساقی چھوڑنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ وہ طلاق لے کر کسی اور سے تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ لیکن خدا ان لوگوں کے لیے کہیں بہتر منصوبہ رکھتا ہے جو اس کے کلام کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں (زبور 19:8، 11، استثناء 24:6)۔

یسوع ہمیں ہر چیز میں خدا کو خوش کرنے کے لیے بلاتے ہیں (متی 16:24، 2 کرنتھیوں 5:9، کلیوں 1:10)۔ چونکہ ہم مسیح کے پیروکار ہیں، اس لیے ہماری زندگیوں کی اولین ترجیح خدا کی بادشاہی اور راستبازی ہونی چاہیے۔ اسی طرح، شادی کی جستجو میں بھی ہماری ترجیح خدا کی بادشاہی اور راستبازی ہونی چاہیے۔ ہمیں اپنی شادی کی وجوہات اور اس کے حصول کے طریقے میں خدا کی عزت کرنی چاہیے۔ ہمیں یسوع کی افتد ار کو سنا چاہیے اور اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے جو وہ درست اور اچھا کہتا ہے۔ پھر، ہمیں شوہر اور بیوی کے طور پر خدا کی توقعات پر عمل کر کے اس کی تعظیم کرنی چاہیے۔

ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے

زیادہ تر لوگوں کے لیے ابتدائی جوانی شادی کے لیے بہترین وقت ہے (امثال 5:18، ملاکی 2:15، ططس 2:4)۔ ایک نوجوان کو زندگی کے لیے تیار اور تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔ ایک سر دیا عورت کو بالغ، ذمہ داری قبول کرنے کے قابل اور دانشمندانہ فیصلے کرنے کے قابل ہونا چاہیے (1 تیمتھیس 4:12)۔ مثالی طور پر، نوجوان شادی اور بچوں کی پرورش کی ذمہ داریوں کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ ان کے جسم بھی اولاد پیدا کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں، اور زیادہ تر صورتوں میں، ان میں ازدواجی تعلق کی شدید خواہش اور ضرورت ہوتی ہے۔

آج کئی ثقافتوں میں، یہ عام ہوتا جا رہا ہے کہ نوجوان شادی کو اس وقت تک مؤخر کر دیتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل نہ کر لیں یا اپنے کیریئر میں مستحکم نہ ہو جائیں۔ کچھ نوجوان شادی میں دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ وہ بغیر کسی ذمہ داری کے زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

بہت سے نوجوان شادی سے پہلے غیر اخلاقی زندگی گزارتے ہیں۔ ان میں شدید جسمنی خواہشات ہوتی ہیں۔ جذباتی طور پر، وہ مترہی رفاقت چاہتے ہیں، لیکن وہ شادی اور خاندان کی پرورش کی ذمہ داری قبول نہیں کرنا چاہتے، یا تو اپنے زندگی کے مقاصد کی وجہ سے یا اپنی ذمہ داری سے بچنے کی خواہش کے باعث۔

مسیحی نوجوانوں کو جو شادی میں تاخیر کر رہے ہیں، اپنے ترجیحات پر غور کرنا چاہیے۔ انہیں یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وہ خدا ترس اور پاکیزہ زندگی گزار رہے ہیں اور خدا کی مرضی کے مطابق چل رہے ہیں۔ بعض کو اس حقیقت پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ خدا شادی اور نیک اولاد کی پرورش کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔

غیر شادی شدہ ساتھ رہنے والے جوڑے

کبھی کبھی، ایک مرد اور عورت شادی کے بغیر ایک مترہی رشتے میں اکٹھے رہتے ہیں، لیکن شادی میں تاخیر کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہو سکتے ہیں، لیکن انہوں نے شادی کے عہد میں شامل نہیں ہوئے ہوتے۔ اس کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں:

1. بعض اوقات مہنگی اور شاندار شادیوں کی ثقافتی توقعات عنریب جوڑوں کو قابل قبول شادی کرنے سے روکتی ہیں۔

2. بعض اوقات کوئی جوڑا شادی کرنے سے ہچکچاتا ہے کیونکہ انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ ان کی شادی ناکام ہو جائے گی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ شادی کے بغیر اکٹھے رہیں، تو علیحدگی کم نقصان دہ ہوگی۔ ہو سکتا ہے وہ یہ امید رکھیں کہ اکٹھے رہنے سے ان کا رشتہ مزید مضبوط ہو جائے گا۔

خدا نے جسمنی مترہی کو صرف شادی کے لیے مخصوص رکھا ہے (عبرانیوں 13:4)۔ جو جوڑا شادی کے بغیر ساتھ رہا ہے، وہ خدا کے کلام کی نافرمانی کر رہا ہے۔ ان کا تعلق کبھی بھی اس طرح مکمل اور بامقصد نہیں ہو سکتا جیسا کہ ہونا چاہیے، کیونکہ ان کے درمیان مستقل اور مخصوص وابستگی کی کمی اور باہمی اعتماد کی کمی ہوتی ہے۔

ایمانداروں کو بے ایمانوں کی مثال کی پیروی نہیں کرنی چاہیے بلکہ خدا کے کلام کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ کلیسیا کو اخلاقیات کے حوالے سے خدا کی توقعات کو برقرار رکھنا چاہیے اور جوڑے کی شادی کے لیے بائبل کے اصولوں پر

مبسنی منصوبے پر عمل کرنے میں عملی مدد فراہم کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی جوڑا مہنگی شادی کرنے کے متبادل نہیں ہے، تو کلیسیا کو ان کی سادہ شادی کے انعقاد میں مدد کرنی چاہیے۔ اس سے جوڑوں کو شادی کے ذریعے خدا کے اخلاقی اصولوں پر عمل کرنے میں مدد ملے گی اور وہ اپنی شادی کا آغاز مالی پریشانیوں کے بغیر کر سکیں گے۔ مسیحیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ شادی کی تقریب سے زیادہ اہم خود شادی کا عہد ہے، اور ایک واضح شادی کا عہد لازمی ہونا چاہیے۔

◀ طلب رو میوں 2:12 اور فلپیوں 2:15-16 کو جماعت کے لیے پڑھیں اور اس پر گفتگو کریں کہ ایسا نداروں کی اخلاقیات سے وابستگی کس طرح ان کے ارد گرد کے معاشرے کو بدل سکتی ہے۔

صحت مند غیر شادی شدہ زندگی

سپردگی کا معاملہ

ہر خدا کے مندرزند کو اپنی خواہشات یسوع کے سپرد کرنی چاہیے۔ یسوع خداوند ہے۔ زندگی بھر، ہر ایسا ندار کو اس کی یسوع سے وفاداری کے امتحان سے گزرنا ہوگا۔ کچھ مشکل پیش آئے گی... یا کوئی اچھی چیز جس کی ہم خواہش رکھتے ہیں، وہ پوری نہیں ہوگی... اور یسوع ہم سے، اپنے پیروکاروں سے پوچھے گا: "کیا میں تمہارا خداوند ہوں؟ کیا تم میری بھلائی پر بھروسہ کرو گے؟ کیا تم یقین کرو گے کہ میرا منصوبہ کامل ہے؟ کیا تم میری فرمانبرداری کرو گے؟ کیا تم اپنے آپ کو میرے سپرد کرو گے؟ کیا تم میری مرضی کے تابع رہو گے؟ کیا تم اس میں میری تجبید کرو گے؟"

"قناعت وہ تسکین ہے جو اس یقین سے حاصل ہوتی ہے کہ خدا میری صورت حال پر مکمل اختیار رکھتا ہے اور مجھے وہی دے رہا ہے جو میرے لیے سب سے بہتر ہے۔"

فیل براؤن
(Phil Brown)

مسیح میں تکمیل

تمام ایسا نداروں کو اپنی حتمی تکمیل مسیح میں پانے کی کوشش کرنی چاہیے، نہ کہ کسی انسانی ساتھی میں۔ اگرچہ کوئی شخص شادی کو ترجیح دیتا ہو، لیکن طویل غیر شادی شدہ زندگی اسے یہ ثابت کرنے کا موقع دیتی ہے کہ وہ واقعی یسوع میں مکمل ہے۔ غیر شادی شدہ زندگی یہ ثابت کرنے کا موقع دیتی ہے کہ یسوع ہی کافی ہے (فلپیوں 4:11-13)۔

دعا
"خداوند، میں تیرا ہوں۔
یہی میری پہچان ہے،
میرا بلاوا،
میرا سہارا،
میرا اطمینان،
میرا مقصد،
میری خوشی، اور
میرا انعام۔
مجھے تیری ضرورت ہے۔
تو ہی میرے لیے کافی ہے۔
تو ہی میری پیاس بجھاتا ہے۔
تو ہی میرا ذریعہ ہے۔
تو ہی مجھے مکمل کرتا ہے۔"

یہ حقیقت کہ خدا نے شادی کو تخلیق کیا اور ہمیں اسے ایک مقدس ادارے کے طور پر عزت دینی چاہیے، بائبل میں بار بار ظاہر ہوتی ہے۔... آدم کے لیے اکیلا رہنا اچھا نہ تھا، لیکن کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ خدا خود آدم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہ تھا؟ ہرگز نہیں! بائبل وضاحت کرتی

ہے کہ خدا نے حوا کو اس لیے پیدا کیا کیونکہ آدم کو ایک مددگار، ایک ساتھی درکار تھا تاکہ وہ زمین پر خدا کی دی ہوئی ذمہ داری کو پورا کر سکے۔ یقیناً، آدم اور حوا کو ایک دوسرے کی رفاقت سے بے شمار برکتیں اور فوائد حاصل ہوئے، لیکن ان کی شادی کو کبھی بھی خدا کی جگہ نہیں لینی تھی۔ وہ اب بھی خدا تھا، اور وہی ان کی محبت اور عبادت کا پہلا اور بنیادی سرگز رہنا چاہیے تھا۔²²

جب کسی کے پاس شریکِ حیات یا خاندان نہ ہو جو اسے جسمانی اور جذباتی محبت فراہم کرے، تو وہ خدا کی محبت کا زیادہ تجربہ کر سکتا ہے۔ بائبل کی آیات جیسے کہ زبور 25:73-26 جب باقی آزمائش اور جسمانی کشمکش کے وقتوں میں تسلی بخشتی ہیں:

آسمان پر تیرے سوا میرا کون ہے؟ اور زمین پر تیرے سوا میں کسی کا منتیاق نہیں۔ گو میرا جسم اور میرا دل زائل ہو جائیں تو بھی خدا ہمیشہ میرے دل کی قوت اور میرا بھروسہ ہے۔

جیسا کہ لیبلی لڈی لکھتی ہیں:

داؤد نبی کی زندگی میں بہت سی عورتیں تھیں، لیکن اس کی حقیقی تسکین اس کے خدا کے ساتھ متربی تعلق سے تھی، جس کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے۔²³

غیر شادی شدہ ایماندار یہ دریافت کرے گا کہ یسوع ہی کافی ہے؛ خدا کے ساتھ تعلق ہی اصل تسکین بخشتا ہے۔

خدمت کے مواقع

جب غیر شادی شدہ ایماندار اپنی تسلی اور تکمیل مسیح میں پاتے ہیں، تو وہ اپنی سنگلی زندگی کو دوسروں کی خدمت کا موقع بنا سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی ضروریات پر توجہ مرکوز کریں اور بے چینی محسوس کریں، وہ دوسروں کی ضروریات کو دیکھنا اور انہیں پورا کرنا سیکھ سکتے ہیں۔ دوسروں کی مدد کرنا ایک بامقصد اور باہرکتہ زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ ہے۔ یہ نہ صرف انہیں حقیقی خوشی فراہم کرتا

"اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں، تو یاد رکھیں کہ آپ کو اپنا وقت اور آزادی خود عنرضانہ خواہشات پر ضائع کرنے کے لیے نہیں، بلکہ کلیسیا اور دنیا کی خدمت کے لیے بلا یا گیا ہے۔"

- پول لامیسلا سے ماخوذ

(Paul Lamicela)

²² لیبلی لڈی، Sacred Singleness، 66-67۔

²³ لیبلی لڈی، Sacred Singleness، 67۔ لیبلی لڈی زبور 116:1، زبور 25:73 اور زبور 107:9 کا حوالہ دے رہی تھی۔

ہے بلکہ ایک مضبوط اور خدا پر بھروسہ رکھنے والا کردار بھی پیدا کرتا ہے۔ اس دور میں پیدا ہونے والی خوبیاں اور تجرببات زندگی بھران کے لیے برکت اور اچھے پھسل لانے کا سبب بنیں گے۔

◀ طلبہ کو جماعت کے لیے فلیپوں 2:3-4 اور ططس 3:8، 14 پڑھنا چاہیے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا تھا، مختلف زندگی کی صورت حال منفرد مواقع فراہم کرتی ہے۔ زندگی کے ہر مرحلے میں کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو ایک شخص کر سکتا ہے اور کچھ جو وہ نہیں کر سکتا۔ ایک غیر شادی شدہ نوجوان لڑکی نے ایسی چیزوں کی فہرست بنائی جو وہ خاص طور پر اپنی غیر شادی شدہ حالت کی وجہ سے کر سکتی ہے۔ دیگر غیر شادی شدہ مرد اور خواتین اپنی فہرست میں مختلف چیزیں شامل کر سکتے ہیں۔

چونکہ میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان لڑکی ہوں، اس لیے میرے لیے یہ کام بہت آسان ہیں:

- بزرگوں سے ملنا اور ان کے ساتھ وقت گزارنا۔
- بے گھر لوگوں کے لیے کھانا بنانا اور پیش کرنا۔
- بائبل کا گہرا مطالعہ کرنا اور بچوں کے لیے بائبل کے اسباق تیار کرنا۔
- اپنے گھر میں خواتین اور لڑکیوں کی خدمت کرنا۔
- شفا عستی دعا میں بلا تعطل وقت گزارنا۔
- کوئی نیا ہنر سیکھنا۔
- حوصلہ افزائی کے لیے خطوط اور کارڈ لکھنا۔
- دوسروں کی مدد کے لیے رضا کارانہ طور پر کسی منصوبے میں شامل ہونا۔
- جب کوئی خاص ضرورت یا موقع اچانک پیدا ہو جائے تو اپنے شیڈول کو جلدی سے ایڈجسٹ کرنا۔

ہر شخص کی زندگی کی صورت حال کے مطابق مخصوص مواقع یا ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ ایک چھوٹے بچوں کی ماں جو فہرست بنائے گی، اس میں ان چیزوں کی مثالیں شامل ہوں گی جو وہ اپنے بچوں کو سکھارہی ہے یا جن طریقوں سے وہ ان کی تربیت کر رہی ہے۔ چونکہ وہ ان کی ماں ہے، اس لیے خدا نے اسے ان طریقوں سے خدمت کرنے کا موقع اور ذمہ داری دی ہے۔ (سبق کے آخر میں، آپ اپنی ذاتی فہرست بنائیں گے۔)

رفاقت

جو لوگ شادی شدہ نہیں ہیں، ان کے لیے دوسروں کے ساتھ صحت مند تعلقات استوار کرنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے اسباق میں بات کی گئی، خدا نے انسان کو اپنے ساتھ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات کے لیے تخلیق کیا ہے۔

- غیر شادی شدہ لوگوں کو ایسے لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کی ضرورت ہے جن کی وہ خدمت کر سکیں۔ مثلاً بچے، نوجوان یا بزرگ۔ امیر اور۔
- غیر شادی شدہ لوگوں کو مشورہ اور احتساب کے لیے بزرگ اور پختہ رہنما درکار ہوتے ہیں۔
- غیر شادی شدہ لوگوں کو ایسے دوستوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کی زندگی کے مرحلے میں ہوں، تاکہ وہ ایک دوسرے کی خداوند میں حوصلہ افزائی کر سکیں اور رفاقت میں رہ سکیں۔
- غیر شادی شدہ لوگوں کو شادی شدہ جوڑوں اور خاندانوں کے ساتھ بھی دوستی کرنی چاہیے۔ ایسی دوستیوں میں بہت سی باہمی برکتیں ہوتی ہیں۔

دوسروں کے ساتھ مختلف قسم کے تعلقات رکھنا ایک غیر شادی شدہ شخص کو خدمت کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے۔ دوستیاں غیر شادی شدہ امیر اور روحانی مدد فراہم کرتی ہیں۔ دوستیاں ان کی خاندانی ضرورت کو پورا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں، خاص طور پر اگر وہ اپنے خاندان کے متریب نہ رہتے ہوں۔

دو احتیاطیں شامل کرنی چاہئیں:

1. غیر شادی شدہ شخص کو جذباتی اور جسمانی ضروریات کی وجہ سے ناپسندیدہ یا غیر اخلاقی تعلقات بنانے سے بچنا چاہیے۔
2. غیر شادی شدہ شخص کو کسی بھی انسانی تعلق سے بڑھ کر اپنے خدا کے ساتھ تعلق کو اولین ترجیح دینی چاہیے۔

خیالات کی دنیا

تمام ایمانداروں کو خدا کے فضل سے اپنی سوچ کو پاک رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے (امثال 4:23)۔ زبور 14:19 ایک دعا ہے، جس میں خدا سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ ہمیں اپنے کلام اور سوچ میں محتاط رہنے میں مدد دے۔ یہ دعا ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہم اپنے ارادوں اور الفاظ کے لیے خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔

ہم یہ انتخاب کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے ذہنوں میں کیا داخل کرتے ہیں (فلیپیوں 4:8): ہم کیا دیکھتے ہیں، سنتے ہیں یا پڑھتے ہیں۔ اگر ہم خدا کی تعظیم کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں ایسے خیالات چننے چاہئیں جو پاک ہوں اور ہمیں اس کے متضرب لے جائیں اور اس کی مندرمانبر داری میں مدد دیں (رومیوں 12:2، رومیوں 13:14)۔

مسح کے پیروکاروں کو دوسروں کے گناہوں سے لطف اندوز نہیں ہونا چاہیے (زبور 101:3، 1 کرنتھیوں 15:33)۔ بدکاری کے کاموں کو دیکھ کر خوش ہونا کسی کے گناہ میں شریک ہونا ہے (رومیوں 1:32)۔ غیر اخلاقی برتاؤ کو دیکھنے اور سننے سے ایک ایسا نادر گناہ کے لیے بے حس ہو سکتا ہے اور وہ خدا کو خوش کرنے پر اپنی توجہ کھو سکتا ہے (امثال 13:20)۔ خدا کا کلام ہمیں ہر وقت خداوند کا خوف رکھنے (امثال 17:23) اور برائی سے نفرت کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے (امثال 8:13)۔ جب ہم خدا کا خوف رکھتے ہیں اور برائی سے منہ موڑتے ہیں تو ہم برکت پاتے ہیں (زبور 111:10)۔

جب ہم نے اپنی سوچ میں خدا کی ہدایات کی نافرمانی کی ہو، تو ہمیں اپنے گناہ کا اعتراف کرنا چاہیے اور ان کاموں کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر کبھی ہم اتفاقی طور پر کچھ غلط سن یا دیکھ لیں، تو ہمیں فوراً ان خیالات کو نیک اور خدا پرست خیالات سے بدلنا چاہیے۔

◀ طلبہ کو زبور 19:14، زبور 1:1-2، فلیپیوں 4:6-8، اور افسیوں 5:25-27 جماعت کے لیے پڑھنے چاہئیں۔

فلیپیوں کی آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا ہمارے دلوں اور ذہنوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہے، لیکن ہمیں اس کے ساتھ تعاون کرنا ہو گا اور نیک چیزوں پر غور و فکر کرنا ہو گا۔ صحیفے پر غور کرنا پاک اور صحت مند سوچ کے لیے بہت ضروری ہے۔ افسیوں میں بتایا گیا ہے کہ خدا کا کلام ہمیں پاک کرتا ہے، اور اس میں ہمارے خیالات اور ذہن بھی شامل ہیں۔

◀ کون سی سرگرمیاں آپ کو خدا کی تعظیم کرنے والی سوچ رکھنے میں مدد دیتی ہیں؟ کون سی دیگر آیات نے آپ کی سوچ کی زندگی میں مدد دی ہے؟

غیر شادی شدگی اور جنسیت

اگر آپ یہ سبق پورے کورس سے الگ خود سے پڑھ رہے ہیں، تو براہ کرم سبق 4 کا بھی مطالعہ کریں، جہاں جنسی پاکیزگی اور اخلاقی مسائل پر بات کی گئی ہے۔

غیر شادی شدہ زندگی ایمان داروں کو مسیح کے ساتھ اپنے تعلق میں بڑھنے اور دوسروں کی خدمت سیکھنے کے لیے منفرد مواقع فراہم کرتی ہے۔ غیر شادی شدہ افراد کو چاہیے کہ وہ مسیح میں اپنی تکمیل پائیں، جبکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ صحت مند تعلقات استوار کریں۔ انہیں اپنی غیر شادی شدگی کے مواقع کو خدا کے حلال اور اس کی بادشاہی کی بھلائی کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ خدا کی ترجیحات ایمان داروں کو شادی کے امکان کے حوالے سے درست فیصلے کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

- ◀ چند اہم ترجیحات کا ذکر کریں اور ان پر تبادلہ خیال کریں جو زندگی کے غیر شادی شدہ سالوں، شادی کے انتخاب اور شادی کی جستجو سے متعلق فیصلوں کی راہنمائی کر سکتی ہیں۔
- ◀ آپ کی کلیسیا غیر شادی شدہ اراکین کی مزید مؤثر طریقے سے کس طرح خدمت کر سکتی ہے؟
- ◀ آپ کا خاندان کسی غیر شادی شدہ فرد سے کس طرح دوستی کر سکتا ہے؟
- ◀ اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں، تو آپ اپنی کلیسیا کے خاندان میں کس طرح اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں؟ آپ مختلف عمر اور زندگی کے مختلف مراحل کے افراد کے لیے کس طرح برکت کا باعث بن سکتے ہیں؟
- ◀ اس سبق میں آپ کے لیے کون سے خیالات نئے تھے؟
- ◀ اس سبق میں اور کیا موضوعات زیر بحث لائے جا سکتے تھے؟
- ◀ اس سبق میں بیان کردہ تصورات زندگی کے دیگر مراحل پر کس طرح لاگو ہوتے ہیں؟

آسمانی باپ،

شکر گزار ہیں کہ تو ہر دور زندگی میں ہماری وفاداری کرتا ہے۔ شکر گزار ہیں اُن مثالوں کے لیے جو تیری حضوری میں جیتے ہیں اور اپنی غیور شادی شدہ زندگی تیرے حلال کے لیے گزارتے ہیں۔

ہماری مدد کر کہ ہم زندگی کے ہر مرحلے میں مکمل طور پر تیرے سپرد رہیں۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم تجھ میں اپنی تکمیل کو تلاش کریں اور پائیں۔ ہمیں وہ مواقع جو تُو نے ہمیں ہماری موجودہ زندگی میں دیے ہیں، تیرے حلال کے لیے استعمال کرنے کی توفیق عطا کر۔

ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی پسند، خیالات، دوسروں کے ساتھ تعلقات، اور خدمت میں ہمیشہ تجھے عزت دیں۔ ہمیں تیرے حلال کے لیے بائیں بننا۔

آمین۔

اسائنمنٹس

(1) ایسی کسی صورت حال کے بارے میں سوچیں جس میں یسوع نے آپ سے اپنے منصوبے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو کہا ہو۔ کم از کم دو پیراگراف میں اس حالت اور اپنے رد عمل کو بیان کریں۔ (یہ کوئی حالیہ یا ماضی کا واقعہ ہو سکتا ہے۔) آپ کے ایمان کا امتحان کیسے لیا جا رہا تھا؟ خداوند نے آپ کی کس طرح راہنمائی کی؟ کیا آپ نے اُس کے منصوبے کے سامنے سر جھکا دیا؟ آپ نے اُس سے کیا کہا؟ اُس حالت میں آپ کے لیے فرمانبرداری کیسی نظر آئی؟

(2) آپ کو اپنے ازدواجی حالات، صنف، یا زندگی کی صورت حال کی وجہ سے کون سے مواقع حاصل ہیں؟ فی الحال ان چیزوں کے بارے میں نہ سوچیں جو آپ نہیں کر سکتے۔ بلکہ چند منٹ نکال کر ان چیزوں کی فہرست بنائیں جو آپ کر سکتے ہیں کیونکہ خدا نے آپ کو اسی جگہ پر رکھا ہے۔ لکھیں: "کیونکہ میں _____ ہوں، میرے پاس یہ موقع ہے کہ میں..."

(3) ذیل میں دی گئی تمام آیات کو پڑھیں اور ان پر غور کریں، جو سبق کے آخری حصے میں ذکر کی گئی تھیں۔ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو دکھائے کہ آپ کو کیا تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آپ کی سوچ پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ پھر ایک دعا لکھیں جس میں آپ اپنے گناہوں کا اعتراف اور فرمانبرداری کا عہد کریں۔

- زبور 1:1-2
- زبور 19:14
- زبور 101:3
- زبور 111:10
- امثال 4:23
- امثال 8:13
- امثال 13:20
- امثال 23:17
- رومیوں 1:32
- رومیوں 12:2
- رومیوں 13:14
- 1 کرنتھیوں 15:33
- فلپیوں 4:6-8

(4) اوپر دی گئی آیات میں سے تین منتخب کریں اور انہیں زبانی یا تحریری طور پر یاد کریں۔ اگلی کلاس کے آغاز میں، یہ آیات زبانی سنائیں یا لکھ کر پیش کریں۔

سبق 6

شادی کی تیاری

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

- (1) سمجھ جائے کہ شریک حیات کا دانشمندی سے انتخاب کرنا کتنا ضروری ہے۔
- (2) بائبل کی ترجیحات اور اصولوں کی بنیاد پر اس شخص کی خصوصیات بیان کرے جو ایک ایماندار کا شریک حیات بننے کے قابل ہو۔
- (3) شادی سے پہلے کے تعلقات میں والدین کی شمولیت پر بائبل اصولوں کا اطلاق کرے۔
- (4) شادی سے پہلے دوستی کے معاملے میں دانشمندانہ فیصلے کرے۔

روتھ اور سموئیل

روتھ ایک مسیحی خاندان میں بھارت میں پلے بڑھی۔ ایک دن اس کے خاندان نے اسے ایک نوجوان مبلغ، سموئیل، کے بارے میں بتایا جسے ایک بیوی کی ضرورت تھی۔ انہوں نے سموئیل سے بھی روتھ کے بارے میں بات کی۔ لیکن روتھ نے کہا کہ وہ اس سے ملنے میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ ایک دن جب وہ شام کو گھر واپس آئی تو دیکھا کہ سموئیل کئی گھنٹوں سے اس سے ملنے کے لیے انتظار کر رہا تھا۔ اسے یہ جان کر خوشی نہیں ہوئی، لیکن وہ بیٹھ گئی تاکہ اس کی بات سن سکے۔ سموئیل نے کہا، ”میں ایک بائبل انسٹی ٹیوٹ کا استاد ہوں۔ مجھے زیادہ تنخواہ نہیں ملتی۔ میں انجیل کی منادی کے لیے مشکل جگہوں پر سفر بھی کرتا ہوں، اور بعض اوقات زمیں پر سوجھتا ہوں۔ کیا تم میرے ساتھ مصیبتیں جھیلنے کے لیے تیار ہو؟“ روتھ اس کی بات سنتے ہی رونے لگی کیونکہ اسے محسوس ہوا کہ خدا سے بتا رہا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جس سے اسے شادی کرنی چاہیے۔ اس گفتگو کے بعد، وہ بہت کم ملے اور کبھی تنہائی میں نہیں، یہاں تک کہ ان کی شادی ہو گئی۔ اب وہ کئی سالوں سے مل کر خدمت کر رہے ہیں۔

شریک حیات کا انتخاب

احتیاط سے انتخاب کریں!

یسوع مسیح نے فرمایا کہ شادی خدا کے منصوبے کے مطابق زندگی بھر کا عہد ہے (متی 19:6-8)۔ آپ کسی سے صرف ومتقی طور پر شادی نہیں کر رہے، بلکہ کسی ایسے شخص کو اپنا حبیب بنانے جا رہے ہیں جو آپ کے ساتھ زندگی بھر رہے گا، یہاں تک کہ آپ میں سے کوئی ایک دنیا سے رخصت ہو جائے (رومیوں 7:2)۔ ایک دانشمند انہ فیصلہ کریں!

آپ صرف زندگی کی خوشیوں اور اچھے وقتوں میں شریک نہیں ہوں گے۔ آپ مشکلات، غموں، بحرانوں اور آزمائشوں میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ ہوں گے۔ آپ نہیں جانتے کہ زندگی میں کن غموں کا سامنا ہوگا۔ ایک نیک اور خدا ترس شریک حیات کے ساتھ رہنا مشکل وقت میں ایک بڑی برکت ہے۔ لیکن اگر شریک حیات خداوند میں مضبوط نہ ہو تو آزمائشیں مزید کٹھن ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں، آپ اپنے شریک حیات کے ساتھ تمام حالات میں زندگی گزارنے جا رہے ہیں۔ اس لیے شریک حیات کے انتخاب میں دانشمندی سے کام لیں!

"آپ نے یہ انتخاب نہیں کیا کہ
آپ کس خاندان میں پیدا ہوں؛
لیکن آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ
آپ کس سے شادی کر کے اپنا اگلا
خاندان بناتے ہیں۔"

گیری ہت مس،

دی سکریٹ سرچ

- Gary Thomas,

The Sacred Search

آپ ایسے شخص سے شادی کر رہے ہیں جس کے ساتھ آپ اپنے خاندان کی پرورش کریں گے۔ آپ اپنے بچوں کے والد یا والدہ اور اپنی آئندہ نسلوں کے دادا یا دادی کا انتخاب کر رہے ہیں۔ آپ ایسے فرسرد کا انتخاب کر رہے ہیں جس کی روحانی زندگی آپ کے بچوں کی روحانی زندگی پر گہرا اثر ڈالے گی۔ آپ ایسے شریک حیات کا انتخاب کر رہے ہیں جس کا کردار، عادات اور رویے آپ کے بچے اپنائیں گے (افسیوں 5:1)۔ آپ ایسے شخص کا انتخاب کر رہے ہیں جو مشال اور نصیحت کے ذریعے آپ کے بچوں کی تربیت کرے گا (امثال 23:26)۔ ایسا ساتھی چنیں جو آپ کے بچوں کی پرورش اور نگہداشت محبت اور محنت سے کرے، جو ان کی راہنمائی اور تربیت دانشمندی اور محبت کے ساتھ کرے۔ آپ ایسا فرسرد چن رہے ہیں جو نسلوں تک اثر ڈالے گا۔ خیر کے لیے یا نقصان کے لیے۔ دانشمندی سے انتخاب کریں!

◀ طلب کو جمعیت کے لیے امثال 1:14، امثال 3:24-4، اور امثال 10:31-12، 30 پڑھنا چاہیے۔

آپ کے شادی کے شریکِ حیات کا انتخاب آپ کی زندگی کا دوسرا سب سے اہم فیصلہ ہے؛ پہلا فیصلہ یہ ہے کہ آپ یسوع کو اپنا خداوند اور نجات دہندہ کے طور پر مقبول کریں۔ آپ کا یہ انتخاب نہ صرف آپ کی زندگی کا بدلے گا بلکہ یہ کئی دیگر لوگوں کو بھی متاثر کرے گا۔ ایک دانشمند ان انتخاب آپ اور بہت سے لوگوں کے لیے برکت کا باعث ہوگا، جبکہ ایک بے وقوفانہ انتخاب آپ اور دوسروں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ دعا کے ساتھ انتخاب کریں!

دنیا میں کوئی بھی شخص کامل نہیں ہے۔ آپ کی اپنی کمزوریاں، مسائل اور ناکامیاں ہیں۔ آپ کے شریکِ حیات میں بھی ناکامیاں ہوں گی اور وہ زندگی بھر نامکمل رہے گا۔ اس لیے کسی کامل حبیب کی تلاش نہ کریں۔ بلکہ ایسے شریکِ حیات کی تلاش کریں جو خدا سے بے حد محبت رکھتا ہو، جو اپنے گناہوں اور کمزوریوں کو تسلیم کرنے اور ان کی اصلاح کرنے میں منروتی اختیار کرتا ہو۔ ایسا شریکِ حیات آپ کے لیے برکت کا باعث ہوگا اور آپ دونوں ایک دوسرے کی کمزوریوں میں سہارا دے سکیں گے۔

◀ طلبہ کو گروپ کے لیے امثال 14:11، امثال 15:12، امثال 18:13، اور امثال 22:23 پڑھنا چاہیے۔

دانشمندی سے انتخاب کریں۔ ایک عمر بھر کا انتخاب کریں۔ خدا پرست لوگوں اور اپنے والدین سے مشورہ لیں۔ ان کی تشبیہات کو سنیں۔ صرف اپنے جذبات کی سننے کی غلطی نہ کریں۔ یہ انتخاب بہت اہم ہے، اس میں بے احتیاطی نہ برتیں۔

کسی غمیر ایماندار سے شادی نہ کریں

یہ خدا کے نزدیک بہت اہم ہے کہ اس کے لوگ صرف ایمانداروں سے شادی کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی شخص کا خدا کے ساتھ تعلق زندگی اور ابدیت میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ شادی جو تمام انسانی رشتوں میں سب سے متربہ رشتہ ہے۔ ایک شخص کے خدا کے ساتھ تعلق پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ ایک غمیر ایماندار شریکِ حیات کے ساتھ زندگی گزارنے میں ایک ایماندار کے لیے خدا کے ساتھ متربہ اور وفادار تعلق قائم رکھنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

مزید یہ کہ، اگر کسی والدین کا ایمان نہ ہو تو وہ اپنے بچوں پر بھی ایسا اثر ڈالتا ہے جو انہیں مسیح سے دور لے جاتا ہے۔ ان گھروں میں جہاں ایک والد یا والدہ غمیر ایماندار ہوتے ہیں، وہاں بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تمام بچے خداوند کی خدمت کریں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی خدمت کریں، اور وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کو بھی اس کی خدمت کے لیے تربیت دیں (پیدائش 18:19؛ استثناء 6:2، 7:2؛ ملاکی 2:15)۔

پرانے عہد نامے میں بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایمان کے حناندان سے باہر شادی نہ کریں۔²⁴ خدا
 حنا تھا کہ غیر ایمانداروں سے شادی کرنے کے نتیجے میں لوگ دوسرے معبودوں کی پرستش میں پڑ جائیں
 گے اور یوں ان کا خدا کے ساتھ تعلق تباہ ہو جائے گا! پرانے عہد نامے میں ہم دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ساتھ یہی
 ہوا۔²⁵

آج بھی، ایمانداروں کو صرف ایمانداروں سے شادی کرنی چاہیے۔ اس معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہ کریں۔ کسی
 غیر ایماندار کے ساتھ جذباتی تعلق کو کبھی بھی جائز قرار نہ دیں۔

◀ طلبہ کو جماعت کے لیے 2 کرنتھیوں 6:14-18 اور 1 کرنتھیوں 7:39 پڑھنا چاہیے۔

جب آپ کا شریک حیات ایماندار نہ ہو

خدا انہیں چاہتا کہ کوئی غیر شادی شدہ ایماندار کسی غیر ایماندار سے شادی کرے۔ یہ بات واضح ہے۔ لیکن اگر
 کسی غیر ایماندار گھرانے میں سے ایک شخص نجات کے لیے مسیح کے پاس آتا ہے، تو اسے اپنے غیر ایماندار
 شریک حیات کے ساتھ ہی رہنا چاہیے، جب تک کہ دوسرا منقرض اس رشتے کو برقرار رکھنے سے انکار
 نہ کر دے (1 کرنتھیوں 7:12-16)۔ کچھ صورتوں میں، غیر ایماندار شریک حیات نے اپنے ایماندار شوہر یا بیوی کے
 ایمان کی وجہ سے نجات پائی ہے (1 کرنتھیوں 7:14، 16؛ 1 پطرس 3:1-2)۔ لیکن مسیحی غیر شادی شدہ افراد کو
 کبھی بھی کسی غیر ایماندار سے شادی پر غور نہیں کرنا چاہیے۔

مکنہ شریک حیات میں غور کرنے کی خصوصیات

شادی کی تیاری میں، ہر فرد کو وہ خوبیوں کو فروغ دینا چاہیے جو ایک
 اچھے شریک حیات بننے میں مددگار ہوں گی۔ اور جب وہ کسی سے شادی
 کے لیے غور کر رہے ہوں، تو انہیں ایسے شخص کی تلاش کرنی چاہیے جو انہی خوبیوں
 میں ترقی کر رہا ہو۔

ایک مرد اور عورت کو شادی کا عہد اس
 وقت تک نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ وہ
 دونوں دل سے یہ نہ کہہ سکیں:
 "میں تم سے شادی کر کے خداوند کی بہتر
 خدمت کر سکوں گا، بنیبت۔ اس کے کہ میں
 اکیلا ہوں۔"

²⁴ حنروج 34:11-16، استثناء 1:7-6، یسوع 11:13-13، عزرا 9:10

²⁵ تفسیر 3:5-7-1-11-6، عزرا 9:10-15

1. ایسے شخص سے شادی کریں جس کا مسیح کے ساتھ تعلق آپ کے مسیح کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرے اور آپ کو روحانی طور پر بڑھنے میں مدد دے (2 پطرس 1:5-9، 2 پطرس 3:18)۔

2. ایسے شخص سے شادی کریں جس کا کردار اچھا ہو۔ انیسویں 5؛ 33 بیویوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کا احترام کریں، چاہے ان کے شوہر کا کردار کیسا ہی کیوں نہ ہو، لیکن یہ بہت آسان ہو جاتا ہے اگر بیویاں ایسے مردوں سے شادی کریں جو واقعی احترام کے لائق ہوں۔ اچھے کردار میں یہ اوصاف شامل ہوتے ہیں: معافی دینے کی عادت، خود پر متبویانے کی صلاحیت، مسرتی، محنتی اور ذمہ دار ہونا، اور سیکھنے کے لیے آمادہ ہونا۔ جس شخص سے آپ شادی کریں گے وہ کامل نہیں ہوگا، لیکن اسے ان خوبیوں میں ترقی کرنی چاہیے۔

خدا کلیسیا کے رہنماؤں اور ان کی بیویوں کے لیے اعلیٰ معیار رکھتا ہے (1 تیمتھیس 2:3-4، 8، 9، 11-12؛ 1 پطرس 3:6-8)۔ اگر کلیسیا کا رہنما کسی ایسے شریک حیات سے شادی کرتا ہے جس کا کردار حنراب ہو، تو اس کی خدمت میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

3. ایسے شخص سے شادی کریں جو پاکیزگی اور اچھے رویے کی شہرت بنا رہا ہو (1 تیمتھیس 2:9-10، 1 تیمتھیس 3:7، 2 تیمتھیس 19:2، 15:1؛ 1 پطرس 2:4-5)۔

4. ایسے شخص سے شادی کریں جو بائبل انداز میں سوچنے کی عادت سیکھ رہا ہو (زبور 66:119)۔ جب وہ آزمائش، خوف، غلط رویے یا غلط نیت کا سامنا کرے تو وہ خدا کے کلام کو یاد رکھے، اس پر ایمان لائے اور اس کی پیروی کرے (امثال 4:4-6، یشوع 7:1-8)۔ جب اسے کسی بھی قسم کی ضرورت، خطرے، مصیبت یا پریشانی کا سامنا ہو، تو وہ خدا پر توجہ مرکوز کرے اور اس کے کلام میں مدد تلاش کرے (زبور 119:50، 92:114)۔

5. ایسے شخص سے شادی کریں جو آپ کے بچوں کے لیے اچھے والد یا والدہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جو انہیں خدا کے طریقے سکھائے اور ان کے سامنے مستقل مزاجی کے ساتھ مسیحی زندگی گزارے (امثال 6:20-23، انیسویں 6:4، 2 تیمتھیس 1:5، 2 تیمتھیس 3:14-15)۔

6. ایسے شخص سے شادی کریں جس نے خدا پرست دوستوں اور نیک رہنماؤں کے زیر اثر رہنے کا انتخاب کیا ہو (زبور 119:63، 2 تیمتھیس 2:22)۔

7. ایسے شخص سے شادی کریں جو اختیار کے تابع ہو۔ ایک دانشمند آدمی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسی عورت کو اپنی بیوی بنائے جو فرمانبردار ہو (افسیوں 22:5)۔ اسی طرح ایک عورت کو بھی ایسے شخص سے شادی کرنی چاہیے جو خدا کے تابع ہو اور ان حکام کے بھی، جنہیں خدا نے کلیسیا میں، اس کی نوکری میں، اور حکومت میں اس کے اوپر مقرر کیا ہے (رومیوں 1:13، افسیوں 5:6-8، عبرانیوں 13:17، 1 پطرس 5:5)۔ جب شوہر خدا کے تابع ہوتا ہے، تو بیوی محفوظ اور برکت یافتہ رہتی ہے۔

◀ مندرجہ بالا خصوصیات میں سے آپ کے نزدیک کون سی سب سے زیادہ اہم ہیں؟ آپ نے اپنی زندگی میں ان خصوصیات کی اہمیت کو ظاہر کرنے والی کون سی مثالیں دیکھی ہیں؟

والدین کے ذریعے طے شدہ شادیاں

بہت سی ثقافتوں میں والدین کے لیے اپنے بچوں کی شادی طے کرنا ایک عام بات ہے۔ مثال کے طور پر، ایک بڑے ملک میں والدین اپنے بچے کے لیے ممکنہ شریک حیات تلاش کرتے ہیں اور دوسرے والدین سے بات چیت کرتے ہیں۔ عام طور پر، وہ پھربٹے اور بیٹی کی ملاقات کا انتظام کرتے ہیں۔ نوجوان لوگ ایک بار، یا شاید دو یا تین بار ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں، پھر انہیں فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ آیا وہ شادی کریں گے یا نہیں۔ بعض اوقات بچوں کو والدین کے منتخب کردہ شخص کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے، لیکن انہیں ایک دوسرے کو اچھی طرح جاننے کا زیادہ وقت نہیں ملتا۔

مسیحی والدین کو ان ثقافتوں میں بائبل پر عمل کرنا چاہیے جب وہ اپنے بچوں کے لیے شریک حیات تلاش کر رہے ہوں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے لیے خدا پرست، دانا، اور بالغ شریک حیات تلاش کریں۔ انہیں ایسے افراد کو دیکھنا چاہیے جو اپنی زندگیوں میں خدا کو اولین ترجیح دے رہے ہوں۔ والدین کے انتخاب میں کسی کی تعلیم، پیشہ، سماجی حیثیت یا مالی سطح کے بجائے یہ چیزیں زیادہ اہمیت رکھنی چاہئیں۔

بچوں کے خود سے طے شدہ رشتے

بالغ بچوں کے شریک حیات کے انتخاب کے حوالے سے والدین کے لیے حکمت

کچھ معاشروں اور ثقافتوں میں، جن میں یورپ اور شمالی امریکہ بھی شامل ہیں، عام طور پر نوجوان بالغ افراد اپنے شریک حیات کا انتخاب خود کرتے ہیں اور والدین کا اس میں زیادہ عمل دخل نہیں ہوتا۔

مسیحی والدین ان ثقافتوں میں یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے بالغ بچے کے شریک حیات کے انتخاب پر اثر انداز نہیں ہو سکتے یا انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ والدین کو یہ لگ سکتا ہے کہ اگر وہ اپنے بچے کی پسند پر اعتراض کریں گے تو اس سے ان کے بچے اور ہونے والے بہویاداماد کے ساتھ مستقبل میں تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔

لیکن حتیٰ کہ جب والدین اپنے بچوں کی شادیوں کا بندوبست نہیں کرتے، تب بھی انہیں اپنے بچوں کے شریک حیات کے انتخاب پر اثر ڈالنا چاہیے۔ والدین کو ان باتوں پر اپنے بچوں سے اس وقت بات کرنی چاہیے جب وہ ابھی چھوٹے ہوں۔ والدین کو اپنے بچوں کی سوچ اور امتداد کو با مقصد طریقے سے تشکیل دینا چاہیے (استثنا 6:5-9)۔ آپ والدین کے طور پر یہ کیسے کر سکتے ہیں؟

1. سب سے پہلے خود ایک نیک شریک حیات اور والدین کی مثال بنیں۔ جب تک آپ اپنی زندگی میں خدا کے اصولوں پر عمل نہیں کریں گے، تب تک آپ کی زبانی نصیحت کا آپ کے بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اگر آپ کی مثال آپ کی باتوں سے میل نہیں کھاتی، تو آپ کے بچے آپ کی باتوں کے بجائے آپ کے عمل سے سیکھیں گے۔

2. اپنے بچوں کو خدا کے معیار کے بارے میں سکھائیں۔ زندگی کے مقصد، شادی کے مقصد اور معنی، اور شریک حیات میں دیکھنے والی خوبیوں پر خدا کا نقطہ نظر واضح کریں (زبور 11:34-12)۔ جب ہم دنیا کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، تو ہم اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ دنیا ہی ہمارا نمونہ ہے، حالانکہ ہمیں خدا کے کلام کو اپنا نمونہ بننا چاہیے۔ اس کے بجائے، ہمیں اپنے بچوں میں خدا پرستی کی خواہش کو پروان چڑھانا چاہیے اور ان لوگوں کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانی چاہیے جو خدا کے نیک منصوبوں پر عمل کرتے ہیں۔ ہمیں ان برکات کی نشاندہی کرنی چاہیے جو وہ لوگ خدا کی فرمانبرداری کے باعث حاصل کرتے ہیں۔

3. اپنے بچوں کو سکھائیں کہ شریک حیات کے انتخاب میں کردار سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جب سے وہ چھوٹے ہوں، انہیں یہ سکھائیں کہ دوسروں میں اچھے کردار کو ظاہری خوبصورتی یا پرکشش شخصیت سے زیادہ اہمیت دینی چاہیے۔ انہیں سکھائیں کہ وہ یہ دیکھیں کہ ان کے ساتھی ذمہ دار ہیں یا سست، فرمانبردار ہیں یا نامنبرمان، دیانتدار ہیں یا دھوکہ باز۔ انہیں یہ بھی سکھائیں کہ انہیں اپنی ظاہری شکل و صورت کے بجائے اپنے کردار کی زیادہ فکر کرنی چاہیے۔

اگر والدین چاہتے ہیں کہ ان کے بچے بڑے ہو کر اپنے شریک حیات کے انتخاب میں ان سے مشورہ کریں، تو انہیں اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں یہ سکھانا ہوگا کہ ماں اور باپ کی بات ماننا عقل مند ہے! (امثال 1:8)۔ اگر والدین بلوغت یا جوانی کے دوران یہ سکھانے کی کوشش کریں گے تو یہ بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ والدین کو اپنے بچوں کو یہ سبق ان کے بچپن میں ہی دینا ہوگا (امثال 3:4-9)۔ خدا کے نزدیک، نیک والدین کی سنا بچوں کے لیے حفاظت اور برکت کا ذریعہ ہے۔

جیسا کہ سبق نمبر 4 میں بیان کیا گیا، والدین پر خدا کی طرف سے یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اخلاقی پاکیزگی کے ساتھ تعلقات قائم کرنے میں مدد کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ والدین اور بچوں کے درمیان ایک اچھا اور کھلا تعلق ہو، جہاں بچے رضا کارانہ طور پر اپنے والدین کے سامنے جوابدہ ہوں اور ان کے مشورے کو قبول کریں۔ یہ تعلق بچوں کے ابتدائی سالوں میں تعمیر ہوتا ہے، جب والدین مستقل مسزاجی کے ساتھ اپنے بچوں کو سکھاتے، تربیت دیتے، رہنمائی کرتے، اور نظم و ضبط سکھاتے ہیں۔

شریک حیات کے انتخاب کے لیے نوجوانوں کے لیے حکمت

خدا نے نوجوان ایمان داروں کے لیے حکمت رکھی ہے جو اپنی شادی کے بارے میں فیصلہ کر رہے ہیں۔ یہاں کچھ دانشمندانہ مشورے ہیں جو اچھے فیصلے کرنے میں مدد دیں گے:

(1) غمیر بائبل راستوں کو مسترد کریں۔

مثال کے طور پر، ہمیں معلوم ہے کہ یہ خدا کی مرضی نہیں کہ ایماندار غمیر ایماندار سے شادی کرے، لہذا ہمیں غمیر ایماندار کے ساتھ رومانوی تعلق قائم کرنے کا سوچنا بھی نہیں چاہیے۔

(2) حکمت کے لیے دعا کریں (امثال 2:17؛ یعقوب 3:13، 17)

جب ہم پورے دل سے خدا کی سمجھ بوجھ کو تلاش کرتے ہیں، تو وہ ہمیں حکمت دینے میں خوش ہوتا ہے۔ حکمت خدا کے کلام کا بغور مطالعہ کرنے اور اس کی مندرمانہ برداری میں پائی جاتی ہے۔ خدا ہمیں نیک لوگوں کے مشورے سے بھی حکمت دیتا ہے۔ خدا کی حکمت کو اپنانا ہمیں گناہ اور نقصان سے بچاتا ہے۔ اس کی حکمت ہمیں برکت دیتی ہے اور ہمیں اپنی زندگی کے لیے خدا کے بہترین منصوبے کا تجربہ کرنے کا موقع منراہم کرتی ہے۔ سب سے اہم بات، جب ہم دانشمندانہ فیصلے کرتے ہیں، تو ہم اپنے آسمانی باپ کو حلال دیتے ہیں۔

(3) روح القدس کی رہنمائی پر چلیں (زبور 119:133، امثال 3:5-7، یرمیاہ 10:23)

روح القدس ہمیں کبھی بھی خدا کے کلام کی نامرمانی کی طرف نہیں لے جائے گا بلکہ وہ ہمیں ہمیشہ اس کی یاد دلاتا ہے (یوحنا 14:26، یوحنا 13:16-14)۔ وہ خدا کے فرمانبردار بچوں کو گناہ سے بچاتا ہے اور انہیں زندگی اور اطمینان کی برکت دیتا ہے (رومیوں 8:5-6، 13-14؛ گلتیوں 5:16، 22-25)۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ہمیشہ ہر موقع پر خدا کی مرضی کی تمام تفصیلات معلوم نہ ہوں، لیکن آپ کو وہی کرنا چاہیے جو آپ کو یقیناً معلوم ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ آپ روحانی اور اخلاقی طور پر وفادار رہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ چاہتا ہے کہ آپ کچھ چیزوں سے بچیں اور کچھ چیزوں کو اپنائیں۔ جو کچھ آپ جانتے ہیں کہ صحیح ہے، وہی کریں اور خدا کی ہدایت کے لیے دعا کریں۔

(4) خدا پرست لوگوں کے مشورے پر دھیان دیں۔

وہ نوجوان جن کے والدین نیک اور خدا پرست ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ ان سے حکمت لیں۔ انہیں شادی کے بارے میں اپنی سوچ کے حوالے سے اپنے والدین کے ساتھ کھلے اور دیانتدار رہنا چاہیے۔ اگر والدین کو کسی بھی قسم کی تشویش ہو، تو نوجوانوں کو ان کی بات کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ خدا نے والدین کو بچوں کی حفاظت اور بھلائی کے لیے دیا ہے، اس لیے نوجوانوں کو ان کی برکت اور رہنمائی سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

بہت سے مسیحی نوجوان ایسے ہیں جنہیں کسی نیک بزرگ رشتہ دار کی رہنمائی حاصل نہیں ہوتی۔ ایسے میں انہیں دانشمندانہ فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھنے والے خدا پرست لوگوں سے مشورہ ضرور لینا چاہیے۔

تاہم، اگر والدین خداوند کی خدمت نہیں بھی کر رہے، تب بھی نوجوانوں کو ان کے مشورے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ بعض مواقع پر، ہو سکتا ہے کہ ایک نوجوان کو اپنے غیبر ایماندار والدین کی خواہشات کے برعکس خدا کی مرضی کو پورا کرنا پڑے، لیکن ایسا کبھی بھی بغاوت (1 سموئیل 15:23) یا بے ادبی (حسرو ج 20:12) کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے۔ والدین خدا کی پیروی کر رہے ہوں یا نہ کر رہے ہوں، خدا ان کے دل کو نرم کرنے کی قدرت رکھتا ہے تاکہ وہ اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی پر برکت دیں۔ والدین کے دل کی تبدیلی کے لیے دعا کرنا اور انتظار کرنا اس بیٹے یا بیٹی کے ایمان کو پرکھے گا اور مضبوط کرے گا۔

◀ ضروری بائبل اصولوں یا مشالوں پر غور کریں جو شادی کے فیصلے میں والدین کی شمولیت سے متعلق ہیں۔ والدین کو شریک حیات کے انتخاب کے عمل پر اثر انداز ہونے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ ایک بالغ مسیحی کو شادی کے فیصلے میں اپنے والدین کے ساتھ کیا رویہ رکھنا چاہیے؟

شادی سے پہلے جوڑے کی دوستی

اگر مستغنی یا شادی سے پہلے ایک دوسرے کو جاننے کا موقع میسر ہو، تو مرد اور عورت کو مختلف مواقع پر ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے۔ اس سے انہیں یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ دوسرا شخص کس طرح برتاؤ کرتا ہے، دوسروں کے ساتھ کیسے میل جول رکھتا ہے، غیر متوقع حالات میں کیسا رد عمل دیتا ہے، اور مختلف صورتحال کو کس طرح سنبھالتا ہے۔ یہ وقت انہیں یہ جاننے میں مدد دے سکتا ہے کہ آیا وہ ازدواجی زندگی کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں۔

پاکیزگی کے عہد کی ضرورت

◀ طلب 1 تھلنیکوں 1:4-8 اور 2 تیمتھیس 2:19-22 کو جماعت میں پڑھیں۔

خدا نے محبت کے ساتھ مرد اور عورت کو جسمانی اور جذباتی قربت کی خواہشات اور صلاحیتوں کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔ ان خواہشات کی موجودگی میں، وہ دوست جو ممکنہ طور پر شادی کے بارے میں سنجیدہ ہوں، انہیں اپنی رفاقت میں احتیاط سے کام لینے کا ارادہ کرنا چاہیے۔ خدا کی مرضی یہ ہے کہ یہ خواہشات ایک پائیدار اور خصوصی شادی کے عہد میں پوری ہوں۔

اگر مرد اور عورت دانستہ طور پر محتاط اور پاکیزگی کا عہد نہ کریں، تو ممکن ہے کہ وہ آزمائش کے وقت اپنے جذبات کی پیروی کرتے ہوئے خدا کی نامرمانی کر بیٹھیں۔ اخلاقی پاکیزگی کے خدا کے احکام سے انحراف کے کئی نقصانات ہیں اور یہ صرف مرد اور عورت کو ہی نہیں بلکہ ان کے آس پاس کے کئی لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ یہ نامرمانی پچھتاوے، قید، حبرم، شرمندگی، خوف، بد اعتمادی اور تعلقات کے ٹوٹنے کا سبب بنتی ہے۔

جو لوگ خدا کے پاکیزگی کے منصوبے پر عمل کرتے ہیں، انہیں بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو لوگ نامرمانی داری کے ذریعے خدا کی تعظیم کرتے ہیں، وہ ان تمام بھلائیوں کا تجربہ کر سکتے ہیں جو خدا نے ان کے لیے رکھی ہیں۔ وہ نامرمانی کے نتائج کی بجائے خوشی اور سکون پائیں گے۔ وہ ایک دوسرے پر بھروسہ کر سکیں گے اور خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط رشتہ قائم کر سکیں گے۔

خدا کی نامرمانی داری کرنا اس پر
بھروسہ رکھنے کے برابر ہے کہ وہ
آپ کے لیے سب سے بہتر
جانتا ہے اور چاہتا ہے۔
(دیکھیے امثال 3)

یہ برکتیں پاکیزگی کے اصول پر چلنے کے لیے ایک مضبوط تحریک ہیں، لیکن ایمانداروں کے لیے سب سے بڑی تحریک یہ ہونی چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں خداوند یسوع کی تعظیم کریں۔ ایک محبت کرنے والے جوڑے کو

یہ سوال کرنا چاہیے: "ہم اپنی رفاقت میں خدا کو کیسے زیادہ حلال دے سکتے ہیں؟ ہم یسوع کو کیسے زیادہ عزت دے سکتے ہیں؟"

آپ کا آج کا ضبطِ نفس
آپ کے مستقبل کے شریکِ حیات کے لیے ایک
تحفہ ہے۔
آپ کا شریکِ حیات محفوظ اور معزز محسوس کرے
گا کیونکہ آپ نے خدا کی فرمانبرداری کا انتخاب کیا۔
آپ کا شریکِ حیات بے حد محبت محسوس
کرے گا۔

ناپاک اعمال سے بچنے کے لیے، جوڑے کو جسمانی متربت میں
اضافے سے محتاط رہنا چاہیے۔ انہیں ایسے معاملات پر طویل وقت
تہہ گزارنے سے بچنا چاہیے جہاں انہیں لگے کہ کوئی انہیں نہیں دیکھ رہا۔
جب جسمانی تعلق ان کی گفتگو سے زیادہ اہم ہو جائے، تو وہ آزمائش میں پڑ
سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ روحانی اور تعلقاتی مسائل کو اچھی طرح
سے سنبھالنے کے قابل نہیں رہیں گے، کیونکہ ان کے ذہن اور دل جسمانی
خواہشات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ تعلقات کے آغاز میں، جوڑے

کو مسل کر یہ طے کرنا چاہیے کہ وہ اپنے تعلقات میں کیا کریں گے اور کن باتوں سے اجتناب کریں گے۔ ان کا منصوبہ
انہیں گناہ سے بچانے، ان کے مستقبل کے شریکِ حیات سے محبت میں مدد دینے اور خدا کی عزت کرنے
کے قابل بنانے والا ہونا چاہیے۔ جوڑے کو اپنے منصوبے کے پابند رہنا چاہیے، دیندار اساتذہ کے سامنے جو ابدہ رہنا
چاہیے اور ان کے مشوروں اور ہدایات کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ انہیں نیک دوستوں اور خاندان کے افراد کے ساتھ
وقت گزارنا چاہیے۔

نشوونما کو فروغ دینے والی سرگرمیاں

شادی سے پہلے کا وقت صرف ایک دوسرے کو جاننے کا نہیں بلکہ نشوونما کا بھی ہونا چاہیے۔ جوڑے درج ذیل
سرگرمیوں کو مسل کر کر سکتے ہیں:

- مختلف منصوبوں پر کام کریں۔
- کوئی ایسا ہنر سیکھیں جو دونوں کے لیے نیا ہو۔
- اچھی کتابیں پڑھیں اور ان پر تبادلہ خیال کریں۔
- ایک ہی بائبل حوالہ کو یاد کریں اور پھر اس پر گفتگو کریں۔
- مسل کر خدا متی سرگرمیاں ترتیب دیں اور انجام دیں۔
- بچوں کی دیکھ بھال میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔
- ایک دوسرے کے خاندان کے ساتھ وقت گزاریں۔

یہ سرگرمیاں مددگار ثابت ہوں گی کیونکہ یہ:

- مرد اور عورت کو ایک دوسرے کو بہتر طور پر جاننے میں مدد دیں گی۔
- انہیں یہ سمجھنے میں مدد دیں گی کہ آیا وہ ایک دوسرے کے لیے اچھے شریک حیات بن سکتے ہیں۔
- ان کی آپس کی گفتگو کو مؤثر اور بامقصد بنائیں گی۔
- ان کی روحانی اور ذاتی ترقی میں معاون ہوں گی۔

◀ ان میں سے کون سے اصول اور خیالات آپ کے لیے نئے ہیں؟ آپ کے معاشرتی پس منظر میں ایسا اندازوں کو شادی سے پہلے کے تعلقات میں پاکیزگی اور خدا کی تعظیم کے بائبل اصولوں کو کیسے اپنانا چاہیے؟

شادی سے پہلے زیر بحث آنے والے موضوعات

ان ثقافتوں میں جہاں شادی کا فیصلہ کرنے سے پہلے جوڑے کو ایک دوسرے کو جاننے کا موقع ملتا ہے، وہاں شادی سے پہلے چند اہم معاملات پر گفتگو کرنا ضروری ہے۔

ان معاشروں میں جہاں والدین شادی طے کرتے ہیں، جوڑے کو ایک دوسرے کو جاننے کا موقع نہیں ملتا۔ وہ شادی سے پہلے ہر اہم معاملے پر بات نہیں کر سکتے۔ ایسے حالات میں والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جوڑا ایک دوسرے کے لیے موزوں ہے۔

اگر شادی شدہ جوڑا ایک دوسرے کے بارے میں زیادہ نہ جانتا ہو، تو وہ شادی کے بعد ان مسائل کو حل کرتا ہے، لیکن یہ مسائل ان کے انتخاب پر اثر انداز نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ پہلے ہی ایک دوسرے اور خدا کے ساتھ اپنے عہد میں بندھ چکے ہوتے ہیں۔

مرد اور عورت کے اعتقادات، پس منظر، ثقافت، زندگی کے مقاصد اور اقدار جتنے زیادہ مشترک ہوں گے، ان کے درمیان مطابقت اتنی ہی بہتر ہو سکتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو، شادی کے خواہشمند جوڑے کو درج ذیل امور پر گفتگو کرنی چاہیے:

- ان کے زندگی کے مقاصد
- ان کے لیے اہم اقدار
- ان کی پرورش اور بچپن کے تجربے
- والدین اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ ان کے تعلقات
- ان کے ذاتی عقائد اور روحانی معمولات جیسے کلیسیائی زندگی، عبادت، اور خدمت
- بچوں کی تربیت، تعلیم، نظم و ضبط، اور انہیں مسیح کی فرمانبرداری سکھانے کے متعلق ان کی رائے

- مالیات کے متعلق ان کے خیالات، جیسے حصر، بچت اور مشکلات میں جینے کے اصول
- کسی بھی جسمانی یا ذہنی بیماریوں یا خاندانی طبی تاریخ سے متعلق معاملات

اس مرحلے میں، آپ کو زندگی کے مشکل اور پیچیدہ موضوعات پر بات کرنی چاہیے۔ ایک بار جب آپ خدا اور ایک دوسرے سے اپنے عہد باندھ لیتے ہیں، تو آپ شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں، خواہ حالات اچھے ہوں یا برے۔ شادی میں، شوہر اور بیوی اپنی تمام تر حقیقت ایک دوسرے کے ساتھ بانٹتے ہیں، اس لیے شادی سے پہلے دیانت دارانہ گفتگو بے حد ضروری ہے۔ بات چیت کو بتدریج زیادہ کھلا اور گہرا ہونا چاہیے۔ اگر وہ شخص جس سے آپ شادی کا ارادہ رکھتے ہیں، ان اہم معاملات پر گفتگو کرنے سے گریز کرتا ہے، تو یہ ایک سنگین خطرے کی علامت ہے۔

شادی سے ٹھیک پہلے، جوڑے کو ازدواجی تعلقات سے متعلق اپنے عقائد، توقعات اور خواہشات پر بات کرنی چاہیے۔ رشتے کے بہت ابتدائی مرحلے میں اس موضوع پر گفتگو کرنا غیر ضروری آزمائش پیدا کر سکتا ہے، لیکن شادی سے پہلے اس پر بات کرنا ضروری ہے۔

جو جوڑے ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے مفید ہے کہ:

- ان کا ذہنی و فکری رجحان ایک جیسا ہو۔
- ان کے شادی شدہ زندگی کے بارے میں توقعات یکساں ہوں۔
- ان کے مذہبی عقائد اور روحانی معمولات ایک جیسے ہوں۔
- ان کے مالیاتی اور وقت کے انتظام سے متعلق نظریات یکساں ہوں۔
- ان کے بچوں کی پرورش کے بارے میں خیالات ملتے جلتے ہوں

مسنگی میں خطرے کی نشانیاں

حبان ڈریشر آٹھ ایسی مشکلات کی نشاندہی کرتے ہیں جو کسی مرد یا عورت کو سنجیدگی سے مسنگی ختم کرنے پر غور کرنے پر مجبور کر سکتی ہیں:²⁶

1. آپ اور آپ کے دوست کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے ہیں۔

²⁶ ماخوذ از: حبان ڈریشر، فٹار بیٹر، فٹار ورس: اے پری میڈیٹل چیک لسٹ، (مورگن ٹاؤن، پی اے: مستوف پریس، 1999)، صفحات 30-31۔

2. آپ احساس موضوعات پر بات کرنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ آپ اپنے دوست کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے ڈرتے ہیں۔ اگر آپ خود سے یہ کہتے ہیں، "مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے"۔ تو یہ ایک خطرے کی علامت ہے۔ شادی کا مطلب ہے کہ آپ کو اعتماد اور محبت کے ساتھ بہت سی باتوں پر گفتگو کرنی ہوگی۔

3. آپ کا رشتہ حد سے زیادہ جسمانی تعلقات کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اگر شادی سے پہلے جسمانی تعلقات بڑھنے لگیں تو اس کا اثر آپ کی بات چیت اور باہمی تفہیم پر پڑ سکتا ہے۔ زیادہ چھونا اور کم بات کرنا ایک حقیقی خطرے کی علامت ہے۔

4. آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کسی خوف کی وجہ سے اس رشتے میں ہیں۔ مثال کے طور پر، "میں یہ رشتہ ختم کرنا چاہتا ہوں، لیکن میں کسی کو مایوس نہیں کرنا چاہتا۔"

5. آپ کے دوست کو تعمیری تنقید قبول کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنی غلطیوں پر معذرت کرنے سے انکار کرتا ہے، تو یہ ابھی بھی نقصان دہ ہے اور شادی کے بعد مزید خطرناک ہو سکتا ہے۔

6. والدین یا مہتمم دوست آپ کے رشتے یا ممکنہ شادی پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ ایک بڑی خطرے کی علامت ہو سکتی ہے، کیونکہ شادی صرف ایک فرد سے نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک خاندان میں شامل ہونے کا بھی مطلب ہے، جو آپ کی شادی کے استحکام اور کامیابی پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

7. آپ کا دوست حد سے زیادہ شکی یا حسد کرنے والا ہے۔ اگر وہ آپ کی بات پر شک کرتا ہے یا کسی اور طریقے سے آپ پر بھروسہ نہیں کرتا، تو یہ خطرے کی علامت ہے۔ بے اعتمادی کسی بھی شادی کو ختم کر سکتی ہے، لہذا اگر آپ کا دوست غیر ضروری طور پر شکی ہے تو بہتر ہے کہ اس تعلق کو ختم کر دیا جائے۔

8. آپ کو رشتے کے بارے میں کسی بے چینی کا احساس ہے، خاص طور پر جب آپ اپنے دوست کے ساتھ اکیلے ہوتے ہیں۔ اگر آپ کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ "کچھ غلط ہے" تو اس اندرونی بے سکونی کو نظر انداز نہ کریں!

نتیجہ

امثال 3:24-4 "حکمت سے گھر تعمیر کیا جاتا ہے اور فہم سے اُس کو قیام ہوتا ہے۔ اور علم کے وسیلہ سے کوٹھریاں نفیس و لطیف مال سے معمور کی جاتی ہیں۔"

شریکِ حیات کا انتخاب زندگی کے سب سے اہم فیصلوں میں سے ایک ہے۔ خدا اپنے بچوں کی رہنمائی کرنا اور انہیں دانشمندانہ فیصلے کرنے میں مدد دینا پسند کرتا ہے، خاص طور پر جب وہ ممکنہ شریکِ حیات کو جاننے اور پرکھنے کا عمل کر رہے ہوں۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ اس سبق میں کون سا تصور آپ کے لیے نیا تھا؟ یہ کیوں اہم ہے؟ اسے سمجھنے سے آپ کے تعلقات پر کیا اثر پڑے گا؟ اس کا آپ کی خدمت پر کیا اثر ہوگا؟

دعا

اے آسمانی باپ،

ہماری رہنمائی کرنے اور ہماری ضروریات پوری کرنے کے لیے تیرا شکر ہو۔ تیری دی ہوئی حکمت اور اصولوں کے لیے ہم تیرے شکر گزار ہیں، جو ہمیں زندگی کے اہم فیصلے کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

جب ہم اپنے شریکِ حیات کا انتخاب کریں، تو ہماری مدد کر کہ ہم تیری مرضی کے مطابق ترجیحات رکھیں۔ ہمیں وہ مرد اور عورت بننے میں مدد دے، جو تو چاہتا ہے کہ ہم ہوں۔ ہمیں منروتی عطا کر اور دیندار لوگوں کے مشورے کو قبول کرنے کی توفیق دے۔

ہم ایسی پاکیزہ اور بابرکت زندگی گزارنا چاہتے ہیں جو تجھ سے محبت اور تیری عزت میں بسر ہو۔

آمین۔

(1) اس سبق کے کسی حصے کو اپنے خدمت کے تناظر میں سکھانے کے لیے منتخب کریں۔ آپ کسی فنر دیانوجوانوں کے گروہ کو یہ سکھا سکتے ہیں۔ جب آپ کلاس سے باہر سکھانے کا یہ کام مکمل کر لیں تو اپنے گروہ کے رہنما کو آگاہ کریں۔

(2) تحریری طور پر ایک دیندار مسرد اور عورت کے تعلق کی خصوصیات بیان کریں جو آپ کے ثقافتی پس منظر میں شادی کا ارادہ رکھتے ہیں یا شادی کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

(3) چاہے آپ شادی شدہ ہوں یا نہ ہوں، ممکنہ شریک حیات میں تلاش کرنے والی خصوصیات کی فہرست کا جائزہ لیں۔ دی گئی تمام آیات کو پڑھیں اور خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو دکھائے کہ آپ کو کس طرح بڑھنے کی ضرورت ہے۔

(4) اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں اور مستقبل میں شادی کا ارادہ رکھتے ہیں، تو ایک فہرست تیار کریں جس میں وہ خصوصیات شامل ہوں جو آپ اپنے شریک حیات میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ فہرست آپ کو اپنے کلاس لیڈر کے ساتھ شیئر کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن اسے مکمل کرنے کے بارے میں انہیں مطلع کریں۔

سبق 7

مضبوط شادی کی پرورش

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ وہ:

(1) مرد اور عورت کی ضروریات کے بارے میں خدا کے ڈیزائن اور شادی میں خدا کی ہدایات کے درمیان تعلق کو سمجھے۔

(2) بائبل اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے یہ دکھائے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کی ضروریات کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں۔

ذاتی اختلافات کو قبول کرنا

یہ کوئی راز کی بات نہیں کہ مرد اور عورت کئی طرح سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں! بہت سے مردوں کو اپنے جذبات کا اظہار کرنا مشکل لگتا ہے، جبکہ بہت سی عورتیں جذبات کے اظہار کو حقیقی گفتگو کا لازمی حصہ سمجھتی ہیں۔ مرد عام طور پر زیادہ خطہ مول لینے والے ہوتے ہیں، جبکہ خواتین زیادہ تر تحفظ اور سیکورٹی کے بارے میں فکر مند رہتی ہیں۔ مرد فطری طور پر جسمانی خوبصورتی کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں، جبکہ زیادہ تر عورتیں جذباتی متبربت کو زیادہ اہمیت دیتی ہیں۔ اس طرح کے کئی اور منرق بھی گنوائے جا سکتے ہیں۔

عام صنفی منرق کے علاوہ، شوہر اور بیوی کی شخصیات میں بھی منرق ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک فرد لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے کو پسند کرتا ہو، جبکہ دوسرا تنہائی کو ترجیح دیتا ہو۔ کچھ اختلافات معمولی نوعیت کے ہو سکتے ہیں، جیسے کہ گھر میں کتنی روشنی ہونی چاہیے یا کمرے کا درجہ حرارت کیا ہونا چاہیے۔ بہت سی شادیاں اس بات پر اختلاف کی وجہ سے مشکل میں پڑ جاتی ہیں کہ پیہ کس طرح حنرچ کیا جائے۔ یہ اختلافات لازمی طور پر کردار کی کمزوری نہیں ہوتے بلکہ محض شخصیت اور رائے کے منرق ہو سکتے ہیں۔

چونکہ شادی ایک مرد اور عورت کو متحد کرتی ہے، بعض اوقات لوگ سمجھتے ہیں کہ شادی کے بعد یہ اختلافات ختم ہو جانے چاہئیں۔ بعض اوقات ایک شریک حیات دوسرے کی عادات، آراء اور ترجیحات کو بدلنے کی مسلسل کوشش کرتا ہے، یہ سوچ کر کہ یہ خامیاں ہیں جنہیں درست کیا جانا چاہیے۔

یہ سچ ہے کہ ہر فرد کو اپنے تعلقات کی بدولت نشوونما پانا اور بہتری کی طرف بڑھنا چاہیے۔ لیکن بعض اوقات کسی کو بدلنے کی ہماری کوشش اس کی انفرادیت پر حملہ ہوتی ہے۔ صحت مند شادی میں، دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کرنے، عزت دینے، قدر کرنے اور خدمت کرنے کا رویہ اپناتے ہیں۔

◀ مرد اور عورت کے اور کون سے فرق ہوتے ہیں؟ وہ کون سے ذاتی اختلافات ہیں جنہیں لوگوں کو قبول کرنا چاہیے؟

خدمت کو چننا

گیری ہتھامس اپنی کتاب Sacred Marriage میں لکھتے ہیں:

اچھی شادی کوئی ایسی چیز نہیں جو کسی کو اتنا مسلجائے، بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کے لیے محنت کرنا پڑتی ہے۔ اس میں جدوجہد شامل ہوتی ہے۔ آپ کو اپنی خود عرضی کو مصلوب کرنا ہوگا۔ بعض اوقات آپ کو سامنے آکر سامنا کرنا پڑے گا، اور بعض اوقات اعتراف کرنا ہوگا۔ معافی کو اپنا ناضروری ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک مشکل کام ہے، لیکن آخر کار اس کے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ آخر کار ایک خوبصورت، قابل بھروسہ اور ایک دوسرے کا ہمارا بننے والا رشتہ تخلیق کرتا ہے۔²⁷

گیری ہتھامس اوٹوپا سپر کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

اگر شادی بہت سے لوگوں کے لیے ایک مایوس کن تجربہ بن جاتی ہے، تو اس کی وجہ ان کے ایمان کی بے حسی میں پائی جاتی ہے۔ لوگ اس حقیقت کو پسند نہیں کرتے کہ خدا کی برکات صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں جو مستقل مزاجی سے انہیں تلاش کرتے ہیں (متی 7:7؛ لوقا 11:9)۔ شادی، لہذا، ایک تحفہ بھی ہے اور ایک ذمہ داری بھی جسے پورا کیا جانا چاہیے۔²⁸

²⁷ یہ حوالہ گیری ہتھامس کی کتاب Sacred Marriage سے لیا گیا ہے، جو 2000 میں زونڈرون (Zondervan) پبلشرز نے شائع کی۔ صفحہ 133

Ibid²⁸

اکثر شادیاں اس لیے کامیاب نہیں ہوتیں کیونکہ شوہر اور بیوی اپنی اپنی ضروریات کے بارے میں سوچ رہے ہوتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کریں۔

یہ حقیقت ہے کہ ہم ایک دوسرے کی سب سے گہری ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ صرف ہمارا آسمانی باپ ہی ہمارے دل کی گہری خواہشات اور تمنائوں کو مکمل طور پر پورا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یسوع مسیح دنیا میں آئے۔ ان کا مقصد ہمیں نجات دینا، ہمیں اپنی روح سے معمور کرنا اور ہمیں "ابا، باپ" کے ساتھ گہرے اور تسلی بخش تعلق میں لانا ہے (رومیوں 8:14-15؛ گلتیوں 4:6)۔

تاہم، خدا نے شادی کو ایک تربیتی میدان بھی بنایا ہے، جہاں ہم خدمت گزار بننا سیکھتے ہیں؛ وہی خدمت جو ہم یسوع کی زندگی میں دیکھتے ہیں (یوحنا 13:14)۔ خدا چاہتا ہے کہ ہر شریک حیات میں وہ عاحبِ زنانہ دل پیدا ہو جو دوسرے کے لیے منکر مند ہو (فلیپیوں 2:3-8)۔

کچھ انتہائی خوشحال اور باہرکت شادیاں اس لیے پروان چڑھتی ہیں کیونکہ کسی ایک شریک حیات نے اپنی ذات کو پس پشت ڈال کر دوسرے کی خدمت کا فیصلہ کیا۔ خواہ وہ بیماری، ناکامی، حادثے یا کسی غم میں ہو۔ کئی شوہروں نے گواہی دی کہ اگر ان کی بیویوں نے ان کے لیے دعا کی ہوتی، انہیں معاف نہ کیا ہوتا، انہیں جواب دہ نہ ٹھہرایا ہوتا، اور انہیں غیر مشروط محبت نہ دی ہوتی، تو وہ زندگی میں ناکام ہو جاتے۔ کئی بیویوں نے تسلیم کیا کہ اگر ان کے شوہروں نے صبر اور سمجھ داری نہ دکھائی ہوتی، تو وہ بچپن میں اپنے باپ کی طرف سے کیے گئے ظلم یا دیگر صدمات سے نہ نکل پاتیں۔ چونکہ ہم ایک گناہ آلود دنیا میں رہتے ہیں، جہاں ساری مخلوق کرا رہی ہے (رومیوں 8:22)، اس لیے ہر شادی شدہ شخص زحمت اور نشانات لے کر آتا ہے۔ لیکن خدا کا فضل ہمیں یہ موقع دیتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے زخموں پر مسرہم لگائیں۔

ہم سب فطری طور پر خود معرض پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارا رجحان زیادہ تر اپنی ضروریات پر مسرہم کوڑ ہوتا ہے۔ لیکن خدا کا نجات بخش اور مقدس کرنے والا فضل ہمیں بدل سکتا ہے۔ جب خدا کی روح ہم میں کام کرتی ہے، تو ہم ایسے لوگ بننے لگتے ہیں جو دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے ہیں۔ شادی اس وقت ترقی کرتی ہے جب ہر شریک حیات دوسرے کی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھتا ہے۔

◀ آپ کے خیال میں، عملی طور پر روزِ مسرہم زندگی میں خدمت کو چننے کا کیا مطلب ہے؟

شوہر اور بیوی کی بنیادی ضروریات

خدا نے مرد اور عورت کو مختلف ضروریات اور خواہشات کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرد کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اس کی بیوی وہی چیزیں پسند کرے گی جو اسے خوش کرتی ہیں، اور اسی طرح ایک بیوی کو بھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اس کا شوہر اسی سلوک کو پسند کرے گا جو وہ خود چاہتی ہے۔ یقیناً، کچھ معاملات میں نرمی، محبت، اور عزت دونوں کے لیے ضروری ہیں، لیکن مرد اور عورت کی کچھ ضروریات ایک دوسرے سے منفرد ہوتی ہیں۔

اگر ہم مرد اور عورت کی مخصوص ضروریات کو سمجھ لیں، تو ہم بہتر طریقے سے اپنے شریک حیات کی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ بد قسمتی سے، بہت سے شوہر اور بیوی اپنی بات چیت اور جھگڑوں میں ایک دوسرے کی ضروریات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے دونوں ناراض اور دل برداشتہ ہو سکتے ہیں کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ ان کا شریک حیات انہیں نہیں سمجھتا۔

تمام انسانوں کو محبت اور عزت کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن مرد اور عورت میں ایک اہم فرق ہے۔ عورت کی بنیادی ضرورت محبت ہے، جبکہ مرد کی بنیادی ضرورت عزت ہے۔²⁹

◀ آپ نے مرد اور عورت کی ان ضروریات کے فرق کو اپنی زندگی میں کیسے محسوس کیا ہے؟

شوہر اپنی بیوی سے محبت کا اظہار کیسے کرے

انیسوں 5:25، 28 کہتی ہے: "اے شوہر! اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا۔۔۔ اسی طرح شوہروں کو لازم ہے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں۔۔۔"

ایک شوہر کو بار بار اپنی بیوی سے کہنا چاہیے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور یہ فرض نہیں کرنا چاہیے کہ وہ پہلے سے جانتی ہے۔ اسے صرف الفاظ سے نہیں بلکہ عمل سے بھی اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہیے۔ اسے محبت ان طریقوں سے ظاہر کرنی چاہیے جو اس کی بیوی کے لیے اہم ہیں۔ اسے یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ وہ جس طرح محبت کا اظہار کرتا ہے، بیوی کو بھی اسی سے خوشی ملے گی۔ اس کی ضروریات مختلف ہو سکتی ہیں۔

²⁹ ڈاکٹر ایمرسن ایگریج کی کتاب Love and Respect اس حصے میں بہت مددگار ثابت ہوئی ہے۔

(1) شوہر اپنی بیوی سے محبت کا اظہار تحفظ منراہم کر کے کرتا ہے۔³⁰

بیوی کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ اس کا شوہر اسے جسمانی اور جذباتی طور پر محفوظ رکھے گا۔ شوہر کو پڑوسیوں کے ساتھ کسی بھی تنازعے کو خود حل کرنا چاہیے۔ اسے گھر کو ایک محفوظ جگہ بنانا چاہیے۔ اگر بیوی پر دوسروں، یہاں تک کہ رشتہ داروں کی طرف سے بھی تنقید کی جائے تو شوہر کو اس کے حق میں بولنا چاہیے۔ شوہر کو کبھی بھی اپنی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے اور نہ ہی اسے جسمانی طور پر نقصان پہنچا کر اپنی بات منوانی چاہیے۔ اسے اپنی بہترین کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کی مالی ضروریات کو پورا کرے۔ اگر شوہر مالی معاملات میں لاپرواہی برتتا ہے تو بیوی کو لگتا ہے کہ وہ اپنے خاندان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتا۔

شوہروں کے لیے مالی نکات

- شادی میں مالی مسائل تنازعات کی سب سے بڑی وجوہات میں سے ایک ہیں۔ شوہروں کو چاہیے کہ:
- کسی بھی ناجائز یا غیر اخلاقی طریقے سے منافع حاصل کرنے سے انکار کریں؛ یاد رکھیں کہ آپ خدا کے اختیار میں ہیں۔
- اپنے چہرچ کو وہ بیکہ دیں کیونکہ آپ خدا پر بھروسہ کر رہے ہیں کہ وہ آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔
- ملازمت کے لیے بہترین موقع تلاش کریں، لیکن فی الحال مشکل یا ناپسندیدہ کام کرنے کے لیے بھی تیار رہیں۔
- چاہے ملازمت ہو یا نہ ہو، ہر روز ایسا کام کریں جو آپ اور دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو۔
- آج متروض لے کر کل کے پیسے حشرچ نہ کریں۔
- جب تفریح یا خوشی کے لیے پیسے حشرچ کریں تو اپنی بیوی اور بچوں کو بھی شامل کریں۔
- بات آمدگی سے عام احسراحتات جیسے گھر کے کرائے کے لیے بچت کریں۔
- دولت کو صرف آرام کے لیے حشرچ کرنے کے بجائے اپنی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے سرمایہ کاری کریں۔

³⁰ اس حقیقت سے متعلق بہت سی آیات۔ متعدد موجود ہیں، جن میں شامل ہیں: انیسویں: 28-31، کلمیوں: 3-19 (جذباتی حفاظت) 1 تمہیتھیں: 5-8 (جسمانی ضروریات کی منراہمی) نمبر: 4-13-14 (جسمانی حفاظت) اور 1 تمہیتھیں: 2-14 (روحانی حفاظت)۔

(2) شوہر اپنی بیوی کے لیے وفادار رہ کر محبت کا ثبوت دیتا ہے۔

شوہر کو چاہیے کہ وہ اخلاقی پاکیزگی اختیار کرے اور صرف اپنی بیوی سے محبت کرے، پیاری ہر نی اور دل مندریب غزال کی مانند اُس کی چھائیاں تجھے ہر وقت آسودہ کریں اور اُس کی محبت تجھے ہمیشہ مندریفت رکھے امثال 5:19۔ اگر شوہر کسی اور عورت سے غیر مناسب تعلق رکھے یا غیر اخلاقی مواد دیکھے، تو بیوی کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔

(3) شوہر اپنی بیوی کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

شوہر ہمیشہ اپنی بیوی کو سمجھنے میں کامیاب نہیں ہوگا، لیکن اسے چاہیے کہ وہ وقت نکال کر اس کی بات سنے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرے۔ کلام مقدس شوہروں کو ہدایت دیتا ہے: اے شوہر! تم بھی بیویوں کے ساتھ عقل مندی سے بسر کرو۔۔۔۔۔ زندگی کی نعمت کے وارث ہیں (1 پطرس 3:7)۔ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے جذبات اور خیالات کا مذاق اڑاتا ہے، تو وہ خود کو غیر محبوب محسوس کرے گی۔ اُسے ضرورت ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے خدشات کو سمجھے، چاہے اُس کی باتیں اُسے غیر منطقی ہی کیوں نہ لگیں۔

چونکہ خدا نے شوہر کو گھر کا سربراہ بنایا ہے (افسیوں 5:23)، اس لیے گھر کی قیادت کی ذمہ داری اُسی پر ہے (1 تیمتھیس 3:4-5)۔ تاہم، شوہر اور بیوی کو ہر معاملے میں مشاورت کرنی چاہیے تاکہ وہ زیادہ تر فیصلوں پر متفق ہو سکیں۔ شوہر کو جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنی بیوی کے جذبات اور رائے کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ اگر وہ کسی معاملے پر متفق نہ ہو سکیں، تو شوہر کو فیصلہ لینا پڑ سکتا ہے، لیکن اُسے اس بات پر افسوس ہونا چاہیے کہ وہ اتفاق رائے تک نہ پہنچ سکے۔ عام طور پر، اتحاد کی کمی شوہر کے لیے ایک انتباہ ہوتی ہے۔ خواتین میں اکثر وہ حکمت اور بصیرت ہوتی ہے جس کی مردوں کو بہتر فیصلے کرنے کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

◀ ایک طابع عام کو چاہیے کہ وہ افسیوں 4:2-3، 15-16 جماعت کے لیے پڑھے۔ یہ آیات شوہر اور بیوی کے رشتے پر کیسے لاگو ہوتی ہیں؟

(4) شوہر اپنی بیوی سے محبت کا اظہار اس کی قدر کر کے کرتا ہے۔³¹

بہت سی بیویاں محسوس کرتی ہیں کہ ان کے شوہران کی محنت کو سراہتے نہیں۔ ایک شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کا شکر گزار ہو۔ اسے تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کے لیے کتنی محنت کرتی ہے۔ اسے کبھی بھی اپنی بیوی پر دوسروں کے سامنے تنقید نہیں

³¹ امثال 31:28-31

کرنی چاہیے۔³² بلکہ اسے اس کے کردار، خوبصورتی اور صلاحیتوں کی تعریف کرنی چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو، اسے اپنی بیوی کے لیے اچھے لباس کا بندوبست کرنا چاہیے۔ ایک بیوی خود کو غیر محبوب محسوس کرتی ہے جب اسے لگے کہ اس کا شوہر اس کی ظاہری خوبصورتی کا خیال نہیں رکھتا۔

جب کوئی شوہر اپنی بیوی پر تنقید کرتا ہے تو وہ اسے سوچنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ وہ ایک ناکافی شخصیت کی حامل ہے اور اسے مایوسی میں ڈال سکتا ہے۔ پولس ایسٹنڈروں کو سکھاتا ہے "کسی کی بدگواہی نہ کریں۔ تکراری نہ ہوں بلکہ نرم مزاج ہوں اور سب آدمیوں کے ساتھ کمال حلیمی سے پیش آئیں۔" (ططس 3:2)۔ اگر تنقید ضروری ہو تو شوہر کو بہت محتاط رہنا چاہیے کہ اس کی بیوی کی قدر اس کی تنقید سے زیادہ محسوس ہو۔ اسے دوسری ایسی عورتوں کی مثالیں دینے سے بھی گریز کرنا چاہیے جو کسی خاص خوبی میں اس کی بیوی سے بہتر ہوں۔

(5) شوہر اپنی بیوی سے محبت کا اظہار ششہ نہانے کے لیے وقت نکال کر کرتا ہے۔

زندگی کو ایک ساتھ گزارنے کے لیے بات چیت کے لیے وقت نکالنا ضروری ہے۔ الفاظ کے ذریعے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں (امثال 16:24، امثال 20:5)۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ اپنی روزمرہ کی مصروفیات کے بارے میں بات کرنی چاہیے۔ انہیں اپنی دوستیوں، جذبات، خواہشات اور فنکروں پر گفتگو کرنی چاہیے۔ ایک بیوی خود کو محبوب محسوس کرتی ہے جب اس کا شوہر اس کے ساتھ وقت گزارنے اور اس کی بات سننے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ جب شوہر تھکا ہوا گھر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بات کرنے یا گھر کے مسائل سننے کے موڈ میں نہ ہو، لیکن پھر بھی اسے اس ضرورت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ایک شوہر جسمانی قربت چاہتا ہے لیکن جذباتی طور پر دستیاب نہیں ہوتا، تو بیوی خود کو استعمال شدہ اور غیر محبوب محسوس کرتی ہے۔

(6) شوہر اپنی بیوی سے محبت کا اظہار اس کی کمزوریوں پر صبر کر کے کرتا ہے۔

1 پطرس 3:7 سکھاتا ہے، "اے شوہر! تم بھی بیویوں کے ساتھ عقل مندی سے بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف جان کر اس کی عزت کرو... "زیادہ تر عورتیں جسمانی طور پر سردوں جتنی مضبوط نہیں ہوتیں۔ نیز، عورتیں سردوں کے مقابلے میں جذباتی تکلیف اور دباؤ کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ ایک سرد کو اپنی بیوی کو دلاسا دینا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اسے سیکھنا چاہیے کہ وہ کس طرح اس کے دباؤ کو کم کر سکتا ہے۔ جب وہ تھکی ہوئی ہو، پریشان ہو یا کسی فنکر میں مبتلا ہو تو اسے سخت مطالبات سے گریز کرنا چاہیے۔

³² شادی کے تناظر میں، یہ انیسویں 4:29-32، انیسویں 5:25-29، اور متی 12:7 میں خدا کی ہدایت کا اطلاق ہے۔

(7) شوہر اپنی بیوی سے محبت کا اظہار اس کی عملی ضروریات پوری کر کے کرتا ہے۔

جس طرح ایک مرد اپنے کام کے لیے بہترین اوزار اور ایک اچھا ماحول چاہتا ہے، اسی طرح اسے اپنی بیوی کے لیے بھی ایک اچھا ماحول فراہم کرنا چاہیے۔ اسے گھر کی ضروری مرمت کروانی چاہیے اور بیوی کو وہ سہولتیں دینی چاہئیں جو اس کے آرام اور کام کے لیے ضروری ہیں۔

جب شوہر اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں تو اس کے نتائج

زیادہ تر شوہر یہ پاتے ہیں کہ جب وہ اپنی بیویوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں تو ان کی بیویاں خوشی اور تعاون کے ساتھ جواب دیتی ہیں۔ عورتیں اس وقت خوشی محسوس کرتی ہیں جب ان کے شوہران کے ساتھ وفادار رہتے ہیں اور محبت کا عملی اظہار کرتے ہیں۔ مرد اپنی شادی سے سب سے زیادہ برکت اسی وقت حاصل کرتے ہیں جب وہ اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں (افسیوں 28:5)۔ تاہم، مردوں کو ہمیشہ توقع کے مطابق نتائج نہیں ملتے۔ بعض اوقات استثنائی حالات ہوتے ہیں۔ ایک شوہر کو محبت کا اظہار کسی خاص فائدے کے حصول کے لیے نہیں کرنا چاہیے بلکہ خدا کو خوش کرنے اور اپنی بیوی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کرنا چاہیے، نہ کہ اپنی خواہشات کی منکر میں۔

کچھ بیویاں ماضی کے تجربات کی وجہ سے جذباتی طور پر محسوس ہو چکی ہوتی ہیں، اور وہ فوری طور پر اپنے شوہروں کی محبت کا جواب نہیں دے پاتیں۔ محبت کا یہ اظہار کوئی ایسا طریقہ نہیں جو صرف چند دنوں کے لیے آزما یا جائے بلکہ یہ ایک مستقل رویہ ہونا چاہیے۔ ایک شوہر کو ہمیشہ محبت کا مظاہرہ کرتے رہنا چاہیے کیونکہ اس کے دل میں خدا اور اپنی بیوی کے لیے حقیقی محبت ہونی چاہیے۔ مسیح نے کلیسیا سے اسی طرح وفاداری اور متربانی کی محبت کی ہے۔

بیوی اپنے شوہر کی عزت کیسے کرتی ہے؟

افسیوں 33:5 میں حکم دیا گیا ہے، "بہر حال تم میں سے بھی ہر ایک اپنی بیوی سے اپنی مانند محبت رکھے اور بیوی اس بات کا خیال رکھے کہ اپنے شوہر سے ڈرتی رہے۔"

مرد کو عزت کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر مرد عزت کو ترجیح دیتے ہیں، یہاں تک کہ اگر لوگ انہیں پسند نہ بھی کریں۔ خدا نے مردوں کو خاندان کی حفاظت، پرورش، اور قیادت کے لیے بنایا ہے۔ باپ اور شوہر کی حیثیت خود عزت کی مستحق ہے، چاہے اس نے کچھ کمایا ہو یا نہیں۔ ایک بیوی کو اپنے شوہر کے ساتھ عزت سے پیش آنا چاہیے، چاہے اس کے اعمال درست نہ ہوں۔ اسے اپنے شوہر کو ایک ایسے شخص کے طور پر دیکھنا چاہیے جو خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے اور جو اپنی حنا میوں کے باوجود اہم ہے (افسیوں 23:5)۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس کی کسی بات سے اختلاف نہیں کر سکتی، لیکن اسے کبھی بھی بے ادبی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

جب ایک بیوی اپنے شوہر کی عزت کرتے ہوئے خوشی سے اس کی قیادت کو مقبول کرتی ہے، تو وہ یسوع کے لیے اپنی محبت کا اظہار کرتی ہے (افیوں 5:22، 31-33)۔

کچھ بیویاں یہ سمجھتی ہیں کہ وہ اپنے شوہروں سے محبت کرتی ہیں، حالانکہ وہ ان کے ساتھ بے ادبی کرتی ہیں۔ انہیں دوسروں کے سامنے تنقید کا نشانہ بناتی ہیں، ان سے چھپ کر کام کرتی ہیں، اور تلخ الفاظ استعمال کرتی ہیں۔ انہیں سمجھنا چاہیے کہ محبت کا کوئی بھی اظہار بے عزتی کی تلافی نہیں کر سکتا۔

زیادہ تر عورتوں میں بچوں کی دیکھ بھال کی فطری خواہش ہوتی ہے۔ تصور کریں کہ اگر کسی عورت سے کہا جائے، "تم بچے کی دیکھ بھال کے قابل نہیں ہو،" تو وہ کیسا محسوس کرے گی؟ اسی طرح، مردوں میں اپنے حنانان کی حفاظت، پرورش، اور قیادت کرنے کی فطری صلاحیت ہوتی ہے۔ جب ایک بیوی اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ وہ ان چیزوں میں ناکام ہے، تو وہ خود کو ناکام محسوس کرتا ہے۔

بیوی کو سمجھنا چاہیے کہ دنیا میں ایسے مرد موجود ہوں گے جو اس کے شوہر سے زیادہ مضبوط شخصیت کے مالک، زیادہ کمانی کرنے والے، یا اعلیٰ عہدے پر فائز ہوں گے۔ اسے کبھی بھی اپنے شوہر کا ان سے موازنہ کر کے اسے کمتر محسوس نہیں کرانا چاہیے۔ افسیوں 5:21-33 ہمیں سکھاتا ہے کہ بیوی اور شوہر ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ جب ایک بیوی اپنے شوہر پر تنقید کرتی ہے یا اس کا موازنہ دوسروں سے کرتی ہے، تو وہ نہ صرف اپنے شوہر بلکہ اپنے رشتے کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔

◀ ایک طالب علم کو امثال 11:31-12، 26 پڑھنی چاہیے۔ یہ آیات ہمیں کیا سکھاتی ہیں کہ ایک نیک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہے۔

(1) بیوی اپنے شوہر کی عزت تعریفی الفاظ کے ذریعے کرتی ہے۔

بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی صلاحیتوں کو سراہے۔ عزت اس کے الفاظ میں جھلکنی چاہیے جو وہ اپنے شوہر سے کچھ کہتی ہے۔ الفاظ کا سردوں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ یہ یا تو تعمیر کرتے ہیں یا گرا دیتے ہیں (امثال 14:1)، یا تو حوصلہ دیتے ہیں یا کمزور کرتے ہیں، یا تو اعتماد بڑھاتے ہیں یا دل توڑ دیتے ہیں (امثال 18:21)۔ ایک سردہر کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا، لیکن بیوی کو اس کی کوششوں کی تعریف کرنی چاہیے، خاص طور پر جب وہ اپنے حنانان کے لیے گھر اور تحفظ منراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ شوہر کو نئے خیالات آزمانے اور چیلنج قبول کرنے سے نہ روکے۔

◀ طلبہ کو امثال 4:15 اور امثال 24:16 پڑھنی چاہیے۔

(2) بیوی اپنے شوہر کی عزت و تابعداری کے ذریعے کرتی ہے (1 پطرس 3:5)

بیوی کی تابعداری کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنے شوہر سے کمتر ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کردار مختلف ہیں۔ حتیٰ کہ تشلیث میں بھی بیٹا باپ کے تابع ہوتا ہے، حالانکہ وہ قدرت، ذات یا کسی بھی صفت میں باپ سے کمتر نہیں ہے۔

یہ اصول بعض بیویوں کے لیے آسان نہیں ہوتا، خاص طور پر اگر ان کا شوہر خدا کے کلام پر عمل نہیں کرتا یا ان کے ساتھ نرمی سے پیش نہیں آتا۔ بعض بیویوں کو لگتا ہے کہ وہ اپنے یا اپنے حناندان کے لیے شوہر سے بہتر فیصلے کر سکتی ہیں۔ بعض اوقات بیوی کا فیصلہ درست اور شوہر کا غلط ہوتا ہے۔ لیکن اگر بیوی صرف اسی وقت تابعداری کرتی ہے جب وہ شوہر کے فیصلے سے متفق ہوتی ہے، تو درحقیقت وہ خود اختیار لے رہی ہے اور تابعداری نہیں کر رہی۔ تابعداری کا مطلب ہے کہ فیصلہ کرنے کا اختیار دوسرے کو دینا۔

پطرس بیویوں کو ہدایت دیتا ہے:

اے بیویو! تم بھی اپنے شوہر کے تابع رہو۔ اس لئے کہ اگر بعض ان میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھینچ جائیں۔ اور تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو یعنی سرگوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیتِ حِلْم اور مزاج کی غُربت کی غیر فانی آرایش سے آراستہ رہے کیونکہ خدا کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے۔ (1 پطرس 3:1-4)

بہت سی بیویاں پوچھتی ہیں، "اگر میرا شوہر مجھ سے ___ کرنے کے لیے کہے تو کیا مجھے کرنا ہوگا؟" اس سبق میں ہر ممکن صورت حال کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اکثر تابعداری کا مسئلہ یہ نہیں ہوتا کہ شوہر بیوی سے کوئی ناحب نزع کام کروانا چاہتا ہے، بلکہ یہ ہوتا ہے کہ بیوی کو لگتا ہے کہ شوہر غیر معقول فیصلہ کرے گا۔ شاید شوہر محبت کرنے والا اور مہربان نہیں ہے۔ بیوی کو اپنی آزادی چھوڑنے کا خوف ہو سکتا ہے۔ وہ شوہر کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو اس کی مجموعی قیادت مسترد کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال کر سکتی ہے، جو خدا کے احکام کی نافرمانی ہے۔

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک نیک اور تابعدار بیوی اپنے شوہر کو خدا کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس بات کی ضمانت نہیں ہے کہ ایک شوہر ایمان لے آئے گا، لیکن اگر اس کی مسیحی بیوی ضدی اور نافرمان ہو تو اس کے ایمان لانے کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ ایک بیوی اپنے شوہر کی عزت کر کے اس کی محبت جیت سکتی ہے، لیکن

یہ بنیادی وجہ نہیں ہونی چاہیے۔ اسے اپنے شوہر کی عزت کرنی چاہیے کیونکہ وہ اس کا حقدار ہے اور کیونکہ وہ خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے۔

امثال 12:4 بیان کرتی ہے کہ، "نیک عورت اپنے شوہر کے لئے تاج ہے لیکن ندامت لانے والی اُس کی ہڈیوں میں بوسیدگی کی مانند ہے۔" اگر ایک بیوی اپنے شوہر کے دوستوں کے سامنے اس کی بے عزتی کرتی ہے، تو وہ اس کی عزت چھین لیتی ہے، جو شاید کبھی بحال نہ ہو سکے۔ مردان مردوں کی عزت کرتے ہیں جن کی بیویاں ان کی وفادار ہوتی ہیں، اور وہ ان مردوں پر ترس کھاتے ہیں جن کی بیویاں ان کی عزت نہیں کرتیں۔

(3) بیوی اپنے شوہر کی عزت اس کی ضروریات کا خیال رکھ کر کرتی ہے (امثال 31:15, 21, 25, 27)

جب ایک بیوی کھانے پکانے اور گھر کی دیکھ بھال کے ایسے طریقے سیکھتی ہے جو اس کے شوہر کو پسند ہوں، تو شوہر خود کو معزز محسوس کرتا ہے۔ اگر وہ اس کی خوشی کے لیے اپنے معمولات میں تبدیلی کرنے سے انکار کرتی ہے، تو وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اس کے لیے غمیراہم ہے۔

اگر ایک بیوی کام، دوستوں، کلیسیا یا تفریح میں اس قدر مصروف ہو جاتی ہے کہ اپنے شوہر کی ضروریات کو محسوس نہیں کرتی یا اس سے بات کرنے کے لیے وقت نہیں نکالتی، تو شوہر محسوس کرتا ہے کہ وہ اس کے لیے غمیراہم ہے۔

پیدائش 2:18 سکھاتی ہے، "اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اُس کے لئے ایک مددگار اُس کی مانند بناؤں گا"

(4) بیوی اپنے شوہر کی عزت جسمانی محبت کے ذریعے کرتی ہے۔

جسنی اطمینان زیادہ تر مردوں کے لیے زیادہ اہم ہوتا ہے جتنا کہ کچھ عورتوں کے لیے ہوتا ہے۔ عورت کو اس وقت زیادہ دلچسپی محسوس نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے جذبات اور موڈ اس کے مطابق نہ ہوں، جبکہ مرد کی خواہش عام طور پر زیادہ ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اکثر شوہر عدم اطمینان کا شکار ہوتا ہے، جبکہ بیوی اس ضرورت کو سمجھ نہیں پاتی۔ بعض عورتیں مردوں کی جسنی خواہش کو ناپسند کرتی ہیں، خاص طور پر اگر انہیں یا کسی اور کو ماضی میں زیادتی کا سامنا رہا ہو۔ شوہر کو چاہیے کہ وہ صبر اور سمجھداری سے کام لے، لیکن بیوی کو بھی یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کا شوہر کی جسمانی ضروریات کا خیال رکھنا اچھا ہے، چاہے بعض اوقات وہ خود اس کی خواہش محسوس نہ کرے۔ اگر ایک شوہر اپنی بیوی کا وفادار ہے اور کسی اور عورت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا، تو وہ بیوی کی بے رخی پر دل میں رنج محسوس کر سکتا ہے۔ ایک شوہر کی وفاداری اس کی جسمانی تسکین پر منحصر نہیں ہونی چاہیے، لیکن اپنے شوہر کی جسنی ضروریات کی طرف بیوی کی توجہ اسے آزمائش کے خلاف جدوجہد میں مدد دے سکتی ہے۔

عززل الغزلات میں لکھا ہے، "میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کی ہوں۔... اے میرے محبوب! چپل ہم کھیتوں میں سیر کریں اور گاؤں میں رات کاٹیں... وہاں میں تجھے اپنی محبت دکھاؤں گی۔" (عززل الغزلات 2:16:7-11:12؛ نیز دیکھیں 1 کرنتھیوں 7:3-5)۔

خدا کی ہدایات کی نامرمانی کے نتائج

یہ وضاحتیں ہر ازدواجی تنازع پر لاگو نہیں ہوتیں، لیکن یہ عام ہیں۔ یہ فطری رویوں کے سبب اور اثر کے چکر کو ظاہر کرتی ہیں جو اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب میاں بیوی اپنی جذباتی کیفیت کا روحانی طریقے سے سامنا کرنے کے بجائے غمیر روحانی ردِ عمل دیتے ہیں۔ وہ ایسا کرنے کے بجائے (1) اپنی محسوسات کو پھپھانی، (2) خدا کی سچائی اور اس کی مرضی کو یاد رکھیں، اور (3) روح القدس پر انحصار کریں تاکہ بائبل کے طریقے سے ردِ عمل دے سکیں۔

اگر ایک بیوی روح میں نہیں چل رہی اور خدا کی محبت کو اپنے ذریعے کام نہیں کرنے دے رہی، تو وہ قدرتی طور پر ایسے ردِ عمل دے سکتی ہے جو اس کے ازدواجی تعلق کو نقصان پہنچائیں۔ اگر بیوی کو محبت محسوس نہیں ہوتی، تو وہ خود کو غمیر محفوظ سمجھنے لگتی ہے۔ وہ خود کو مضبوط ظاہر کرتی ہے اور شوہر کے اختیار کی مخالفت کرتی ہے کیونکہ اسے یقین نہیں ہوتا کہ اس کا شوہر اس کی پرواہ کرتا ہے۔ جب وہ ایسا کرتی ہے تو شوہر خود کو بے عزت محسوس کرتا ہے۔ اگر شوہر اپنی اہتارٹی جتانے کی کوشش کرتا ہے اور عزت کا مطالبہ کرتا ہے، تو بیوی کو مزید محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔

اگر شوہر روح میں نہیں چل رہا اور خدا کی محبت کو اپنے ذریعے کام نہیں کرنے دے رہا، تو وہ اپنی شادی کو مضبوط بنانے والے رویے اختیار کرنے میں ناکام ہو سکتا ہے۔ جب شوہر خود کو بے عزت محسوس کرتا ہے، تو وہ تکلیف اور غصہ محسوس کرتا ہے۔ وہ بیوی سے سخت باتیں کہہ سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہو، تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جانا چاہتا یا اس کے ساتھ اپنا دل نہیں کھولنا چاہتا، کیونکہ وہ محسوس کرتا ہے کہ بیوی اس کی حمایت نہیں ہے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو بیوی کو سمجھ نہیں آتی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ شاید اس نے شوہر کے ساتھ بے عزتی سے اس لیے برتاؤ کیا تھا تاکہ اسے احساس ہو کہ وہ خوش نہیں ہے اور اسے بدلنا چاہیے۔ جب شوہر غصہ کرتا ہے یا پیچھے ہٹتا ہے، تو بیوی سوچتی ہے کہ وہ اس کی جذباتی کیفیت کی پرواہ نہیں کرتا، اور وہ مزید بے عزتی کرنے لگتی ہے۔

جب ازدواجی تعلق متاثر ہوتا ہے، تو آدمی اور عورت دونوں آزمائش میں زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بیوی کو شوہر کی رہنمائی کو مزید مسترد کرنے کی آزمائش ہو سکتی ہے۔ وہ شوہر کے بارے میں دوسروں سے بے عزتی سے بات کرنے کی آزمائش میں پڑ سکتی ہے۔ وہ کسی اور مرد کی توجہ سے لطف اندوز ہونے کی آزمائش میں آ سکتی ہے جو اسے زیادہ سزا دے۔ شوہر اپنی بیوی سے دور رہنے کی آزمائش میں پڑ سکتا ہے کیونکہ اس کا رویہ اسے تکلیف دیتا ہے۔ وہ بیوی کے ساتھ محبت

بھرا سلوک کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ وہ کسی ایسی عورت کی توجہ حاصل کرنے کی آزمائش میں پڑ سکتا ہے جو اس کی تعریف کرتی ہو۔

ہر شخص اپنے فیصلوں کے لیے خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔ خدا کسی شخص کے گناہ کو اس بنیاد پر معاف نہیں کرے گا کہ اس کے شریک حیات نے کیا کیا۔ خدا ہمیں اس قابل بنانے کا وعدہ کرتا ہے کہ ہم وہ زندگی گزار سکیں جو ہمیں گزارنی چاہیے۔ اس معلومات کا مقصد یہ نہیں کہ کوئی شخص اپنے شریک حیات سے مطالبہ کرے یا اپنی غلطیوں کا الزام اپنے شریک حیات پر ڈالے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری کو پہچانے، خدا کو راضی کرنے کی کوشش کرے، اور اپنے شریک حیات کو وہ دے جو اسے درکار ہے۔

عناطہ مقصد

کبھی کبھی ایک شخص اپنی زندگی کو آسان بنانے کے طریقے تلاش کرتا ہے۔ شوہر چاہتا ہے کہ اس کی بیوی بدل جائے تاکہ اس کی زندگی آسان ہو جائے۔ اسی طرح، بیوی یہ سوچ سکتی ہے کہ اگر اس کا شوہر بدل جائے تو اس کی زندگی بہتر ہو جائے گی۔ ایک شخص مشیر، پادری، یا دوستوں سے پوچھتا ہے کہ دوسرے کو کیسے بدلا جائے۔ لیکن اپنے شریک حیات کو بدلنا درست مقصد نہیں ہے۔ جو شخص تعلقات میں بہتری کے طریقے محض اپنی زندگی کو آسان بنانے کے لیے استعمال کرتا ہے، وہ خدا یا دوسرے شخص کی محبت کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہا۔

کبھی کبھی ایک شخص سالوں تک دوسرے کی غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بار بار ایک ہی عناطی پر تنقید کرتا ہے۔ اگرچہ ہر انسان میں حقیقی حنا میاں ہوتی ہیں، لیکن ہر شریک حیات کو بالآخر دوسرے کو انہی حنا میوں کے ساتھ قبول کرنا سیکھنا چاہیے۔ یہ حنا میاں شخصیت، کردار، یا روحانی کمزوریوں (حسی کہ گناہ) پر مشتمل ہو سکتی ہیں۔ ازدواجی تعلق دوسرے شخص کی تبدیلی پر منحصر نہیں ہونا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شخص خود کو بدلنے کے قابل نہ سمجھے۔ جو بھی وجہ ہو، ہر شریک حیات کو محبت اور احترام دکھانا چاہیے اور اپنے ساتھی کی قدر کرنی چاہیے، چاہے اس میں حنا میاں موجود ہوں۔

نتیجہ

خدا نے مرد اور عورت کی فطرت کو تخلیق کیا اور شادی کو انسانی ضروریات پوری کرنے کے لیے بنایا۔ تاہم، ہم ایک ایسے دنیا میں رہتے ہیں جہاں شادیاں اور حنا اندان گناہ کے سبب بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ہم میں سے ہر کوئی نہ صرف اپنے گناہوں بلکہ دوسروں کے گناہوں سے بھی نقصان اٹھاتا ہے۔ ہم خدا کے فضل کے بغیر شادی کو اس کی

اصل روح کے مطابق نہیں گزار سکتے۔ ہمیں خدا کے روح کی پاکیزگی کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے ارادے حناص ہوں، ہماری محبت مضبوط ہو، اور ہماری عا حبزی ہمیں دوسروں کی خدمت کے لیے تیار کرے۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ اس سبق میں کون سے خیالات آپ کے لیے نئے ہیں؟ آپ اپنے رویے اور سوچ میں کیسے تبدیلی لانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

◀ کلیسیا از دو اچی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے کیا کر سکتی ہے؟

دعا

اے آسمانی باپ،

شادی کے رشتے کو بہت سی حناص ضروریات پوری کرنے کے لیے تخلیق کرنے پر تیرا شکر ہو۔ ہمیں شادی کے لیے اپنی ہدایات دینے کے لیے تیرا شکر ہو۔

ہمیں وہ محبت اور سچھ عطا کر جو ہمیں ایک دوسرے کا خیال رکھنے کے قابل بنائے۔ ہمیں ایسے حنا اندان عطا کر جو دنیا میں تیری محبت کی عکاسی کریں۔

ہم تیرے اس فضل کے لیے شکر گزار ہیں جو ہمیں تیری طرح محبت کرنا سکھاتا ہے۔

آمین۔

(1) 1- کرنتھیوں 13:4-8 کو یاد کریں۔ اگلی کلاس کے شروع میں زبانی تحریر کریں یا سنائیں۔

(2) دو صفحات پر مشتمل کاغذ لکھیں جس میں شوہر یا بیوی دونوں کی ضروریات بیان کی جائیں۔ شریک حیات کے رویے کی مثالیں دیں جو ان ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ آپ جس ضرورت پر بات کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک کی حمایت کے لیے حوالے استعمال کریں۔

سبق 8

محبت کے پانچ اندازِ بیان - 1 حصہ

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ وہ:

(1) حقیقی محبت کی خصوصیات اور رویوں کو بیان کرے۔

(2) غیر مشروط محبت کے مفہوم کو واضح کرے۔

(3) کسی شخص کے بنیادی محبت کے اندازِ بیان میں محبت کے اظہار کی اہمیت پر گفتگو کرے۔

(4) الفاظ کے ذریعے محبت اور تدردانی کا اظہار کرے، تاکہ کسی گھر کے فرد کی ذاتی خوبیوں، کردار اور شخصیت کی خصوصیات کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

یوسف اور حنا - ایک پروان چڑھتا ہوا رشتہ

یوسف پریشان تھا کیونکہ اس کی بیوی ناخوش تھی۔ وہ نہیں سمجھ پایا کہ وہ اس سے کیا چاہتی ہے۔ یوسف سخت محنت کرتا تھا اور اپنی بیوی اور بچوں کو گھر، کھانا اور زندگی کی تمام ضروریات فراہم کرتا تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو احسانت دی تھی کہ وہ جو چاہے خرید لے۔ اس کی بیوی کو کسی چیز کی منکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آہنہ ایک بیوی کو اور کیا چاہیے؟ یوسف کو لگا کہ اس کی بیوی اس کی محنت کی قدر نہیں کرتی۔

حنا ناخوش تھی کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ یوسف حنا کے لیے کچھ حنا لے کرے تاکہ وہ محسوس کرے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ یوسف کی طرف سے دیا گیا اس کا سب سے پسندیدہ تحفہ ایک چھوٹی سی لکڑی کی تختی تھی جس پر اس کا نام کندہ تھا، جو یوسف نے اپنی دکان میں خود بنایا تھا۔ حنا کو یہ پسند نہیں تھا کہ یوسف اسے ہر چیز خود خریدنے کو کہے، بلکہ وہ چاہتی تھی کہ کبھی کبھار وہ اس کے لیے پھول لے آئے۔

یوسف اور حنا نے اپنے جذبات پر بات کی اور ایک دوسرے کی ضروریات کو سمجھنا شروع کیا۔

حقیقی محبت کیا ہے؟

◀ واقعی کسی سے محبت کرنے کا کیا مطلب ہے؟

◀ ایک طالب علم 1 کرنتھیوں 4:13-8 کو گروپ کے لیے پڑھے۔ اس حوالہ سے محبت کی خصوصیات اور اعمال کی فہرست بنائیں۔ ان چیزوں کی فہرست بھی بنائیں جو محبت نہیں کرتی اور جو محبت نہیں ہے۔

1- کرنتھیوں 13 محبت	
محبت کیسا ہوتی ہے؟	محبت کیا کرتی ہے؟
محبت ایسی نہیں ہوتی	محبت یہ کام نہیں کرتی

ایسا لگ سکتا ہے کہ اس حوالہ سے محبت زیادہ تر اس بات سے پہچانی جاتی ہے کہ وہ کیا نہیں ہے، بجائے اس کے کہ وہ کیا ہے۔ لیکن جو وضاحتیں محبت کے نہ ہونے کے بارے میں دی گئی ہیں، وہ درحقیقت ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ محبت کیسی ہوتی ہے۔ اگر محبت مستکبر نہیں ہے، تو پھر وہ کیسی ہے؟ وہ اس کے برعکس ہے۔ محبت فروتنی اختیار کرتی ہے۔

◀ اب 1 کرنتھیوں 13:4-8 میں بیان کردہ محبت کی ان خصوصیات کے متضاد الفاظ لکھیں جو محبت کے متعلق سچ نہیں ہیں، جیسا کہ اوپر دیے گئے جدول میں درج ہے۔

محبت کیسی ہوتی ہے؟	محبت کیا کرتی ہے؟

سچی محبت:

- محض ایک جذبہ نہیں ہوتی (اگرچہ محبت کے ساتھ اکثر جذبات بھی شامل ہوتے ہیں)۔
- کسی شرط کے تحت نہیں بلکہ اپنے انتخاب سے دی جاتی ہے۔
- ایک عہد ہوتی ہے۔
- ایثار پر مبنی ہوتی ہے۔
- غیر مشروط ہوتی ہے؛ یہ دوسرے شخص کے اعمال پر منحصر نہیں ہوتی۔
- ارادی ہوتی ہے، محض اتفاق نہیں۔
- اس میں متربانی شامل ہوتی ہے۔
- دوسرے شخص کی بھلائی چاہتی ہے۔

آپ بغیر محبت کے بھی دے سکتے ہیں،
لیکن محبت کیے بغیر دینا ناممکن ہے۔
محبت آپ سے کچھ نہ کچھ متربانی ضرور مانگتی ہے۔

• دینے کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے۔

کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا... (یوحنا 3:16)۔ سچی محبت اپنے آپ کو پیش کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ہمیشہ کسی مادی چیز کا تحفہ نہیں ہوتا۔ کبھی یہ محبت بھرے الفاظ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی محبت بھر اوقت دینے میں نظر آتی ہے۔ کسی کے ساتھ رہنا اور اس کے لیے میسر ہونا۔ کبھی محبت خدمت کے کاموں یا ایک محبت بھرے لمس کے ذریعے دی جاتی ہے۔ خدا باپ نے ہم سے اتنی محبت کی کہ اُس نے اپنا سب سے قیمتی تحفہ، اپنا اکلوتا بیٹا، ہمیں دے دیا تاکہ ہم بھی اُس کے فرزند بن سکیں۔ جب ہم واقعی دوسروں سے محبت کرتے ہیں، تو ہم بھی دیتے ہیں۔

حقیقی محبت غیر مشروط ہوتی ہے۔ یہ اس پر منحصر نہیں کہ جس سے محبت کی جا رہی ہے وہ کیسا برتاؤ کرتا ہے یا وہ محبت کے قابل ہے یا نہیں۔ یہ نہیں کہتی: "اگر تم ایسا کرو اور مجھے خوش کرو، تو میں تم سے محبت کروں گا؛ لیکن اگر تم ایسا کرو گے جو مجھے ناپسند ہے، تو میں تم سے محبت نہیں کروں گا۔"

مشروط محبت کہتی ہے "اگر تمہارا رویہ مجھے خوش کرے گا، تو میں تمہیں محبت کے وہ اظہار دوں گا جو تمہارے لیے معنی رکھتے ہیں۔ لیکن اگر تم وہ نہ کرو جو میں چاہتا ہوں، تو میں محبت کے اس اظہار کو روک لوں گا۔"

حقیقی محبت غیر مشروط ہوتی ہے۔ یہ خود کو ہر حال میں ظاہر کرتی ہے، چاہے دوسرا شخص محبت کا جواب دے یا نہ دے۔ یہ اُس وقت بھی ظاہر ہوتی ہے جب دوسرا شخص محبت کے جواب میں کچھ دینے کے قابل نہ ہو۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی سے غیر مشروط محبت کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم انہیں وہی کچھ دیں جو وہ چاہتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہم ان کے غلط رویے کے نتائج کو ختم کر دیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہمیشہ ان کے لیے بہترین کا انتخاب کریں۔ کبھی ہمیں اپنے کسی پیارے کو تکلیف میں دیکھنا مشکل لگتا ہے، لیکن اگر وہ غلط کر رہے ہیں، تو اکثر اوقات تکلیف ہی وہ چیز ہوتی ہے جو انہیں تباہ کن راستے سے واپس لا سکتی ہے۔ کبھی ان کے لیے سب سے بہتر یہ ہوتا ہے کہ ہم انہیں اپنی جدوجہد میں تنہا چھوڑ دیں تاکہ وہ سبق سیکھ سکیں۔ اور کبھی ان کے لیے سب سے بہتر یہ ہوتا ہے کہ ہم ان کی مدد کریں اور انہیں مشکل سے نکالیں۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ ہمیں کسی خاص موقع پر کیا کرنا چاہیے، اکثر ہمیں خدا کے کلام سے رہنمائی، نیک مشیروں کا مشورہ، اور روح القدس کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

◀ ہمیں دوسروں سے غیر مشروط محبت کرنے پر کیا چیز آمادہ کر سکتی ہے؟

◀ ایک طالب علم جماعت کے لیے رومیوں 8:5 پڑھنا چاہیے۔

بہت سے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کی محبت ان کی کارکردگی پر مبنی ہے۔ اسی لیے وہ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ انہیں دوسروں سے غیر مشروط محبت کیوں کرنی چاہیے۔ لیکن رومیوں 8:5 ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے ہمیں اسی وقت محبت دی جب ہم اُس کے دشمن تھے۔ اُس نے ہمیں نجات دہندہ اُس وقت عطا کیا جب ہم گناہ گارتے۔ اُس کی محبت ہمارے رویے یا ہماری کالیت پر منحصر نہیں۔ خدا ہمیں اس لیے محبت کرتا ہے کہ ہم اُس کی شبیہ پر بنائے گئے ہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں سے بھی اسی طرح محبت کریں جس طرح اُس نے ہم سے کی (یوحنا 12:15، انیسویں 1، 2:5، یوحنا 11:4)۔ ہمیں دوسروں سے غیر مشروط محبت کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خدا ہمیں ایسا کرنے کے لیے بلاتا ہے (متی 5:43-48، 1 پطرس 4:8)۔

لوگ مختلف طریقوں سے محبت محسوس کرتے ہیں

خدا تنوع کو پسند کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو منفرد شخصیت عطا کرتا ہے۔ کوئی دو افراد بالکل ایک جیسا سوچنے اور اپنے جذبات کے اظہار کا طریقہ نہیں رکھتے۔ شخصیت میں انفرادی فرق کی وجہ سے، ہمارے گھر کے افراد کی ضروریات ہم سے کچھ مختلف ہو سکتی ہیں۔ ہماری یہ منفرد خصوصیات روزمرہ کی گھریلو زندگی اور تعلقات پر اثر ڈالتی ہیں۔

ایک طریقہ جس میں افراد مختلف ہوتے ہیں، وہ محبت کے اظہار اور محبت، متدردانی، اور رشتوں میں تحفظ کے احساس کی پہچان میں ہے۔

محبت کو ظاہر کرنے اور دوسروں کو محبت کا احساس دلانے کے کئی طریقے ہیں۔ گھریلو چیچمیں نے محبت کے اظہار کے پانچ عمومی انداز بیان کیے ہیں۔³³ وہ انہیں محبت کے پانچ انداز بیان کہتے ہیں۔ محبت کے یہ طریقے محض چند عمل نہیں بلکہ پورے رویوں کا نظام ہیں۔

اگرچہ ہر شخص کو ان پانچوں طریقوں سے محبت کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن عام طور پر ہر فرد کسی ایک مخصوص انداز میں محبت کو زیادہ محسوس کرتا ہے۔ دیگر طریقوں سے محبت کا اظہار بھی ضروری ہوتا ہے، مگر وہ بعض افراد کے لیے اتنی اہمیت نہیں رکھتے جتنی ان کی مرکزی محبت کے انداز بیان کی ہوتی ہے۔

³³ اس حصے کے بہت سے خیالات Gary Chapman کی تصنیف ”The Five Love Languages: How to Express Heartfelt Commitment to Your Mate“ (Northfield Publishing, Chicago, 1995) پر مبنی ہیں۔

محبت کے پانچ اندازِ بیان

لوگ محبت کو ان طریقوں سے ظاہر کرتے ہیں:

1. تصدیقی الفاظ
2. معیاری وقت
3. تحائف
4. خدمت کے کام
5. جسمانی لمس

اسی طرح، لوگ انہی پانچ طریقوں سے محبت کو پہچانتے اور محسوس کرتے ہیں۔

مرکزی محبت کا اندازِ بیان

زیادہ تر لوگ ان پانچ میں سے ایک یا دو طریقوں سے فطری طور پر محبت کا اظہار کرتے ہیں اور اسی انداز میں محبت کو پہچانتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے گھروالے اس کے مرکزی محبت کے انداز میں محبت کا اظہار نہیں کر رہے، تو وہ خود کو کم محبت شدہ محسوس کر سکتا ہے، چاہے اسے دوسرے طریقوں سے محبت دی جا رہی ہو۔

مثال کے طور پر، ایک خاتون بنیادی طور پر محبت کا اظہار اپنا وقت دینے کے ذریعے کرتی ہے۔ وہ اپنے پیاروں کے ساتھ بات کرنے، وقت گزارنے اور مشترکہ سرگرمیوں میں مشغول ہونے کو ترجیح دیتی ہے۔ چونکہ وہ اسی انداز میں محبت کا اظہار کرتی ہے، اس لیے وہ اسی انداز میں محبت کو پہچانتی بھی ہے۔ اگر اس کا شوہر اسے تحفے دے یا اس کے لیے کچھ خاص کام کرے، تو یہ سب اس کے لیے اتنی اہمیت نہیں رکھتا جتنی کہ یہ بات کہ وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر معیاری وقت گزارے۔

اسی طرح، ایک مرد بنیادی طور پر محبت کا اظہار جسمانی لمس کے ذریعے کرتا ہے۔ وہ اپنی بیوی اور بچوں کو گلے لگاتا ہے اور تب خوش ہوتا ہے جب وہ بھی اسے گلے لگاتے ہیں یا اس کے قریب ہونا پسند کرتے ہیں۔ وہ اپنے دوستوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر، یا محبت بھرے انداز میں دھکا دے کر، اپنی محبت کا اظہار کر سکتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کی محنت کو سراہ سکتا ہے، لیکن اس محنت کو وہ محبت کے اظہار کے طور پر محسوس نہیں کرتا۔ وہ اس وقت زیادہ محبت شدہ محسوس کرتا ہے جب اس کی بیوی اس کے قریب بیٹھتی ہے، یا جب وہ اسے محبت سے چھوتی ہے۔

جیسے کسی گاڑی میں ایندھن کا ٹینک ہوتا ہے، جب وہ خالی ہو جاتا ہے تو گاڑی نہیں چل سکتی، اسی طرح محبت کے ذریعے جذباتی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص اپنے محبت کے مرکزی انداز میں محبت پاتا ہے، تو اس کے اندر اعتماد اور چیلنج سے نمٹنے کی توانائی پیدا ہوتی ہے۔ ایسا شخص دوسروں کے ساتھ زیادہ تعاون کرنے کے قابل ہوتا ہے، تنازعات کو بہتر طریقے سے حل کر سکتا ہے، اور بہتری اور کامیابی کے لیے زیادہ متحرک محسوس کرتا ہے۔

اگر کسی شخص کو محبت اس انداز میں نہ ملے جس میں اسے اس کی ضرورت ہے، تو وہ جذباتی توانائی سے محروم ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود کو محبت سے محروم محسوس کرے، تو وہ اکثر اپنی زندگی میں بہتری یا ترقی کے لیے خاص محنت نہیں کرے گا۔

اگر ہم اپنے گھروالوں کو ان کے مرکزی محبت کے انداز بیان میں بار بار محبت کا اظہار نہ کریں، تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری محبت کو پوری طرح محسوس نہ کر سکیں۔ یہ بات سچ ہے، چاہے ہم دل سے ان سے محبت ہی کیوں نہ کرتے ہوں۔ ہمیں اپنی محبت کو ایسے انداز میں ظاہر کرنا چاہیے جو وہ سمجھ سکیں۔

اگر ہم کسی ایسے شخص کے ساتھ تکلیف دہ رویہ اپنائیں جس کی مرکزی محبت کا انداز بیان وہی ہو، تو یہ اور زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ہمارے بچے کے لیے حوصلہ افزائی کے الفاظ سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں، تو ہماری تنقیدی باتیں اور سخت الفاظ اسے بہت زیادہ تکلیف دے سکتے ہیں، اس سے بھی زیادہ جتنا کسی ایسے بچے کو جو کسی اور انداز میں محبت کو زیادہ محسوس کرتا ہو۔

ایک دوسرے سے محبت کے ذریعے بڑھنا

سبق نمبر 1 میں، ہم نے سیکھا کہ خدا نے تمام انسانوں کو اپنے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ تعلق کے لیے بنایا ہے۔ ہر رشتے میں محبت کے اظہار کا ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ ہمارے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہمارے شریک حیات، بچوں اور دیگر قریبی رشتہ دار کس طرح سب سے زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں۔ اس علم سے ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ ہم اپنی محبت کو ان کے لیے سب سے زیادہ مؤثر انداز میں ظاہر کر سکیں۔

شادی اکثر ویسی نہیں ہوتی جیسی لوگ توقع کرتے ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان اختلافات بعض اوقات مایوسی کا باعث بنتے ہیں۔ محبت کے اظہار کے معاملے میں، بظاہر بہترین صورت حال یہی لگتی ہے کہ دونوں کا مرکزی محبت کا انداز بیان ایک جیسا ہو۔ اگر ایسا ہو تو کئی غلط فہمیاں اور پریشانیاں کم ہو

"اور خداوند آید کرے کہ جس طرح ہم کو تم سے محبت ہے اسی طرح تمہاری محبت بھی آپس میں اور سب آدمیوں کے ساتھ زیادہ ہو اور بڑھے۔"

1- تھسلنیکیوں 12:3

سکتی ہیں۔ تاہم، اگر میاں بیوی اپنی شادی اور ایک دوسرے سے محبت میں بڑھنے کے لیے پُر عزم ہوں، تو ایسے اختلافات ان کے تعلق کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔

ایک دوسرے کو سمجھنے، ایک دوسرے کے مطابق ڈھلنے، اور مؤثر طریقے سے خیال رکھنے کا عمل ہر فرد کی نشوونما کرتا ہے اور حقیقی محبت کا ایک شاندار مظاہرہ بن جاتا ہے۔ جب ہم اپنے خاندان کے افراد کی محبت کے انداز بیان کو سمجھ کر ان کے لیے محبت کا اظہار کرتے ہیں، تو نہ صرف وہ محبت محسوس کرتے ہیں بلکہ ہم خود بھی سمجھداری اور کردار میں ترقی کرتے ہیں۔

جب بات اپنے شریک حیات اور دیگر اہل خانہ سے محبت کے اظہار کی ہو، تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہم محبت کا اظہار صرف اپنے طریقے سے نہیں کر سکتے اور نہ ہی صرف اس وقت کر سکتے ہیں جب ہمارا دل چاہے۔ محبت ایک انتخاب اور ایک عہد ہے، جو رشتے کی قدر سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات، ہمیں محبت کے اظہار کے نئے طریقے سیکھنے پڑتے ہیں۔ شاید ہم ایسے خاندان میں نہ پلے بڑھے ہوں جہاں محبت کا اظہار کسی خاص انداز میں کیا جاتا ہو، لیکن ہمارے کسی عزیز کو آج اسی انداز میں محبت کی ضرورت ہو۔ ایسے مواقع پر، اگرچہ کسی غیر مانوس طریقے سے محبت کا اظہار کرنا ہمیں ابتدا میں عجیب یا غیر آرام دہ محسوس ہو سکتا ہے، لیکن ہم اسے سیکھ سکتے ہیں! یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کبھی ایسا ظاہر نہ کریں کہ محبت کا اظہار کرنا ہمارے لیے ایک ناپسندیدہ ذمہ داری یا بوجھ ہے۔ اگر ہمارا رویہ ایسا محسوس ہو کہ ہم محض ایک فرض ادا کر رہے ہیں، تو ہمارا محبت کا اظہار حقیقی محبت کو ظاہر نہیں کرے گا۔

◀ طلبہ کو چاہیے کہ وہ رومیوں 12:9-10، 16 اور 1 پطرس 3:7-8 کو جماعت میں پڑھیں۔ ان آیات سے چند وجوہات بیان کریں کہ ہمیں اس بات کی منکر کیوں کرنی چاہیے کہ ہمارے اہل خانہ کن طریقوں سے سب سے زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ محبت دوسروں کی بہترین بھلائی کے لیے ایک خود متربانی پر مبنی عہد ہے۔

ہم خود عنصر فطرت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ حقیقی محبت ہمارے لیے فطری طور پر نہیں آتی۔ حقیقی محبت روح القدس کے ہمارے دلوں میں کام کرنے سے ممکن ہوتی ہے (رومیوں 5:5)۔ بطور ایماندار، ہمیں مسیح کے طریقہ منکر کو اپنانا سیکھنا چاہیے، جیسا کہ پولس نے فلپیوں 2 میں بیان کیا ہے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو ہم:

- خود عنصری یا ذاتی عزائم سے متاثر نہیں ہوں گے (آیت 3)
- اپنی اہمیت کا حد سے زیادہ اندازہ نہیں لگائیں گے (آیت 3)
- دوسروں کو اپنے سے زیادہ اہم سمجھیں گے (آیت 3)

• دوسروں کی بھلائی کا بھی خیال رکھیں گے (آیت 4)

ہمیں اپنے اہل خانہ کے لیے محبت میں بڑھنے کا عہد کرنا چاہیے۔ ہمیں ان کی ضروریات کو محسوس کرنا اور ان کو پورا کرنے کے مواقع تلاش کرنا سیکھنا چاہیے۔ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم ان کے لیے اپنی محبت کا اظہار ان طریقوں سے کریں جن میں وہ زیادہ محبت محسوس کریں۔

بطور والدین، ہمیں اپنے بچوں کو بھی یہ سکھانا چاہیے کہ وہ اپنے بہن بھائیوں، والدین، اور دادا دادی / نانا نانی کے ساتھ ان طریقوں سے محبت اور احترام کا برتاؤ کریں۔ ہمارے بچوں کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ محبت اور خدمت کرنا سیکھنا چاہیے۔ وہ یہ سیکھ سکتے ہیں کہ اپنے گھر والوں سے محبت کے اظہار کے سب سے بامعنی طریقے کون سے ہیں۔ ہمیں خود مثال بن کر سکھانا چاہیے۔ ساتھ ہی، ہمیں وقت نکال کر ان سے ان باتوں پر گفتگو کرنی چاہیے اور ان کی رہنمائی کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنے تعلقات میں ان اصولوں کو عملی طور پر لاسکیں۔

◀ والدین اپنے بچوں کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں کہ وہ دوسروں کے لیے یہ خود متربانی پر مبنی محبت سیکھیں، اور اس عمل کا آغاز اپنے گھر سے کریں؟

محبت کا انداز بیان 1: الفاظ تصدیق

جن لوگوں کی بنیادی محبت کا انداز بیان "الفاظ تصدیق" ہے، وہ تب سب سے زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں جب دوسرے ان کی سچی تعریف اور تدر دانی کے لیے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اگر کسی خاتون کی بنیادی محبت کا انداز بیان الفاظ تصدیق ہوں، تو اس کا شوہر اس سے یا اس کے بارے میں محبت بھرے الفاظ کہہ کر اپنے جذبات کا اظہار کر سکتا ہے۔ وہ اسے ایک نوٹ لکھ کر بتا سکتا ہے کہ وہ اس کی کن خاص خوبیوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ کسی اور کے سامنے اپنی بیوی کے عمدہ کردار یا اس کی محنت کی تعریف کر سکتا ہے۔ جب اس کی بیوی اس کے الفاظ سنتی ہے، تو وہ اپنے آپ کو پیارا اور قابل قدر محسوس کرتی ہے۔

ہم اپنے دوستوں سے مشورہ مانگنے کے لیے بھی ایسے الفاظ استعمال کر سکتے ہیں جو ان کی تدر واہمیت کو ظاہر کریں، جیسے:

- "تم ہمیشہ ایک مفید نکتہ نظر پیش کرتے ہو، اس لیے میں تمہاری رائے لینا چاہتا / چاہتی ہوں..."
- "تمہیں اس معاملے میں خاص تجربہ ہے، اور میں تمہارا مشورہ لینا پسند کروں گا / گی۔"
- "تمہیں اس موضوع پر مجھ سے زیادہ معلومات ہیں، تو اگر تمہارے پاس کوئی تجاویز یا سفارشات ہوں، تو میں انہیں سن کر خوش ہوں گا / گی۔"

تمام الفاظ تصدیق خلوص دل سے کہنے چاہئیں، ورنہ وہ بے فائدہ یا حسی کہ نقصان دہ بھی ہو سکتے ہیں۔ جو الفاظ تصدیق سچے نہ ہوں، وہ رشتوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ چونکہ وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے، اس لیے سننے والا ان پر اعتبار نہیں کر سکتا۔

مخلصانہ الفاظ تصدیق حقیقت کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ بناوٹی یا مبالغہ آمیز نہیں ہوتے۔ مخلصانہ تعریف دل سے کی جاتی ہے۔ جو کچھ کہا جاتا ہے، وہی کچھ حقیقت میں بولنے والا محسوس کرتا اور مانتا ہے۔

الفاظ تصدیق سننے والے کو مزید ترقی اور کامیابی کے لیے متحرک کر سکتے ہیں، لیکن ان کا کبھی بھی دوسروں کو فتابو میں رکھنے کے لیے عناد استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے الفاظ تصدیق ضرور استعمال کرنے چاہئیں، مگر کسی کو اپنے فتابو میں لانے یا ان پر اثر انداز ہونے کے لیے نہیں۔

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے افسیوں 4:29 پڑھنا چاہیے۔ یہاں کس قسم کی باتیں کہنے سے منع کیا گیا ہے؟ ہماری باتوں کا کیا اثر ہونا چاہیے؟ کیا کچھ الفاظ ایک موقع پر مناسب ہوتے ہیں مگر دوسرے موقع پر نہیں؟

ہمیں دوسروں سے جو کچھ بھی کہنا ہو، وہ ہمیشہ مناسب اور مہربانی سے بھرپور ہونا چاہیے۔ ہماری گفتگو اس طرح ہونی چاہیے کہ خدا کو ان لوگوں کی زندگیوں میں کام کرنے کا موقع دے جن سے ہم بات کر رہے ہیں۔ ہماری باتیں تعمیری ہوں، تخریبی نہیں۔ یہ صحت اور بحالی کو فروغ دیں، اور کبھی نقصان دہ نہ ہوں۔

تصدیق کے موضوعات

الفاظ تصدیق کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ ہر طرح کے الفاظ تصدیق کی یکساں قدر و اہمیت نہیں ہوتی۔ اعلیٰ معیار کے الفاظ تصدیق زیادہ سوچ اور محنت کا تقاضا کرتے ہیں، اور کبھی کبھی انہیں کہنا غیر معمولی یا عجیب لگ سکتا ہے، مگر یہی الفاظ سب سے مضبوط اور با معنی انداز میں محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

ظاہری شکل کی تعریف کرنا

کسی کی ظاہری شکل کی تعریف کرنا بھی تصدیق کا ایک ذریعہ ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب یہ کسی کی محنت یا اس کے انداز شخصیت کی قدر دانی کے لیے ہو۔ لیکن کسی کی ظاہری شکل کی تعریف سطحی تصدیق ہے، خاص طور پر جب یہ کسی کی اصل شخصیت سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

غیر معمولی خوبصورت انداز، جنہیں اکثر ان کی ظاہری شکل پر سراہا جاتا ہے، بعض اوقات اپنے ظاہری حسن کے بارے میں عدم اطمینان محسوس کرنے لگتے ہیں، کیونکہ وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ان کی قدر و قیمت صرف ان کے حسن پر منحصر ہے، اور انہیں ہمیشہ مکمل نظر آنا چاہیے۔

شخصی وقت اور حقیقی قدر حسن کی بنیاد پر نہیں ہوتی۔ مزید یہ کہ ہر فرد اپنی جسمانی خوبصورتی میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں لاسکتا۔ ان وجوہات کی بنا پر، اس طرح کی تعریف کو حد سے زیادہ نہیں دہرایا جانا چاہیے۔

کامیابیوں اور خدمات کی تعریف کرنا

کسی شخص کی تصدیق کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اس کی کامیابیوں اور کارکردگی کی تعریف کی جائے۔ جو شخص بات کر رہا ہوتا ہے، وہ وقت نکال کر دوسرے شخص کی محنت کی قدر دانی کرتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ اسے معمولی سمجھے۔

مثالیں:

- ایک بیوی اپنے شوہر کو اس مشکل ہدف کے حصول پر سراہتی ہے جس کے لیے وہ محنت کر رہا تھا۔
- ایک شوہر اپنی بیوی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے ایک منصوبے میں اس کی مدد کی۔
- گھر کے افسر اس شخص کی تعریف کرتے ہیں جس نے ان کے لیے مزید ارکھانا بنایا۔

جب کسی کی کارکردگی یا کامیابی پر تعریفی الفاظ کہے جائیں تو اس بات کا دھیان رکھیں کہ سننے والے کو یہ احساس نہ ہو کہ آپ کی محبت اس کی کامیابی پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ اپنے بیٹے سے کہیں کہ "میں تم پر فخر کرتا ہوں کیونکہ تم نے امتحان میں اچھے نمبر لیے"، تو وہ یہ محسوس کر سکتا ہے کہ اگر نمبر کم آتے تو آپ کی محبت کم ہو جاتی۔ اس کی بجائے، ایک بہتر انداز یہ ہوگا: "مجھے خوشی ہے کہ تم نے امتحان میں اچھا کیا۔ میں تم پر اس لیے فخر کرتا ہوں کہ تم نے ذمہ داری لی، محنت کی، اور اپنی بہترین کوشش کی۔" لیکن جس طرح بھی ہو، کسی کی اہم کامیابیوں کو نظر انداز نہ کریں۔

کردار اور محنت کو تسلیم کرنا

کسی کی کارکردگی کی بجائے، اس کے کردار اور محنت کی تصدیق کرنا زیادہ بہتر ہے۔ مثال کے طور پر، ایک بچے کو کھیل میں جیتنے پر کم اور اس کی محنت، مثبت رویے اور ایسا انداز پر زیادہ سراہا جانا چاہیے۔ ہر کوئی ہمیشہ اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا، لیکن ہر کوئی اچھے کردار کا انتخاب ضرور کر سکتا ہے، اور اصل اہمیت اسی کی ہوتی ہے۔

کسی کو اس کی شخصیت کی بنا پر سراہنا

سب سے مؤثر تصدیق وہ ہوتی ہے جو کسی کی خوبیوں، شخصیت اور کردار کو تسلیم کرے۔ یہ کسی کی کامیابیوں سے بھی زیادہ مضبوط تصدیق ہوتی ہے، کیونکہ یہ اس شخص کی حقیقی قدر پر مبنی ہوتی ہے، نہ کہ بدلنے والے حالات پر۔

مثالیں:

- "بچے تمہاری طرف کھنچے چلے آتے ہیں! تم انہیں باتیں بہت اچھے طریقے سے سمجھاتے ہو اور ان کے سوالات کا بہت تحمل سے جواب دیتے ہو۔"
- "مجھے تم پر بھروسہ ہے، کیونکہ میں نے تمہیں قابلِ اعتماد پایا ہے۔"

اسی طرح، یہ بھی ایک بہت مؤثر تصدیق ہے کہ ہم دیکھیں کہ خدا کسی کی زندگی میں کیسے کام کر رہا ہے، اور وہ کس طرح دوسروں پر اثر ڈال رہا ہے۔

مثالیں:

- "مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ خدا تمہیں ان نوجوانوں کی زندگیوں میں استعمال کر رہا ہے جن کی تم رہنمائی کر رہے ہو۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ وہ تمہیں دیکھ کر یسوع کے لیے جینا چاہتی ہے!"
- "مجھے یقین ہے کہ خدا تمہاری مدد کرے گا اس مشکل کام کو سرانجام دینے میں۔ میں تمہارے لیے دعا کروں گا!"

خوشی اور شکر گزاری کے الفاظ، جو کسی کی موجودگی اور تعلق کے لیے ادا کیے جائیں، سب سے مضبوط تصدیقی الفاظ ہوتے ہیں، کیونکہ وہ کسی کی حقیقی قدر کا اظہار کرتے ہیں۔

مثالیں:

- "خاندانی ملاقاتیں تمہاری موجودگی سے خاص ہو جاتی ہیں۔"
- "مجھے تمہارے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگتا ہے۔"
- "تم میرے لیے بیش قیمت ہو، اور میں تم سے محبت کرتا ہوں!"

الفاظ اور تصدیق سے متعلق اہم نکات

1. کبھی بھی کسی کی جسمانی خصوصیات پر تنقید یا مذاق نہ کریں۔ جسمانی خصوصیات زندگی بھر انسان کے ساتھ رہتی ہیں، اور کسی کو ان کی بنا پر عرفیت دینا، خاص طور پر کسی حنمی کی وجہ سے، نقصان دہ ہو سکتا ہے۔
2. اچھے اوصاف، خوبیوں اور مثبت رویے کی تصدیق سننے والے کو اس میں مزید ترقی کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ دوسری طرف، حنمیوں کی نشاندہی اکثر بے فائدہ ہوتی ہے۔

3. نصیحت دینا بعض اوقات سننے والے کو یہ احساس دلا سکتا ہے کہ اس میں کوئی حنا می ہے۔ تصدیقی الفاظ کسی شخص کو مشورہ قبول کرنے میں زیادہ محفوظ محسوس کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر آپ کو کسی کو مشورہ دینا ہو، تو اسے تصدیقی الفاظ کے ساتھ پیش کریں۔

4. شکایت کی شکل میں دی گئی تجویز متاثر نہیں کرتیں۔ مثال کے طور پر، یہ کہنا کہ "یہ کام پہلے ہی ہو جانا چاہیے ہتا" یا "مجھے تمہاری کوتاہی پر شرمندگی ہو رہی ہے"، فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اس طرح کے الفاظ سننے والے کو ایسا محسوس کراتے ہیں جیسے وہ پہلے ہی ناکام ہو چکا ہے، اور اگر وہ اب وہ کام کرے گا بھی، تب بھی اسے ناکامی کا احساس رہے گا۔

تکلیف دہ الفاظ

جس شخص کو تصدیقی الفاظ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے، وہی منفی الفاظ سے سب سے زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ تنقید خاص طور پر تکلیف دہ ہوتی ہے اور کسی کو اس کی خودی پر شک میں ڈال سکتی ہے۔ غصے میں کہے گئے الفاظ ایسا حذبانی زخم دے سکتے ہیں جو کبھی کبھی مکمل طور پر نہ بھرے، خاص طور پر اگر کہنے والا اپنی کہی گئی بات کی شدت کو نہ سمجھے اور معذرت نہ کرے۔

جس طرح سب سے مضبوط تصدیقی الفاظ کسی کی حقیقی قدر کو بیان کرتے ہیں، اسی طرح سب سے زیادہ نقصان دہ الفاظ کسی پر ذاتی حملہ ہوتے ہیں، جیسے "کاش میں تم سے کبھی نہ ملا ہوتا۔"

اس سے کچھ کم نقصان دہ الفاظ وہ ہوتے ہیں جو کسی کی بنیادی شخصیت پر حملہ کرتے ہیں، جیسے "تم ___ ہو"۔ رویے کے بارے میں نقصان دہ بیانات میں وہ شامل ہیں جو "تم ہمیشہ ___ کرتے ہو" یا "تم کبھی ___ نہیں کرتے۔" یہ الفاظ سننے والے کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ اس میں ایسی حنمیاں ہیں جو بدلی نہیں جاسکتیں، اور وہ بہتری کے قابل نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص زخمی ہو۔ خاص طور پر اگر وہ کسی کے بنیادی محبت کے انداز بیان کے حوالے سے زخمی ہو۔ تو وہ مزید چوٹ سے بچنے کے لیے خود کو پیچھے ہٹالے گا۔ منفی الفاظ استعمال کرنے والے اکثر مثبت الفاظ دینے میں بخیل ہوتے ہیں، اس لیے سننے والے کو یہ امید بھی نہیں ہوتی کہ وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنا کر اچھا سلوک حاصل کر سکے گا۔

بعض اوقات، لوگ غصے میں کسی کو تکلیف دینے کے لیے سخت الفاظ کہتے ہیں۔ دیگر مواقع پر، بولنے والے کی نیت اچھی ہوتی ہے، لیکن اس کے الفاظ پھر بھی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ سخت الفاظ استعمال کر کے کسی کا رویہ بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن ایسا طریقہ شاذ و نادر ہی کام کرتا ہے۔

◀ ایک طالب علم کو چاہیے کہ وہ جماعت کے لیے کلمیوں 3:8 پڑھے۔ ایسا ننداروں کو چاہیے کہ وہ خدا اور دوسروں کے خلاف گناہ میں پڑے رہنے سے باز آئیں۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

- ◀ اپنے الفاظ میں حقیقی محبت کو بیان کریں۔ ہمیں دوسروں سے ویسے محبت کرنے کے لیے جیسے ہمیں کرنی چاہیے، روح القدس کی مدد کیوں درکار ہوتی ہے؟
- ◀ کسی سے غیر مشروط محبت کرنے کا کیا مطلب ہے؟ خدا کی غیر مشروط محبت کی آپ کے لیے کیا اہمیت ہے؟
- ◀ اپنے شریک حیات یا بچے کی بنیادی محبت کی زبان میں ان سے محبت کا اظہار کرنا کیوں خاص طور پر اہم ہے؟
- ◀ تصدیقی الفاظ حاصل کرنا آپ کے لیے کس طرح مددگار ثابت ہوا ہے؟
- ◀ آپ نے اس ہفتے اپنے خاندان کے افسردہ کے ساتھ تصدیقی الفاظ کے ذریعے اپنی محبت کا اظہار کیسے کیا؟

اے آسمانی باپ،

تیسری سچی اور غیر مشروط محبت کے بارے میں سکھانے کے لیے تیسرا شکر ہو۔ تیسرا کلام ہمیں اس محبت کی وضاحت کرتا ہے، اور تو خود اپنی محبت کے ذریعے ہمیں اس کا عملی نمونہ دکھاتا ہے۔

مجھے سکھا کہ میں اپنے حساندان سے اسی محبت کے ساتھ پیش آؤں جس محبت سے مسیح نے مجھ سے محبت کی اور میری خدمت کی۔ مجھے توفیق دے کہ میں اپنے شریک حیات، بچوں، بہن بھائیوں اور والدین کی بھلائی کو اپنی ترجیحات میں شامل کروں۔

تیسرا شکر ہو کہ تو مجھے میرے الفاظ کی اہمیت یاد دلاتا ہے۔ میں ان الفاظ کے لیے معذرت خواہ ہوں جو دوسروں کے لیے تکلیف دہ اور تیرے حضور بے ادبی کا باعث بنے۔ برائے مہربانی میری مدد کر کہ میں ہمیشہ ایسے الفاظ بولوں جو تائیدی، تعمیری اور شفا بخش ہوں۔

آمین

اسائنمنٹس

(1) ایک خوشحال ازدواجی زندگی گزارنے والے جوڑے سے گفتگو کریں اور ان کی زندگی کے تجربات سے سیکھیں۔ جب آپ گفتگو مکمل کر لیں، تو دو پیرا گراف میں ان کے شیئر کیے گئے تجربات اور وہ باتیں لکھیں جو آپ اپنی ازدواجی زندگی میں اپنانا چاہتے ہیں۔

یہاں کچھ سوالات ہیں جو آپ پوچھ سکتے ہیں:

- آپ کی شخصیت میں کون سے مندرق ہیں جنہوں نے آپ کے تعلق پر اثر ڈالا؟
- آپ میں سے ہر ایک ان مندرقوں کی وجہ سے کس طرح بڑھا اور سیکھا؟
- آپ نے ایک دوسرے کی عزت اور خدمت کے لیے اپنی توقعات، نظریے اور رویے میں کس طرح ایڈجسٹمنٹ کی؟
- آپ ایک دوسرے سے محبت کا اظہار عملی طور پر کس طرح کرتے ہیں؟

• آپ کے شریکِ حیات کی کون سی باتیں یا اعمال آپ کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ آپ سے محبت کی حبار ہی ہے؟

• آپ کے شریکِ حیات کے ساتھ تعلق نے آپ کے خدا کے ساتھ تعلق پر کیسے اثر ڈالا؟

(2) امثال 31:10-31 میں مصنف اپنی بیوی کے لیے تعریف کے بہت سے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اس کے طرزِ عمل اور گفتگو کی تفصیلات ہمیں اس کی سیرت کے بارے میں بتاتی ہیں۔ شوہر اپنی بیوی کی کن کن باتوں (خوبیوں) کی تعریف کرتا ہے؟ عبارت میں ان پہلوؤں کو تلاش کریں:

- اس کی ظاہری شکل و صورت
- اس کے کارنامے اور خدمت
- اس کی سیرت اور محنت
- بطور انسان اس کی شخصیت
- بطور ایماندار اس کی حیثیت

اس حوالے میں جس بات پر زور دیا گیا ہے اس سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟

سبق 9

محبت کے پانچ اندازِ بیان - 2 حصہ

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ وہ:

- (1) محبت کے پانچ اندازِ بیان کو سمجھے۔
- (2) محبت کے ہر اندازِ بیان کے عنایتاً استعمال یا نظر انداز کرنے کے خطرات پر گفتگو کرے۔
- (3) اس بات کی وضاحت کرے کہ ایک بچے کا جذبہ باقی ٹینک بھرا ہونے کے کیا فوائد ہیں۔
- (4) اپنے مترتبی گھرانے کے افراد کی بنیادی محبت کے اندازِ بیان کی نشاندہی کرے۔
- (5) ہر محبت کے اندازِ بیان کے مطابق حنائان کے افراد سے محبت کے اظہار کے مخصوص طریقے بیان کرے۔
- (6) اپنے گھرانے کے افراد سے ان کی بنیادی محبت کے اندازِ بیان میں محبت کے اظہار کا عہد کرے۔

تعارف

پچھلے سبق میں، ہم نے خود کو پیش کرنے پر مبنی اور غنیر مشروط محبت کے بارے میں سیکھا۔ ہم نے یہ بھی جانا کہ محبت کے اظہار کے کم از کم پانچ مختلف اندازِ بیان ہیں۔ زیادہ تر لوگ فطری طور پر ان میں سے ایک یا دو طریقوں کے ذریعے محبت کو پہچانتے اور ظاہر کرتے ہیں۔

ہم نے تصدیقی الفاظ پر گفتگو کی اور سیکھا کہ ہم اپنے گھرانے کے افراد سے محبت کے اظہار کے لیے ان کا عملی استعمال کیسے کر سکتے ہیں۔ اس سبق میں، ہم محبت کے باقی چار اندازِ بیان کے بارے میں سیکھیں گے اور پھر خاص طور پر بچوں سے محبت کے اظہار کے عملی طریقوں پر غور کریں گے۔

جن لوگوں کی محبت کا بنیادی انداز بیان معیاری وقت ہوتا ہے، وہ اس وقت سب سے زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں جب دوسرے لوگ شعوری طور پر ان کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے وقت مخصوص کرتے ہیں۔ یہ وقت خاص طور پر ایک ساتھ رہنے، ایک دوسرے پر توجہ دینے اور لطف اندوز ہونے کے لیے رکھا جاتا ہے۔

معیاری وقت اتفاقی یا اضافی نہیں ہوتا۔ اگر آپ ٹریفک میں پھنس گئے ہیں یا کسی ملاقات کے انتظار میں ہیں، تو اس وقت کا دانشمندی سے استعمال کرنا اچھا ہے، لیکن عام طور پر یہ وہی معیاری وقت نہیں ہوتا جو کسی کے لیے خاص طور پر رکھا گیا ہو۔ آپ کا شریک حیات یا بچہ آپ کے ساتھ کسی منصوبے پر کام کر سکتا ہے، جو قیمتی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ وقت ہمیشہ معیاری وقت کی ضرورت کو پورا کرے۔

بغیر کسی حائل کے گفتگو معیاری وقت کی بہترین صورتوں میں سے ایک ہے۔ ایسی گفتگو میں ہر شخص پوری توجہ سے دوسرے کو سنتا ہے۔ ہر فرد پیغامات اور فون کالز جیسی رکاوٹوں کو نظر انداز کرتا ہے تاکہ وہ دوسرے فرد اور گفتگو پر مکمل توجہ دے سکے۔

یہاں کچھ اور طریقے دیے گئے ہیں جن کے ذریعے آپ ظاہر کر سکتے ہیں کہ آپ توجہ سے سن رہے ہیں:

1. آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں۔

2. فعال انداز میں سنیں۔ اس بات پر رد عمل دیں جو دوسرا شخص کہہ رہا ہے۔ صرف یہ نہ سوچیں کہ آپ آگے کیا کہنا چاہتے ہیں، بلکہ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ دوسرا شخص کیا سوچ اور محسوس کر رہا ہے۔ آپ اپنی سمجھ کی تصدیق اس طرح کر سکتے ہیں: "اگر میں صحیح سن رہا ہوں، تو آپ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ..."

3. بات کاٹنے سے گریز کریں۔ اکثر سننے والا سمجھتا ہے کہ وہ بات کو مکمل طور پر سمجھ چکا ہے اور جلدی سے اپنی رائے دینے کے لیے بول پڑتا ہے، لیکن اس سے بولنے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ سننے والے نے پوری توجہ سے بات نہیں سنی۔

4. صرف الفاظ پر نہیں، جذبات پر بھی دھیان دیں۔ جب ہم کسی دوسرے شخص کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم ان کی متدر کرتے ہیں۔ دل سے سننے کا مطلب ہے کہ ہم ان کے خیالات اور جذبات کو اہمیت دیتے ہیں، اور اس کے ذریعے ہم انہیں بتاتے ہیں کہ وہ خود بھی ہمارے لیے اہم ہیں۔

معیاری وقت کا سب سے بہترین اندازہ ہے جب آپ صرف ایک دوسرے سے بات کر رہے ہوں، لیکن ایک ساتھ گزارا جانے والا وقت دیگر صورتوں میں بھی قیمتی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، گھرانے کے افراد روزانہ کھانے کے وقت ایک ساتھ بیٹھ کر، ایک دوسرے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے معیاری وقت گزار سکتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کو کہانیاں سنانا، ایک ساتھ کھیلنا، یا تفریحی سرگرمیاں کرنا بھی معیاری وقت گزارنے کے طریقے ہیں۔ اگر کوئی سرگرمی محض لطف کے لیے ہو، نہ کہ سکول، کام یا خدمت کے لیے، تو یہ بھی معیاری وقت کے زمرے میں آتی ہے۔

اگر کوئی فرد گھرانے سے دور ہو، تو فون پر بات کر کے بھی معیاری وقت گزارا جا سکتا ہے۔

معیاری وقت کا مطلب ہے ایک دوسرے پر توجہ مرکوز کرنے اور ایک ساتھ وقت گزارنے کے لیے خاص طور پر مخصوص، بے حائل اور اطمینان بخش وقت نکالنا۔ ہر روز اپنے شریک حیات اور بچوں کے ساتھ کچھ معیاری وقت گزارنے کے لیے وقت مختص کرنا بہترین عمل ہے۔

جب وقت مخصوص نہ کیا جائے

جب کوئی شوہر یا والد خدمت میں رہنمائی کا کردار ادا کرتا ہے، تو خاندان کے ساتھ معیاری وقت مخصوص کرنا خاص طور پر مشکل ہو سکتا ہے۔ اکثر پادریوں کے بچے یہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص فون کر کے ان کے والد کی توجہ حاصل کر سکتا ہے، لیکن وہ ان کے لیے وقت نکالنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ خاندان کے ساتھ وقت گزارنا اکثر خدمت کی خاطر قربان کر دیا جاتا ہے۔

خدمت میں رہنے والے افراد کے لیے حائل سے مکمل طور پر بچنا ممکن نہیں ہوتا، لیکن انہیں پھر بھی اپنے خاندان کے لیے وقت مخصوص کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر وہ ایسا کریں گے، تو ان کا خاندان ان کی روزمرہ کی ذمہ داریوں اور ناگزیر رکاوٹوں کو بہتر طریقے سے سمجھ سکے گا۔

جس شخص کی محبت کا بنیادی انداز بیان معیاری وقت ہو، اسے سب سے زیادہ تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب اسے اپنے خاندان کے ساتھ با مقصد اور توجہ سے بھرپور وقت نہیں ملتا۔ وہ تب سب سے زیادہ دکھی محسوس کرتا ہے جب

اس کے ساتھ گزارے جانے والے معیاری وقت کو ترجیح نہیں دی جاتی، اور جب یہ وقت کسی مداخلت کی وجہ سے ترک کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس کا خاندان اس کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے زیادہ مصروف ہو، تو وہ خود کو کم قدر والا محسوس کرتا ہے، خاص طور پر جب اس کے اہل خانہ اسے پوری توجہ سے نہ سنبھالیں۔

اگر آپ اپنے شریک حیات یا بچوں کو ذاتی توجہ نہیں دے رہے، تو وہ آپ کی محبت کو محسوس نہیں کر سکیں گے، چاہے آپ ان کے لیے بہت کچھ کر رہے ہوں۔ ایک شخص اپنے خاندان کے لیے محنت کر رہا ہو، پھر بھی اس کی بیوی یہ محسوس کر سکتی ہے کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے دستیاب نہیں ہوتا۔

ایک چھوٹا لڑکا اپنے والد کے پاس آیا تاکہ اسے ایک کہانی سنانے جو اس نے حال ہی میں سنی تھی۔ والد کتاب پڑھ رہے تھے، انہوں نے ایک لمحے کے لیے سنے کے لیے توقف کیا، لیکن پھر کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گئے، حالانکہ ان کا بیٹا ابھی اپنی کہانی کے سچ میں تھا۔ اس لمحے میں جو احساس اس بچے کو ہوا، وہ زندگی بھر اس کے ذہن میں رہا۔

◀ آپ کے خاندان کے لیے معیاری وقت (کو الٹی ٹائم) عام طور پر کیا ہوتا ہے؟ یا مقصد وقت اکٹھے گزارنے کے لیے آپ کو کن مشکلات پر متاثر کرتا ہے؟

محبت کا انداز بیان 3: تحائف

جن لوگوں کا بنیادی انداز بیان تحفے وصول کرنا ہوتا ہے، وہ اس وقت سب سے زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں جب دوسرے انہیں ایسا تحفہ دیتے ہیں جو ظاہر کرے کہ وہ ان کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

ایسے تحفے جو کسی کو محبت کا احساس دلاتے ہیں، وہ وہی ہوتے ہیں جو سوچ سمجھ کر دیے جاتے ہیں۔ انہیں وصول کرنے والے کی دلچسپیوں کو مد نظر رکھ کر چنا جاتا ہے۔ وہ ضروری نہیں کہ عملی یا لازمی ہوں۔ محبت کے تحفے وہ نہیں ہوتے جو صرف اس وجہ سے دیے جاتے ہیں کہ دینے والے کو ان کی ضرورت نہیں تھی۔ تحائف کو سوچ بچار کے ساتھ منتخب کرنا یا خود تیار کرنا چاہیے۔

کوئی تحفہ مہنگا ہونا ضروری نہیں تاکہ وہ کسی کو محبت کا احساس دلائے۔ یہ ایک لمحے کی خوشی بھی ہو سکتا ہے، جیسے کوئی خاص کھانے کی چیز یا مٹھائی، یا یہ کوئی ایسی چیز ہو سکتی ہے جو لمبے عرصے تک قائم رہے اور تحفہ دینے والے کے ساتھ تعلق کی یاد دلاتی رہے۔ جن لوگوں کا بنیادی انداز بیان تحائف ہوتے ہیں، ان کے لیے سالگرہ، شادی کی سالگرہ، اور دیگر تہوار بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ ایسے افراد کے لیے ان دنوں پر خاص طور پر تحفے کا دیا جانا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اگر انہیں ان خاص دنوں پر تحفہ نہ ملے، تو یہ ان کے لیے خاص تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔

لیکن تحفے دینا صرف حناص مواقع تک محدود نہیں ہونا چاہیے؛ یہ ایک جاری رہنے والی عادت ہونی چاہیے۔ جس شخص کے شریکِ حیات، والدین، یا بچے کا بنیادی اندازِ بیان تحائف ہوں، انہیں مستقل طور پر ایسے تحائف تلاش کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے جو ان کے پیارے کو یہ یاد دلائیں کہ وہ ان کے خیال میں رہتے ہیں اور ان سے محبت کی جاتی ہے۔

اگر کسی بیوی کا بنیادی اندازِ بیان تحائف ہو، تو وہ خود کو بہت غنیر محبوب محسوس کر سکتی ہے اگر اسے لگے کہ اس کا شوہر صرف پیسے بچانے کے لیے ایسا تحفہ دے رہا ہے جو پہلے سے ضروری تھا۔ مثال کے طور پر، اگر اسے نئے جھاڑو کی ضرورت ہو اور اس کا شوہر اسے تحفے کے طور پر نیا جھاڑو لا کر دے، تو یہ اس کے لیے مفید تو ہو سکتا ہے، لیکن اسے یہ تحفہ محبت کا اظہار محسوس نہیں ہوگا۔

تحائف اس وقت اہمیت رکھتے ہیں جب وہ ظاہر کریں کہ دینے والے نے لینے والے کی پسند اور جذبات کا خیال رکھا۔ وہ تب معنی خیز ہوتے ہیں جب وہ لازمی نہ ہوں بلکہ ان میں سوچ، محنت، اور قیمت شامل ہو۔

وہ بچے جن کا بنیادی اندازِ بیان تحفے وصول کرنا ہو، وہ اس وقت زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں جب ان کے والد ان کے لیے آئس کریم خرید کر لاتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ ان کی اسکول فیس ادا کریں۔ حالانکہ اسکول کی فیس زیادہ مہنگی اور زیادہ اہم ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ توقع کریں کہ آپ کے اہل حناص آپ کی روزمرہ کی منہ اہم کردہ چیزوں کی قدر کریں، آپ کو ایسی چیزوں کے ذریعے محبت ظاہر کرنے کے طریقے تلاش کرنے چاہئیں جو ان کے لیے حناص ہوں۔

بعض لوگ اپنے بچوں یا شریکِ حیات کو ہر چیز کے لیے ترسانے کی عادت رکھتے ہیں۔ جو شخص کفایت شعار ہو اور خود پر خرچ نہ کرتا ہو، وہ غنیر ضروری لگنے والے تحائف دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کر سکتا ہے۔ اسے ڈر ہوتا ہے کہ اگر وہ تحائف دینے لگے تو اس کے اہل حناص اس سے تحائف کی توقع کرنے لگیں گے۔ لیکن اگر اس کے کسی وتر یہی عزیز کا بنیادی اندازِ بیان تحائف ہو، تو اسے اپنی فطری عادت پر تاپوانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسے تحائف کو اپنے پیاروں کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ جیسا کہ وہ انہیں دیکھتے ہیں: ایک اہم اور قیمتی چیز کے طور پر۔ جب تحائف دیں، تو خوش دلی اور منہ رخی دلی سے دیں!

◀ ایک شاگرد کو 2 کرنتیوں 6:9-9 جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔ اس حوالے میں پوئس کرنتیوں کے ایمانداروں کو ترغیب دے رہا ہے کہ وہ اپنے ضرورت مند بھائیوں کے لیے منہ رخی دلی سے ہدیے دیں۔ ان آیات میں سخاوت کے چار بابا بچ بنیادی محرکات تلاش کریں۔ اس حوالے میں موجود اصولوں کا اطلاق ہمارے حناص ان میں سخاوت پر کس طرح ہوتا ہے؟

◀ آپ کے خاندان میں تحائف دینے کی کیا اہمیت ہے؟ کیا آپ کو محبت کے اظہار کے لیے تحائف دینے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ اگر ہاں، تو وہ مشکلات کیا ہیں، اور آپ انہیں کیسے حل کر سکتے ہیں؟

محبت کا انداز بیان 4: خدمت کے کام

جن لوگوں کا بنیادی محبت کا انداز بیان خدمت کے کام ہوتا ہے، وہ اس وقت سب سے زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں جب دوسرے ان کے لیے کچھ کرتے ہیں۔

خدمت کے کام عملی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ ایسے کام ہوں جو وہ خود نہیں کر سکتے تھے۔ یہ کسی کے لیے پانی لانے جتنا سادہ کام بھی ہو سکتا ہے، یا کسی بیمار کی دیکھ بھال کرنا بھی۔ یہ کسی مشکل وقت میں مدد فراہم کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ زیادہ تر خاندانوں میں ایسے لمبے عرصے آتے ہیں جب کوئی ایک فرد مسلسل ذاتی دیکھ بھال کا محتاج ہوتا ہے۔ خاندان کے افراد اپنی محبت اور وابستگی کی وجہ سے اس کی مسلسل خدمت کرتے ہیں۔ لیکن اگرچہ خدمت میں بہت سا وقت صرف ہو رہا ہوتا ہے، پھر بھی خاندان کے افراد کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ محبت کے دوسرے، زیادہ مؤثر طریقوں سے بھی اس کا اظہار کریں، خاص طور پر اگر اس شخص کا بنیادی انداز بیان خدمت کے کام نہ ہو۔

کچھ خدمات روزمرہ کے معمول کا حصہ ہوتی ہیں اور ان کا ادراک نہیں ہوتا یا انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بہت سی خواتین اپنی روزمرہ کی کھانے پکانے اور گھر کی دیکھ بھال کے ذریعے محبت کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک مرد اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کام کر رہا ہوتا ہے۔ اگر آپ پہلے ہی اپنے گھروالوں کی خدمت کر رہے ہیں، تو آپ کو پھر بھی ایسے خاص مواقع تلاش کرنے چاہئیں جب آپ خاندان کے اس فرد کے لیے خدمت کر سکیں جس کا بنیادی انداز بیان یہی ہے۔

اگر بیوی اپنے شوہر کی چھوٹی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھتی، تو وہ خدمت کے ذریعے محبت کا اظہار کرنے میں ناکام ہو رہی ہے۔ شاید وہ سوچے، "وہ خود بھی پانی لے سکتا ہے۔" لیکن اگر وہ اس کے لیے پانی لائے، تو یہ محبت کا خاص اظہار ہو گا۔

اسی طرح شوہر کو بھی اپنی بیوی کا خیال رکھنا چاہیے۔ جب وہ اپنی بیوی کو آرام دینے کے لیے کوئی ایسا کام کر دیتا ہے جو وہ روز کرتی ہے، تو وہ اس کی محنت کی قدر اور اس کے کام کی اہمیت کو تسلیم کر رہا ہوتا ہے۔

ایک شوہر یہ محسوس کر سکتا ہے کہ وہ پہلے ہی کافی محنت کرتا ہے اور گھر کے تمام کام کاج کرنا اس کی بیوی کی ذمہ داری ہے۔ وہ یہاں تک سوچ سکتا ہے کہ اسے پہلے سے زیادہ مؤثر طریقے سے کام کرنا چاہیے۔ اگر وہ یہ فرض کر لے کہ گھریلو کام اس

کی عزت کے خلاف ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ وہ عورتوں کو کمتر سمجھتا ہے اور انہیں کم درجے کے کاموں کے لائق سمجھتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتیں کمتر نہیں ہیں، اور گھریلو کام کسی بھی طرح باہر کے کاموں سے کم تر نہیں۔۔

ایک مرد یہ محسوس کر سکتا ہے کہ گھر کے کاموں میں مدد کر کے وہ حنادم کا کردار اپناتا ہے (اپنی بیوی سے کم درجے پر آ رہا ہے)، لیکن یہ حقیقت نہیں ہے۔ اگر وہ خود سے مدد کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، تو وہ نہ صرف اس کام کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس شخص کی قدر بھی کرتا ہے جس کی وہ مدد کر رہا ہے۔ اس کی خدمت اس فرد کے احترام کو بڑھاتی ہے جو عام طور پر یہ کام انجام دیتا ہے اور اس کے لیے قدر دانی کا اظہار کرتی ہے۔ اس کی بیوی اسے ایک حنادم کے طور پر نہیں بلکہ ایک زیادہ قابل احترام شخص کے طور پر دیکھے گی۔

اگر لوگ ناگواری اور مجبوری کے ساتھ مدد کرتے ہیں، تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ زبردستی مدد کر رہے ہیں۔ ان کی خدمت کا یہ عمل محبت کا اظہار نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ خوش دلی سے خدمت کرتے ہیں اور اپنی پوری کوشش صرف کرتے ہیں، تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خدمت کر رہے ہیں، کیونکہ کوئی انہیں اس طرح خدمت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ یہ خوش دلی سے کی گئی خدمت ان کی محبت کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے اور ان کے پیاروں کی نظر میں ان کی عزت میں اضافہ کرتی ہے۔

◀ آپ کے لیے سب سے مشکل وقت کون سا ہوتا ہے جب آپ کو اپنے حنادن کی خدمت کرنا پڑتی ہے؟ جب آپ خدمت کو محبت کے اظہار کے طور پر دیکھتے ہیں، تو آپ کی سوچ میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

محبت کا انداز بیان 5: جسمانی لمس

وہ لوگ جن کا بنیادی محبت کا انداز بیان جسمانی لمس ہے، وہ خود کو سب سے زیادہ تب پیار کیا ہوا محسوس کرتے ہیں جب ان کے حنادن کے افراد انہیں محبت سے چھوتے ہیں۔

محبت کے اظہار کے مختلف طریقے جسمانی لمس کے ذریعے کیے جاسکتے ہیں۔ کچھ مخصوص رشتوں اور حالات میں مناسب ہوتے ہیں، جبکہ دیگر رشتوں اور حالات میں نامناسب ہو سکتے ہیں۔ درج ذیل چند مثالیں ہیں:

- ایک دوسرے کو گلے لگانا
- کسی کے کندھے یا پیٹھ پر بازو رکھنا
- کسی کے کندھوں پر ہاتھ رکھنا
- کسی کی پیٹھ یا کندھے پر تھپکی دینا
- ساتھ بیٹھنا

- ایک دوسرے کا ہاتھ ہتھامنا
- ایک دوسرے کو بوسہ دینا
- پیٹھ یا کمر کو سہلانا
- بچے کو گود میں لینا
- بچے کے بالوں کو محبت سے سنوارنا یا سہلانا
- بیماری یا جسمانی کمزوری کی حالت میں نرمی اور محبت سے دیکھ بھال کرنا

جسمانی لمس اس وقت بھی خاص طور پر معنی خیز ثابت ہو سکتا ہے جب کوئی شخص مشکل وقت سے گزر رہا ہو۔ غم، تکلیف، تنہائی یا اداسی کے لمحات میں، گلے لگانا ان لوگوں کے لیے زیادہ اہم ہو سکتا ہے جن کا بنیادی محبت کا انداز بیان جسمانی لمس ہو، حتیٰ کہ الفاظ یا خدمت کے کسی عمل سے بھی زیادہ۔

جس شخص کا بنیادی محبت کا انداز بیان جسمانی لمس ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ محبت کا اظہار جسمانی طور پر جاری رکھا جائے، یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں بھی، اگر ممکن ہو۔ یاد رکھیں کہ محبت غیر مشروط اور ایثار پر مبنی ہوتی ہے۔ لوفت 20:15 میں باپ نے اپنے توبہ کرنے والے بیٹے کو گلے لگایا اور چوما، حالانکہ وہ بد بودار، گند اور ہر لحاظ سے ناخوشگوار حالت میں تھتا۔

محبت کے انداز بیان میں جسمانی لمس لازمی طور پر جسمانی تعلق کے بارے میں نہیں ہے۔ جسمانی لمس گرمی جسمانی لمس کی ایک قسم ہے۔ چھونے اور چھوئے جانے کی خواہش جسمانی تعلق کی صورت میں ظاہر ہو سکتی ہے، لیکن محض جسمانی تعلق کسی ایسے شخص کے لیے کافی نہیں ہوگا جس کا بنیادی محبت کا انداز بیان جسمانی لمس ہو۔

جسمانی لمس کے ذریعے محبت محسوس کرنے کی خواہش کسی شخص کو غیر اخلاقی جسمانی لمس کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو مناسب، غیر جسمانی لمس کے کافی اظہار دیں تاکہ ان کے بچوں کی جسمانی لمس کی ضروریات پوری ہوں۔ جو بچہ محبت محسوس کرتا ہے، وہ آزمائش کے خلاف مضبوطی سے کھڑا ہونے کی زیادہ ہمت رکھتا ہے۔

جسمانی لمس کے گناہ

جن لوگوں کا بنیادی محبت کا انداز بیان جسمانی لمس ہو، وہ جسمانی سختی سے خاص طور پر محسوس ہوتے ہیں۔ کسی پر غصے میں ہاتھ اٹھانا (گلتیوں 20:5)، کسی کو ذلیل کرنے کے لیے اس کے چہرے پر تھپتھپانا (متی 5:39)، یا اختیار کے عنط استعمال کے تحت کسی کو مارنا (متی 24:48-49) گناہ ہے۔ ان آیات کی روشنی میں، ہم جانتے ہیں کہ والدین کو کبھی بھی اپنے بچوں کو تکلیف

دینے یا غصے میں مارنے کا حق نہیں ہے۔ اسی طرح خدا کا حکم ہے کہ بچوں کے لیے بھی یہ گناہ ہے کہ وہ اپنے والدین پر ہاتھ اٹھائیں (حسروں 21:15)۔

والدین کی طرف سے نرمی اور ضبط کے ساتھ دی گئی مناسب جسمانی تنبیہ، جو درستی اور راستبازی کی تعلیم کے مقصد سے ہو (کلیوں 3:21)، گناہ نہیں بلکہ خدا کا حکم ہے۔ یہ والدین کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی روحوں کو تباہی سے بچا سکیں (امثال 13:24، امثال 19:18، امثال 29:15، عبرانیوں 12:5-7)۔

ہر قسم کی جنسی بے راہ روی اور بد سلوکی، بشمول محرمات سے تعلق (احبار 20:11-12، 14)، ایک سنگین گناہ ہے۔

اپنے بنیادی محبت کے انداز بیان کی پہچان

ہر شخص کو اپنے محبت کے انداز بیان کا مکمل شعور نہیں ہوتا۔ بعض اوقات، لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ وہ دوسروں سے محبت کے اظہار کے لیے سب سے زیادہ کون سا طریقہ اپناتے ہیں۔ اسی طرح، وہ اس چیز سے بھی ناواقف ہو سکتے ہیں جو دوسروں کی طرف سے انہیں سب سے زیادہ محبت کا احساس دلاتی ہے۔ لہذا، ضروری ہے کہ ہم اپنے محبت کے انداز بیان کو سمجھنے کے لیے کچھ وقت نکالیں۔

◀ آپ سب سے زیادہ قدرتی طور پر اور عام طور پر کس محبت کے انداز بیان کے ذریعے دوسروں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں؟

◀ آپ کے بنیادی اور ثانوی محبت کے انداز بیان کون سے ہیں؟ اگر آپ کو سمجھنے میں دشواری ہو رہی ہے کہ آپ کے لیے کون سا محبت کا اظہار سب سے زیادہ معنی رکھتا ہے، تو یہ سوالات مدد کر سکتے ہیں:

- کون سی چیزیں آپ کو خوشی دیتی ہیں؟
- آپ کی سب سے پسندیدہ یادیں کون سی ہیں؟
- آپ کس چیز کے بارے میں (خواہ حنا موٹی سے) شکایت کرتے ہیں؟
- آپ کو کس چیز سے سب سے زیادہ تکلیف پہنچتی ہے؟

محبت کے پانچ انداز بیان اور بچے

ہر انسان کو محبت کے پانچوں انداز بیان کے ذریعے محبت کے اظہار کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن بچوں کے لیے یہ خاص طور پر اہم ہے۔ جذباتی طور پر متوازن اور صحت مند بننے کے لیے، بچوں کو والدین کی طرف سے باقاعدگی اور مسلسل محبت کا

احساس دلایا جانا چاہیے۔ جب والدین دن میں کئی بار اپنے بچوں کے ساتھ مختلف انداز میں محبت کا اظہار کرتے ہیں، تو یہ ان کے دلوں کی زمین پر رحمت کی ہلکی بارش کی مانند ہوتا ہے۔

یہ فرض نہ کریں کہ آپ کے بچے پہلے سے ہی جانتے ہیں یا محسوس کرتے ہیں کہ آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔ انہیں یہ محبت بار بار اور مستقل مسزاجی کے ساتھ دیکھنے اور محسوس کرنے کی ضرورت ہے، خاص طور پر ان کے بنیادی محبت کے انداز بیان میں۔

بچے کے بنیادی محبت کے انداز بیان کی پہچان

گیری چیپمین اور روز کیپ بیل کے مطابق، والدین اپنے بچے کے بنیادی محبت کے انداز بیان کو پہچاننے کے لیے درج ذیل طریقے اپنا سکتے ہیں³⁴:

1. مشاہدہ کریں کہ آپ کا بچہ آپ سے محبت کا اظہار کیسے کرتا ہے۔
2. دیکھیں کہ آپ کا بچہ دوسروں سے محبت کا اظہار کس طرح کرتا ہے۔
3. غور کریں کہ آپ کا بچہ سب سے زیادہ کس چیز کی فرمائش کرتا ہے۔
4. یہ دیکھیں کہ آپ کا بچہ کن چیزوں کے بارے میں سب سے زیادہ شکایت کرتا ہے۔
5. دو مختلف محبت کے انداز بیان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کا موقع دیں اور دیکھیں کہ بچہ کس کو زیادہ پسند کرتا ہے۔

پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کے محبت کے بنیادی انداز بیان کی شناخت کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

بچوں کے لیے محبت کے انداز بیان پر خصوصی نوٹس

ہم یہاں ہر محبت کے انداز بیان کی تفصیل میں نہیں جائیں گے کیونکہ ان پر پہلے ہی بات ہو چکی ہے۔ اس کے بجائے، ہم بچوں سے محبت کے اظہار کے چند خاص پہلوؤں اور طریقوں کا ذکر کریں گے۔

³⁴ ڈاکٹر گیری چیپمین اور ڈاکٹر راس کیسبل، محبت کے پانچ انداز بیان برائے بچے، (نارتھ فیلڈ پبلشنگ، سٹاکگو، 1997)، صفحات 101-103۔

الفاظ تصدیق

اگرچہ بعض اوقات کسی ایسے شخص کو الفاظ میں تعریف دینا مشکل محسوس ہو سکتا ہے جو زیادہ تر غلطیاں کرتا ہو یا جس کی کارکردگی اچھی نہ ہو، لیکن اگر آپ کسی مثبت بات کو تلاش کر کے اس کی تعریف کریں تو بچے کے لیے بڑی حوصلہ افزائی کا سبب بنے گا اور وہ زیادہ بہتر بننے کی کوشش کرے گا۔

معیاری وقت

یہ بہت فائدہ مند ہے کہ خاندان کے افراد دن میں کم از کم ایک کھانے پر اکٹھے بیٹھیں اور اس وقت ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو پر توجہ دیں۔

ایسے خاندانوں میں جہاں بہت سارے بچے ہوں، کسی ایک بچے کے ساتھ معیاری وقت گزارنا آسانی سے نظر انداز ہو سکتا ہے۔ تاہم، مخصوص وقت نکال کر کسی ایک بچے کے ساتھ کچھ خاص کرنا انہیں یہ محسوس کرنے میں مدد دے گا کہ آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔ تنہائی میں گزارا گیا وقت انہیں ایک محفوظ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کر سکیں، جو وہ اپنے بہن بھائیوں یا دیگر خاندان کے افراد کے سامنے شیئر کرنے میں ہچکچاتے ہوں۔

اکثر اوقات، بچے اچانک اپنے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ تنہائی میں معیاری وقت گزارنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض اوقات، سونے کے وقت بچہ اپنے دل کی بات کہنے کے لیے کھل جاتا ہے اور کسی ایسی بات پر بات کرنا چاہتا ہے جو اس کے دل پر بوجھ بنی ہوئی ہو۔ والدین کے لیے ان لمحات میں اپنے بچوں کی بات سننے کے لیے وقت نکالنا بے حد ضروری ہے۔ کئی بار، بچہ کسی روحانی معاملے سے نبرد آزما ہوتا ہے، اور جب وہ اپنی ماں یا باپ کے پاس تنہائی میں آتا ہے تو درحقیقت وہ روحانی مدد چاہ رہا ہوتا ہے۔ ان مواقع پر والدین کو اپنے بچوں کی رہنمائی یسوع کی طرف کرنے کا خاص موقع ملتا ہے۔

اپنے بچوں کے ساتھ معیاری وقت گزارتے ہوئے، ان سے ایسے سوالات کرنا سیکھیں جو کھلے اختیارات رکھتے ہوں، تاکہ آپ یہ سمجھ سکیں کہ وہ کس طرح سوچ رہے ہیں اور کیا محسوس کر رہے ہیں۔ کھلے اختیارات والے سوالات کا جواب محض "ہاں" یا "نہیں" میں نہیں دیا جاسکتا۔ ان سوالات کا کوئی خاص، متعین جواب نہیں ہوتا۔ عام طور پر، ایسے سوالات "کیوں...؟"، "کیسے...؟" یا "کیا...؟" جیسے الفاظ سے شروع ہوتے ہیں۔ اسی طرح، گفتگو شروع کرنے کے لیے آپ "مجھے بتائیں کہ...؟" یا "آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے...؟" جیسے جملے استعمال کر سکتے ہیں۔

جب آپ کا بچہ آپ کے سوال کا جواب دے، تو دھیان سے سنیں اور مناسب انداز میں رد عمل دیں۔ بعض اوقات، آپ مزید وضاحت کے لیے ایک اضافی سوال پوچھنا چاہیں گے۔ کسی موقع پر، آپ یہ تصدیق کرنا

چاہیں گے کہ آپ ان کی بات کو صحیح طرح سمجھ رہے ہیں۔ کبھی کبھار، آپ کو ان کے خیالات اور احساسات کو تسلیم کرنا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ بچہ یہ محسوس نہ کرے کہ اس کا انٹرویو لیا جا رہا ہے، بلکہ گفتگو قدرتی انداز میں ہو۔ آپ کی توجہ بچے کو یہ احساس دلائے گی کہ اسے سنا جا رہا ہے، اس کی قدر کی جا رہی ہے، اور اسے پیار کیا جا رہا ہے۔

بچے کی کہانی کو غور سے سننے کے لیے وقت نکالنا بھی ان سے محبت کے اظہار کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اسی طرح، بچوں کو کہانیاں سنانا یا ان کے ساتھ کتابیں پڑھنا بھی معیاری وقت گزارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

بچوں کے ساتھ کھیل کھیلنا یا کسی دلچسپ منصوبے پر عمل کرنا بھی معیاری وقت گزارنے کے بہترین طریقے ہیں۔

کچھ والدین اپنے بچوں کو مناسب معیاری وقت نہیں دیتے۔ وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے انہیں تحائف دیتے ہیں۔ لیکن تحائف کبھی بھی معیاری وقت کی جگہ نہیں لے سکتے۔ بچوں کو اپنے والدین کے ساتھ بھرپور معیاری وقت گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے، چاہے ان کا بنیادی محبت کا انداز بیان کوئی بھی ہو۔ کسی بھی تعداد میں تحائف والدین کے ساتھ گزارے گئے وقت کا متبادل نہیں بن سکتے۔

تحائف

بہت سے والدین شاذ و نادر ہی اپنے بچے کے لیے کوئی کھلونا یا دلچسپ کتاب خریدتے ہیں، کیونکہ وہ انہیں ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ چیزیں نہ صرف محبت کے اظہار کا ذریعہ ہیں بلکہ بچے کی نشوونما کے لیے بھی مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

خدمت کے کام

بچوں سے محبت کے اظہار کے چند عملی طریقے:

- ان کی سالگرہ پر ان کا پسندیدہ کھانا تیار کریں۔
- بیماری کی حالت میں ان کا زمی اور محبت سے خیال رکھیں۔
- اسکول کے کسی پروجیکٹ میں ان کی مدد کریں۔
- گھر کے کاموں میں ان کے ساتھ شریک ہوں اور ان کی محنت کی قدر کریں۔
- کسی ایسے شخص کی مدد کرنے میں اپنے بچے کو شامل کریں جو آپ کے گھرانے کا حصہ نہ ہو۔

جسمانی لمس

تمام چھوٹے بچے جسمانی لمس کے ذریعے محبت کے اظہار کے محتاج ہوتے ہیں۔ نومولود بچوں کی بنیادی ضروریات ہوتی ہیں، جیسے کھلایا جانا اور ڈاؤن سپر بدلا جانا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہیں گود میں لینا، پیار سے لپٹانا، نرمی سے سہلانا اور بوسہ دینا بھی ضروری ہے۔ یہ محبت بھرازم لمس ان کے لیے محسوس کیے جانے والے پیار کا اظہار ہے اور ان کی جذباتی اور ذہنی صحت کے لیے نہایت اہم ہے۔

والد کا اپنے بیٹوں کے ساتھ ہلکی پھلکی کشتی کرنا بھی محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ تاہم، یہ مقابلہ تکلیف دہ، حاوی ہونے والا، بے فتاویٰ یا غصہ پیدا کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔

والدین کے الفاظ اور اعمال کے طویل مدتی اثرات

والدین کو اپنے بچوں کے ساتھ معاملات میں خدا کی مثال کی پیروی کرنی چاہیے۔ وہ ہمیشہ اپنی اولاد کے ساتھ کامل، قدر بانی پر مبنی اور غیر مشروط محبت کا برتاؤ کرتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کی محبت میں انہیں تربیت دیتا، درست کرتا اور نظم و ضبط سکھاتا ہے (عبرانیوں 12:5-7)۔ ایک باپ اور بچے کے رشتے کے تناظر میں، خدا ایمان داروں کی زندگیوں میں کام کرتا ہے تاکہ وہ اس کی مانند بن جائیں (عبرانیوں 12:10-11)۔

والدین کی اپنے بچوں سے محبت کو ان کے رویے پر منحصر نہیں ہونا چاہیے۔ یقیناً، مثبت انعامات یا منفی نتائج تربیت کا ایک مناسب حصہ ہیں، لیکن محبت کے اظہار کو کسی رویے کی بنیاد پر دینا یا روکنا درست نہیں۔

اگر کوئی بچہ اپنے والدین کی غیر مشروط محبت کو مسلسل محسوس کرتا ہے، تو وہ خدا کی محبت کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکے گا اور اس پر بھروسہ کرے گا۔ تاہم، وہ بچے جو بچپن میں بدسلوکی یا نظر انداز کیے جانے کا شکار رہے ہوں، ان کے لیے ایک محبت کرنے والے آسمانی باپ پر بھروسہ کرنا، حتیٰ کہ بڑے ہونے کے بعد بھی، زیادہ مشکل ہو سکتا ہے۔

بچوں کی اپنی ذات کے بارے میں سمجھ۔ خصوصاً ان کی انفرادی حیثیت میں اپنی قدر۔ زیادہ تر اس پر منحصر ہوتی ہے جو وہ دوسروں سے سنتے اور محسوس کرتے ہیں۔ ان کے والدین کے اعمال اور الفاظ سب سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں، لیکن رشتہ دار اور دوست بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بچے اپنی ضروری محبت کے اظہار حاصل کرتے ہیں یا نہیں، یہ ان کی خودی کی تصویر تشکیل دینے میں مدد دیتا ہے۔ جب بچوں سے محبت کا اظہار روکا جاتا ہے، یا وہ جذباتی یا جسمانی بدسلوکی کا شکار ہوتے ہیں، تو اس سے ان کی خودی اور خود تدری کا تصور متاثر ہوتا ہے، جو ان کی پوری زندگی پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

والدین کے الفاظ بچوں کی اپنی ذات کے بارے میں سمجھ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- تصدیقی الفاظ: "میں تم پر فخر کرتا ہوں کہ تم اتنی محنت کر رہے ہو! میں جانتا ہوں کہ تم یہ کر سکتے ہو!" یہ بچوں کو بتاتا ہے کہ محنت کرنا قابل و قدر ہے، اور یہ کہ آپ ان کی کامیابی پر یقین رکھتے ہیں۔
 - تباہ کن الفاظ: "تم بہت سست ہو۔ میں تم پر کسی چیز کے لیے بھروسہ نہیں کر سکتا!" یہ ایک بچے کو یہ یقین دلا سکتا ہے کہ وہ خود کو بدلنے کے قابل نہیں ہیں؛ اس کے لیے کوشش کرنے یا والدین کا احترام حاصل کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ والدین پہلے ہی ان سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اس سے بچے کو یہ محسوس ہو سکتا ہے کہ والدین نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔
 - تصدیقی الفاظ: "کوئی بات نہیں۔ ہم سب کبھی نہ کبھی غلطی کرتے ہیں، اور پھر ہم سیکھتے ہیں کہ اگلی بار بہتر کیسے کریں۔" یہ بچوں کو یہ یقین دلاتا ہے کہ غلطی کرنا محفوظ ہے۔ آپ کی محبت ان کی مکمل کارکردگی پر منحصر نہیں ہے۔ یہ انہیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ وہ ترقی کر سکتے ہیں، اور مسلسل سیکھنے اور کوشش کرنے کی اہمیت ہے۔
 - تباہ کن الفاظ: "تم بہت بے وقوف ہو۔ تم ہمیشہ سب کچھ خراب کر دیتے ہو۔" یہ ایک بچے کو یہ یقین دلا سکتا ہے کہ کوشش کرنا بیکار ہے۔ یہ آسانی سے انہیں یہ سمجھا سکتا ہے کہ ان کی قدر صرف اس وقت ہے جب وہ ہر کام مکمل طور پر درست کریں، اور چونکہ وہ ہمیشہ غلطی کرتے ہیں، وہ کبھی بھی کسی کے لیے قابل و قدر نہیں ہو سکتے۔ وہ کبھی بھی والدین یا کسی اور کی محبت کے مستحق نہیں ہوں گے۔
- بچے کی اپنے بارے میں سمجھ اس محبت سے تشکیل پاتی ہے جو اسے دی جاتی ہے یا اس سے روکی جاتی ہے۔ دوسروں کے ساتھ صحت مند تعلقات قائم کرنے کی اس کی صلاحیت والدین کے ساتھ اس کے تعلق سے یا تو مندرجہ پاتی ہے یا متاثر ہوتی ہے۔ جو بچہ محبت سے پالا جاتا ہے، وہ دوسروں سے بے عنبر اور غیر مشروط محبت کرنا سیکھ سکتا ہے۔ اس کے پاس محبت کا ایک ایسا ذخیرہ بھی ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں کو محبت دے سکتا ہے۔
- سچی محبت بچوں کے لیے وہی جذباتی توانائی ہے جو بڑوں کے لیے ہوتی ہے۔

بھرے ہوئے جذباتی ٹینک کے فوائد

بچوں کے جذباتی ایندھن کے ٹینک بھرے ہونے کے بہت سے فوائد ہیں۔ جب بچوں کو یہ علم ہوتا ہے کہ ان سے محبت کی جاتی ہے تو ان میں وہ قوت اور استحکام پیدا ہوتا ہے جو انہیں مشکلات کا سامن کرنے اور صحیح طور پر نشوونما پانے کے لیے درکار ہوتا ہے۔

جو بچے غیر مشروط محبت کے یقین میں پروان چڑھتے ہیں، وہ جذباتی طور پر محفوظ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ اپنے والدین کی طرف سے دی جانے والی تربیت، اصلاح اور رہنمائی کو زیادہ آسانی سے قبول کر سکتے ہیں۔ وہ ہم عمر ساتھیوں کے

دباؤ سے پیدا ہونے والے فتنوں کا بھی زیادہ بہتر مقابلہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی پہچان میں پُر اعتماد ہوتے ہیں اور دوسروں کے سامنے اپنی حیثیت ثابت کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

ایک ایسی لڑکی جو عام طور پر لڑکوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کا رویہ رکھتی ہے، شاید اس خوف کے باعث ایسا کرتی ہو کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو لڑکے اس میں دلچسپی نہیں لیں گے۔ اسی طرح، ایک شرمیلی لڑکی اس خوف میں مبتلا ہو سکتی ہے کہ اگر وہ اپنی حقیقی شخصیت کا اظہار کرے گی تو لوگ اسے ناپسند کریں گے۔ وہ بیٹیاں جو اپنے والد کی طرف سے توجہ، محبت اور اعتماد حاصل کرتی ہیں، عام طور پر لڑکوں سے صحت مند انداز میں تعلقات قائم کر سکتی ہیں، نہ کہ ضرورت سے زیادہ چھیڑ چھاڑ یا غیر ضروری شرم و حياء کے ساتھ۔ وہ اپنے والد کی محبت کی وجہ سے اپنی شناخت میں خود کو محفوظ سمجھتی ہیں۔

والدین کی طرف سے بار بار اور پانچوں محبت کے انداز میں ظاہر کی جانے والی سچی اور غیر مشروط محبت بچوں کو بہت سے نقصانات سے محفوظ رکھتی ہے۔ جن بچوں کو حقیقی محبت میسر ہوتی ہے، وہ عام طور پر ان لوگوں سے محبت اور تحفظ کی تلاش میں نہیں جاتے جو ان کا استحصال کرنا چاہتے ہیں یا انہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہوتے ہیں۔

مختصراً یہ کہ ایک بچے کے طور پر جذباتی ایندھن کا ٹینک بھرا ہونے کے بہت سے فوائد ہیں:

- اپنی متدرو قیمت اور اس کے حقیقی ماخذ کی درست پہچان
- کوشش، غلطیوں، نشوونما اور غیر مشروط محبت کی صحیح سمجھ
- دوسروں سے محبت کرنا سیکھنے کی صلاحیت
- مشکلات کا امان کرنے اور مناسب نشوونما کے لیے مضبوطی اور استحکام
- جذباتی تحفظ
- نظم و ضبط، اصلاح اور رہنمائی کو قبول کرنے کی صلاحیت
- ہم عمر ساتھیوں کے منفی اثرات کو رد کرنے کی صلاحیت
- مستقبل میں بدسلوکی کا شکار ہونے کے امکانات کم ہونا

◀ آپ نے اور کون سے فوائد دیکھے ہیں جو محبت بھرے ماحول میں پرورش پانے والے بچوں کو حاصل ہوتے ہیں؟

حنالی جذباتی ٹینک کے نقصانات

وہ بچے جو محبت محسوس نہیں کرتے وہ رہنمائی کی مسزاحت کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے اندر اپنے ماں یا باپ کو خوش کرنے کا جذبہ نہیں ہوتا۔ جذباتی ایندھن کے بھرے ہوئے ٹینک کے بغیر بہت سے بچوں میں اس والدین کے ساتھ وفاداری کا مضبوط اور مثبت تعلق قائم نہیں ہو پاتا جو ان کی رہنمائی کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

جن بچوں کے جذباتی ایندھن کے ٹینک حنالی ہوتے ہیں وہ ان بچوں کی نسبت کہیں زیادہ بدسلوکی یا استحصال کا شکار ہو سکتے ہیں جو اپنے حنانان کے اسرار کے ساتھ صحت مند اور پُر محبت رشتوں میں بندھے ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ خود کو محبوب محسوس نہیں کرتے اس لیے وہ ایسے لوگوں سے محبت تلاش کر سکتے ہیں جو انہیں استعمال کرنا چاہتے ہیں یا انہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

مضبوط حنانانوں کی خصوصیات

ان اسباق میں ہم نے محبت کے پانچ بنیادی انداز بیان کے بارے میں سیکھا ہے۔ اگرچہ عام طور پر ہر فرد کی ایک یا دو بنیادی محبت کی زبانیں ہوتی ہیں، لیکن ہر شخص کو پانچوں طریقوں سے محبت کا اظہار بات و عمل سے ملنا چاہیے۔ ایک صحت مند حنانان وہ ہوتا ہے جہاں ہر فرد حنانان بوجھ کر دوسروں کے ساتھ تعلقات کو پروان چڑھاتا ہے۔ تصدیقی الفاظ کہہ کر، معیاری وقت گزار کر، خدمت کر کے، اور محبت بھرے لمس کے ذریعے۔ تھکے دینار و مسرہ کا معمول نہ ہو، لیکن پھر بھی یہ حنانان کے اندر صحت مند تعلقات کا ایک اہم حصہ ہے۔

◀ آپ کے حنانان میں محبت کا اظہار زیادہ تر کس طرح کیا جاتا ہے؟ کیا محبت کے تمام پانچ انداز بیان میں اس کا اظہار ہوتا ہے؟ کتنی بار محبت کے اظہار کیے جاتے ہیں؟

ایک غیر مذہبی 25 سالہ تحقیق، جس میں 14,000 حنانانوں کا مطالعہ کیا گیا، سے معلوم ہوا کہ مختلف ثقافتی پس منظر رکھنے والے کئی مضبوط، کامیاب، اور متوازن حنانانوں میں چھ مشترکہ خصوصیات پائی جاتی ہیں۔³⁵ ان میں سے کچھ خصوصیات مختلف محبت کی زبانوں سے براہ راست جڑی ہوئی ہیں، جو مختلف طریقوں سے محبت کے اظہار کی اہمیت کو مزید واضح کرتی ہیں۔ اسٹڈ اور بیم نے ان چھ خصوصیات کو درج ذیل طریقے سے بیان کیا ہے:

³⁵ ڈاکٹر نک اور نیسنی اسٹینڈ اور جو اور ایلس بیم، "شاندار حنانان: ایک مضبوط حنانان کی تعمیر کے 6 ثابت شدہ امتدادات" (برینٹ وڈ، ٹی این: ہاورڈ بکس، 2008)

1. عزم۔ مضبوط خاندانوں کے افراد ایک دوسرے کی بھلائی اور خوشی کو فروغ دینے کے لیے پر عزم ہوتے ہیں۔ وہ خاندان کے اتحاد کو اہمیت دیتے ہیں۔
2. تعریف اور محبت۔ مضبوط خاندانوں کے افراد ایک دوسرے کی قدر کرتے ہیں اور اکثر محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ ان کا خاندان اچھا ہے۔
3. مثبت گفتگو۔ اچھے خاندانوں کے افراد میں عمدہ گفتگو کی مہارت ہوتی ہے، اور وہ ایک دوسرے سے بات کرنے میں کافی وقت صرف کرتے ہیں۔
4. وقت کا ساتھ گزارنا۔ مضبوط خاندان ایک دوسرے کے ساتھ معیاری وقت گزارتے ہیں، اور بڑی مقدار میں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔
5. روحانی بھلائی۔ چاہے وہ مذہبی عبادات میں شریک ہوں یا نہ ہوں، مضبوط خاندانوں میں زندگی میں ایک بڑی بھلائی یا قوت کا احساس پایا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ انہیں طاقت اور مقصد فراہم کرتا ہے۔
6. دباؤ اور بحرانوں سے نمٹنے کی صلاحیت۔ مضبوط خاندانوں کے افراد دباؤ یا بحران کو سیکھنے اور بڑھنے کے مواقع کے طور پر دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

ذاتی اطلاق

ان دو اسباق میں ہم نے کئی پہلوؤں پر غور کیا ہے۔ ہم نے خالص محبت پر گفتگو سے آغاز کیا، پھر ان پانچ انداز بیان کو پہچانا جن میں عام طور پر محبت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہم نے جذباتی ایندھن کے فیول ٹینک کے بارے میں سیکھا اور یہ بھی جانا کہ ہمارے خاندان کے افراد کو ہماری محبت کا تجربہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر ان کی بنیادی محبت کے انداز بیان میں۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ خاندان کے اندر شخصیت کے فرق ہمیں محبت میں بڑھنے میں کس طرح مدد دیتے ہیں۔

اس کے بعد، ہم نے پانچوں محبت کے انداز بیان کا تفصیل سے جائزہ لیا، ہر ایک کی مثالیں دیکھیں اور یہ بھی سمجھا کہ اگر ان میں سے کسی کو نظر انداز یا غلط طریقے سے برتا جائے تو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ ہم نے سیکھا کہ بچے مکمل جذباتی ایندھن کے فیول ٹینک سے کیسے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جب یہ فیول ٹینک خالی ہوتے ہیں تو انہیں کس طرح نقصان پہنچتا ہے۔ ہم نے بچوں کے لیے اپنی محبت کے اظہار پر مزید تفصیل سے گفتگو کی۔ پھر، ہم نے دیکھا کہ محبت کے پانچ انداز بیان پر عمل کرنے کا تعلق کس طرح مضبوط خاندانوں کی چھ عام خصوصیات سے ہے۔

اب جب کہ ہم ان اسباق کو مکمل کر رہے ہیں، ہم آپ کی ذاتی ذمہ داری پر غور کریں گے۔ آپ کیا کر سکتے ہیں اور جو کچھ آپ نے سیکھا ہے، اس کے مطابق آپ کو کیا کرنا چاہیے۔

(1) آپ اپنے خاندان سے محبت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

آپ کو تیار ہونا چاہیے کہ اگر ضرورت پڑے تو خود کو بدلنے کے لیے تیار ہوں، بغیر اس کے کہ آپ کے خاندان کے افراد پہلے آپ سے محبت کا اظہار کریں۔ حقیقی محبت اس وقت تک انتظار نہیں کرتی جب تک دوسرا شخص محبت کا مظاہرہ نہ کرے۔ یہ خود کو اس وقت بھی ظاہر کرتی ہے جب دوسرا شخص کم مستحق معلوم ہو، کیونکہ محبت کسی کی اہلیت پر مبنی نہیں ہوتی۔

(2) آپ ذمہ دار ہیں کہ اپنی محبت کو اپنے خاندان کے لیے ان طریقوں سے ظاہر کریں جو ان کے لیے سب سے زیادہ معنی رکھتے ہیں۔

ممکن ہے کہ آپ کو اپنی محبت کے اظہار میں زیادہ محنت کرنی پڑے، خاص طور پر ان محبت کے انداز بیان میں جو آپ کے لیے فطری نہیں ہیں۔ شروع میں، محبت کے کچھ انداز غیر فطری، عجیب، یا بے معنی محسوس ہو سکتے ہیں۔

اپنے خاندان کے افراد کے لیے محبت کے مواقع کو پہچاننا سیکھیں۔ اس بات پر دھیان دیں کہ کسی خاص لمحے میں انہیں کس چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ یہاں ہر محبت کے انداز بیان کے لیے کچھ مثالیں دی گئی ہیں:

- الفاظ تصدیق: سوچیں، ”_____ شاید اس بات کو لے کر غیر یقینی محسوس کر رہا ہے، لیکن وہ جو کہہ رہا ہے وہ بالکل درست ہے۔ مجھے کچھ مثبت الفاظ کہنے چاہئیں۔“
- معیاری وقت: پوچھیں، ”کیا آپ اس بارے میں بات کرنا چاہیں گے؟“ پھر جو کچھ آپ کر رہے ہیں، اسے روک دیں، اپنی مکمل توجہ دیں، اور اپنے جسمانی اشاروں سے ظاہر کریں کہ آپ واقعی سن رہے ہیں۔
- تحائف: جب آپ انہیں تحفہ دیں، تو کہیں، ”میں نے یہ دیکھا اور مجھے آپ کی یاد آئی۔“
- خدمت کے کام: فوراً پوچھیں، ”کیا میں آپ کے لیے یہ کام کر سکتا ہوں؟“ یا ”کیا میں اس میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟“
- جسمانی لمس: ان کے پاس جا کر کہیں، ”لگتا ہے کہ آپ کو ایک مرتبہ گلے لگانے کی ضرورت ہے۔“ پھر انہیں محبت سے گلے لگائیں۔

(3) آپ اپنے جذبات کے ذمہ دار ہیں۔

خدا نے آپ کو اس طرح تخلیق کیا ہے کہ آپ کو دوسروں کے ساتھ صحت مند تعلقات کی ضرورت ہے۔ لیکن چاہے یہ ممکن ہو یا نہ ہو، خدا ہی آپ کا اصل ذریعہ اور تسلی ہے۔ آپ کی جذباتی خوشحالی کا اصل انحصار آپ کے حنان پر نہیں بلکہ خدا کی محبت پر ہے۔ خدا آپ سے کامل محبت کرتا ہے، جو کوئی دوسرا کبھی نہیں کر سکتا۔ اگر آپ اس کی محبت میں قائم رہیں تو وہ آپ کی ہر کمی کو پورا کر سکتا ہے (یوحنا 15: 9-11)۔

ہو سکتا ہے کہ آپ کے حنان کے افراد آپ کے بنیادی محبت کے انداز بیان کے مطابق محبت کا اظہار نہ کریں۔ شاید وہ آپ کے بنیادی محبت کے انداز بیان اور جذباتی ضروریات سے بے خبر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں اس انداز میں محبت کا اظہار کرنے کی تحریک نہ ہو جو آپ کے لیے سب سے زیادہ معنی رکھتا ہو۔ آپ انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کر سکتے ہیں کہ آپ کس طرح سب سے زیادہ محبت محسوس کرتے ہیں، لیکن آپ انہیں مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ اسی طریقے سے محبت کا اظہار کریں۔

ممکن ہے کہ آپ کے حنان کے افراد دوسرے طریقوں سے اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہوں۔ جب آپ محبت کے انداز بیان کے بارے میں جان جائیں گے، تو آپ ان طریقوں کو پہچاننا شروع کریں گے جن کے ذریعے آپ کا حنان پہلے ہی آپ سے محبت کر رہا ہے۔ اگرچہ آپ انہیں تبدیل نہیں کر سکتے، لیکن آپ ان کی محبت کے اظہار کو مقبول کرنے اور اس محبت کے لیے ان کا شکریہ ادا کرنے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

آسمانی باپ،

تیرا شکر ہو کہ تُو نے مجھے میرا خاندان بخشا۔ میری مدد کر کہ میں ہر ایک کی قدر کروں اور ہر ایک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھوں۔

تُو نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں سوچوں کہ اپنے خاندان سے محبت کے اظہار کے لیے کون سے طریقے اپنا سکتا ہوں۔ مجھے سکھا کہ میں یسوع کی مانند بنوں۔ اپنا وقت، جذباتی اور جسمانی توانائی، اور وسائل دے کر اپنے خاندان کے لیے برکت اور حوصلہ افزائی کا سبب بنوں۔ مجھے مُردہ تہی عطا کرتا کہ میں دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر فوقیت دوں۔ مجھے ہوشیار بنا کہ میں ان مواقع کو پہچان سکوں جہاں میں اپنے خاندان کے ہر فرد کے لیے محبت کا اظہار کر سکتا ہوں۔

تُو نے مجھے سکھایا کہ حقیقی محبت کیا ہے۔ تُو چاہتا ہے کہ میں اپنے خاندان کے لیے وہی محبت کا عہد کروں جو تُو نے مجھ سے کیا ہے۔ میں انتخاب کرتا ہوں کہ میں اپنے شریکِ حیات اور بچوں سے بے لوث، غیر مشروط محبت کروں۔ میری کوتاہیوں کے لیے مجھے اپنا فضل اور رحم عطا کر، اور مجھے توفیق دے کہ میں ان سے ویسی محبت کر سکوں جیسی کرنی چاہیے۔

آمین۔

اسائنمنٹس

(1) اپنے شریکِ حیات اور بچوں کے ممکنہ بنیادی محبت کے اندازِ بیان کے بارے میں سوچیں۔ اپنے خاندان کے افراد کے نام لکھیں، پھر ہر ایک کے بنیادی ایک یا دو محبت کے اندازِ بیان لکھیں۔

(2) کن محبت کے اظہار کے لیے آپ کو اضافی محنت کرنی پڑے گی؟ ان کو نشان زد کریں۔ کچھ خیالات لکھیں کہ آپ ان طریقوں سے اپنے خاندان کے لیے محبت کے اظہار کو کس طرح جان بوجھ کر عملی جامہ پہنائیں گے۔

(3) اپنی ثقافت، خاص طور پر اپنے سماجی گروہ کا جائزہ لیں۔ محبت کے پانچ اندازِ بیان کی فہرست بنائیں۔ آپ کی ثقافت میں ہر محبت کے اندازِ بیان کو کس طرح ظاہر کیا جاتا ہے؟ کیا ان میں سے کوئی ایسا انداز ہے جسے عام طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے؟ آپ کے سماجی گروہ میں لوگ محبت کو بہتر طریقے سے کیسے ظاہر کر سکتے ہیں؟ ان سوالات کے جوابات میں کئی پیرا گراف لکھیں۔

سبق 10

بچوں سے محرومی کا مسئلہ

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

(1) بانجھ پن کو بائبل نقطہ نظر سے سمجھے اور اس کا درست جواب دے۔

(2) ہر انسان کی قدر کرے کیونکہ وہ خدا کی شبیہ پر حلق کیا گیا ہے۔

بُساب کا ڈکھ

بُساب ایشیائی ملک میں پیدا ہوئی۔ وہ اس وقت بہت خوش تھی جب اس کی شادی ایک نوجوان کاروباری شخص سے ہوئی، اور دونوں نے مل کر ایک خوشحال زندگی گزارنے کی امید کی۔ کئی سال گزر گئے، لیکن بُساب کے ہاں اولاد نہ ہوئی۔ ایک ڈاکٹر نے انہیں بتایا کہ بُساب کبھی ماں نہیں بن سکتی۔ اس کے شوہر کو بہت دکھ اور غصہ آیا۔ آخر کار اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بُساب کو طلاق دے کر دوسری عورت سے شادی کر لے گا۔ اب بُساب بوڑھی ہو چکی ہے۔ وہ ایک چھوٹے سے گھر میں اکیلی رہتی ہے اور اس کے رشتہ دار اس کی زندگی میں شامل نہیں ہیں۔ چونکہ وہ بدھ مت کی پیروکار ہے، اس لیے وہ امید رکھتی ہے کہ کسی اگلی زندگی میں اس کے ہاں اولاد ہوگی اور اس کی شرمندگی ختم ہو جائے گی۔

◀ اگر آپ بُساب کی برادری میں ایک پاسٹر ہوتے تو آپ اس سے کیا کہتے؟ بُساب کے لیے مسیحی پیغام کیا ہے؟

اس سبق میں ہم بانجھ پن کے مسئلے کو بائبل نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

بچے اور خدا کی برکت کا منصوبہ

جیسے ہی خدا نے پہلے مسرد اور عورت کو پیدا کیا، اس نے انہیں ہدایت دی کہ وہ بچے پیدا کریں، نسل بڑھائیں اور زمین کو معمور کریں (پیدائش 1:28)۔

عہد عتیق میں، خدا بعض اوقات برکتوں کا وعدہ صرف کسی ایک فرد سے نہیں بلکہ ایک خاندان کی کئی نسلوں تک کرتا تھا۔ مثال کے طور پر، خدا نے ابرہام سے برکت دینے کا وعدہ کیا جو خود ابرہام کو نہیں بلکہ اس کی آنے والی نسلوں کو ملنی تھی۔ خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ اس کی اولاد سمندر کی ریت کی مانند بے شمار ہوگی۔ ابرہام کا بیٹا، اسحاق، معجزانہ طور پر پیدا ہوا۔ پھر جب ہر نسل کے ساتھ خاندان کی تعداد بڑھتی گئی، تو یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ خدا اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔

حسرو ج 23:25-27 میں خدا نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ جب وہ نئے ملک میں داخل ہوں گے تو وہ ان کو برکت دے گا۔ خدا نے وعدہ کیا کہ وہ ان کے کھانے کو برکت دے گا، بیماری کو دور کرے گا، بانجھ پن اور اسقاطِ حمل کو ختم کرے گا، اور ان کے دشمنوں کو تباہ کر دے گا۔ یہ وعدے اسرائیل کی فرمانبرداری پر منحصر تھے، اور خدا نے اپنی شرائط بیان کیں (جیسا کہ حسرو ج 32:23 میں دیا گیا حکم)۔ یہ وعدے پوری قوم کے لیے کیے گئے تھے، نہ کہ کسی فردِ واحد کے لیے۔ افراد کا حال قومی فرمانبرداری یا نافرمانی سے متاثر ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر، کوئی شخص بیمار ہو سکتا تھا یا کوئی عورت بانجھ ہو سکتی تھی، لیکن یہ لازمی نہیں تھا کہ یہ ان کے اپنے گناہ کا نتیجہ ہو، بلکہ یہ اس قوم کے خدا سے وفادار نہ ہونے کا نتیجہ ہو سکتا تھا۔ اس لیے ایک بانجھ عورت کا بانجھ ہونا اس کے ذاتی گناہ کی سزا نہیں ہو سکتا تھا۔

استثنا 7:12-15 میں بنی اسرائیل کے لیے خدا کی برکتوں کا وعدہ ہے۔ ان برکتوں میں خوشحالی، بیماریوں سے محفوظ رہنا، اور انسانوں و جانوروں میں بانجھ پن کا نہ ہونا شامل ہے۔ آیت 12 میں لکھا ہے کہ اگر بنی اسرائیل خدا کے احکام پر عمل کریں گے تو انہیں یہ برکتیں ملیں گی، کیونکہ خدا نے ان کے باپ دادا سے عہد باندھا تھا۔ اس لیے اگر اسرائیل کی قوم خدا کے ساتھ وفادار نہ رہتی، تو کوئی شخص عنریب ہو سکتا تھا یا کوئی عورت بانجھ ہو سکتی تھی۔

بچے خدا کے منصوبے میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کو رس کے دیگر حصوں میں، ہم نے دیکھا کہ بچوں کو اس لیے فتر کی نظر سے دیکھنا چاہیے کیونکہ وہ خدا کی شبیہ پر بنائے گئے ہیں۔ ہر بچہ قیمتی ہے اور اسے محبت اور توجہ کے ساتھ پروردان چڑھانا چاہیے۔ تاہم، بعض اوقات لوگ بچوں کی فتر اس لیے کرتے ہیں کیونکہ وہ مستقبل میں خاندان کو مضبوط رکھ سکتے ہیں۔ بعض اوقات ایک باپ بچوں کو اپنی پہچان کا تسلسل سبھ کران کی فتر کرتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ خدا بچوں کو اپنے مقصد کے لیے عطا کرتا ہے (ملاکی 2:15)۔

◀ جماعت کو چاہیے کہ سل کر زبور 127:3-5 کو دیکھے اور کوئی ایک شخص اونچی آواز میں اس کی تلاوت کرے۔

یہ حوالہ بیان کرتا ہے کہ بچے خدا کی طرف سے ایک برکت ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے ایک میراث اور انعام ہیں۔ وہ خاندان کی مستقبل کی حفاظت اور بقا کا ذریعہ ہیں۔

کلام مقدس میں دو برکتیں اکثر ایک ساتھ بیان کی گئی ہیں، لمبی عمر اور پوتے پوتیوں کا ہونا۔ ایوب کو اس لیے برکت ملی کہ اس کے دس بچے تھے اور وہ چار نسلوں کو دیکھنے تک زندہ رہا (ایوب 16:13-42)۔ زبور 6:128 میں بھی یہ برکت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو اپنے پوتے پوتیوں کو دیکھنے کی نعمت حاصل ہو۔

خدا نے یونادب کے حنانان کو یہ وعدہ دیا کہ اس کے حنانان میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسا مرد ہوگا جو اگلی نسل کی رہنمائی کرے (یرمیاہ 19:35)۔ خدا نے داؤد کے حنانان سے یہ وعدہ کیا کہ اس کی نسل میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی شخص تخت پر بیٹھے گا (2 سموئیل 7:16)۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی برکتیں عموماً حنانان میں بچوں کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں، اور بچے وہ ذریعہ ہیں جس کے ذریعے خدا کی برکتیں آئندہ نسلوں تک پہنچتی ہیں۔

بانجھ پن کے بارے میں بائبل نقطہ نظر

بعض صورتوں میں، بانجھ پن کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ خدا نے کسی حنانان پر لعنت کی ہے۔ بائبل ہمیں ایسے واقعات کے بارے میں بتاتی ہے جہاں خدا نے حنانانوں کو بانجھ پن کی لعنت دی۔ مثال کے طور پر، جب بادشاہ ابی ملک نے عنسلطی کی، تو خدا نے اس کے حنانان کی تمام عورتوں کو بانجھ کر دیا یہاں تک کہ اس نے اپنی عنسلطی درست نہ کر لی (پیدائش 18:20)۔ وہ عورتیں خود مجرم نہیں تھیں، لیکن انہیں بادشاہ کے گناہ کے نتائج بھگتنا پڑے۔

جب آدم اور حوٰنہ نے گناہ کیا، تو خدا نے فرمایا کہ ان کے گناہ کے نتیجے میں پوری دنیا متاثر ہوگی۔ اس لعنت میں انسانوں کے باہمی تعلقات میں مشکلات، زچگی میں درد اور تکلیف، محنت اور مشقت، زمین کا زراعت کے خلاف مزاحمت کرنا، اور آخر کار موت شامل تھے (پیدائش 3:14-19)۔ آدم کے بعد پیدا ہونے والا ہر انسان پیدا ہونے ہی سے اس لعنت کا شکار رہا ہے، حتیٰ کہ کوئی شخص اپنے طور پر کوئی گناہ کرنے سے پہلے ہی اس کے اثرات میں آچکا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ یسوع، جو مکمل طور پر بے گناہ تھے، انسانی جسم میں اس دنیا میں آئے اور اس لعنت کے اثرات کو برداشت کیا۔ لہذا ہمیں کسی فرد کے دکھ کو اس کے اپنے گناہ کا نتیجہ نہیں کہنا چاہیے۔ ہم سب بوڑھے ہوتے ہیں، بیمار پڑتے ہیں، مختلف تکالیف برداشت کرتے ہیں، اور بالآخر مرتے ہیں۔ یہ تمام مشکلات، بشمول بانجھ پن کے مسائل، آدم کے پہلے گناہ کا نتیجہ ہیں۔

آدم کے اصل گناہ کے علاوہ، ہم اپنے آباؤ اجداد کے گناہوں سے بھی متاثر ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے اعمال نے وہ معاشرہ تشکیل دیا جس میں ہم پیدا ہوئے۔ ہم اپنے حنانان، برادری اور قوم کے گناہوں کے اثرات سہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ ایسا انداز حالات کو برداشت کرتے ہیں جو کسی ایسے معاشرے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں جس پر ان کا اختیار نہیں ہے۔

ایک خاندان عنبریت کا شکار ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں آزادی اور مواقع کم ہیں۔ ایک بچہ کسی جسمانی نقص کے ساتھ پیدا ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے خود کوئی گناہ نہیں کیا (یوحنا 1:9-3)۔

ہم نہیں جانتے کہ خدا کیوں بعض والدین کو اولاد دیتا ہے اور بعض کو بانجھ رہنے دیتا ہے۔ بعض اوقات وہ لوگ جو لاپرواہ اور نامنصر مان زندگی بسر کرتے ہیں، ان کے بہت سے بچے ہوتے ہیں، حالانکہ وہ انہیں خدا کے حلال کے مطابق نہیں پالتے (زبور 14:17)۔ بعض اوقات وفادار ایمانداروں کو اولاد نہیں ملتی۔ اس لیے ہمیں یہ فرض نہیں کرنا چاہیے کہ کسی شخص کے مخصوص گناہ کی وجہ سے وہ بانجھ ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ خدا جب چاہے شفا اور برکت دے سکتا ہے، لیکن عام طور پر، ایماندار دنیا کے حالات کو جھیلتے ہیں۔ ہم ایمان میں اس وقت کا انتظار کرتے ہیں جب خدا اپنی مخلوق کو نیا کرے گا (رومیوں 8:18-23)۔

یہ مناسب نہیں کہ کسی عورت کو بانجھ پن کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے، جیسے کہ اس کے اپنے گناہ کی وجہ سے لعنت آئی ہو۔ اسی طرح، جب کوئی بچہ پیدا ہونے سے پہلے مری جا رہا ہے، تو عام طور پر یہ ماں کی کسی غلطی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ امراض مختلف طریقوں سے آدم کے گناہ، دوسروں کے گناہ، اور دنیا کی عمومی حالت کی وجہ سے دکھ سہتے ہیں۔ چونکہ سب نے گناہ کیا ہے، اس لیے پوری انسانیت دنیا کی حالت کی مجرم ہے، لیکن ہر شخص مختلف طریقوں سے مخصوص مصیبتوں کو جھیلتا ہے۔

خدا کے معجزے

یسوع نے خدا کی محبت کو ظاہر کیا جب انہوں نے شفا بخشی اور دیگر معجزے کیے۔ بائبل میں درج تاریخ کے دوران، ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے اپنی قوم کے لیے کئی معجزے کیے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم ایک خوبصورت دنیا میں خوشی سے اور بغیر تکلیف کے زندگی گزاریں (پیدائش 1:28، 31:1 تیمتھیس 17:6)۔ تاہم، خدا کی پہلی ترجیح ہمیں گناہ سے نجات دینا ہے تاکہ ہم ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ تعلق میں رہ سکیں۔ گناہ گاروں کی نجات وقت لیتی ہے کیونکہ لوگوں کو توبہ اور ایمان لانے کا فیصلہ خود کرنا ہوتا ہے۔ اگر خدا ابھی تمام مصائب کا خاتمہ کر دے، تو بہت کم لوگ توبہ کریں گے کیونکہ وہ گناہ کی برائی کو نہیں سمجھ پائیں گے۔ لہذا، جب تک انجیل پوری دنیا میں پھیل رہی ہے، عمومی طور پر مصیبتیں جاری رہیں گی۔ ہمیں یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ معجزے ہماری تمام مشکلات کو حل کر دیں گے اور ہر تکلیف کو دور کر دیں گے، حالانکہ خدا کبھی کبھار ہمارے لیے معجزے کرتا ہے۔ آخر کار، تمام تکلیفیں ان لوگوں کے لیے ختم ہو جائیں گی جو خدا کے ساتھ تعلق میں آتے ہیں۔ لیکن جب

تک وہ وقت نہیں آتا، خدا ہمارے دکھوں میں ہمارے ساتھ روتا ہے (یوحنا 11:35) اور ہمیں مختلف طریقوں سے تسلی دیتا ہے (2 کرنتھیوں 1:3-7)۔

خدا کے معجزوں میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ وہ ایک بانجھ عورت کو بچوں کی ماں بناتا ہے (زبور 9:113)۔

بائبل میں کم از کم چھ مواقع کا ذکر ہے جب خدا نے ایک بانجھ عورت کو بیٹی کی نعمت دی۔ حالانکہ خدا نے یہ معجزہ کئی دیگر مواقع پر بھی کیا ہوگا، لیکن یہ چھ مواقع خاص طور پر درج کیے گئے کیونکہ یہ بچے تاریخ میں اہمیت رکھتے تھے۔ سارہ کے ہاں اسحاق پیدا ہوا (پیدائش 21:1-3)۔ رقبہ کے ہاں یعقوب اور عیسو پیدا ہوئے (پیدائش 25:21-26)۔ راحیل کے ہاں یوسف پیدا ہوا (پیدائش 22:24-30)۔ منوحہ کی بیوی کے ہاں سمسون پیدا ہوا (قضایا 13:2-3، 24)۔ حنہ کے ہاں موسیٰ پیدا ہوا (1 موسیٰ 1:20)۔ الیشع کے ہاں یوحنا پیدا ہوا (لوقا 1:13، 57)۔

ان تمام چھ واقعات میں، جوڑے نے بانجھ پن کی وجہ سے غم اور دکھ کا سامنا کیا۔ بائبل ریکارڈ میں، خدا نے کسی کو بھی اولاد نہ ہونے کا تصور وار نہیں ٹھہرایا۔ بائبل میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ خدا والدین میں سے کسی سے ناراض تھا۔ لوقا 7:1-5 میں لکھا ہے کہ زکریا اور الیشع خدا کے حضور استباز تھے اور اس کے تمام احکام پر چلتے تھے، پھر بھی وہ بڑھاپے تک بے اولاد رہے۔ ان چھ واقعات میں سے کسی میں بھی ریکارڈ نہیں کہ والدین نے گناہ کا اعتراف یا توبہ کی ہو، تب جا کر انہیں معجزہ ملا ہو۔ ان واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی منرد کو بانجھ پن کا الزام نہیں دینا چاہیے۔

یہ مناسب ہے کہ ہم دعا کریں کہ خدا ہمیں اولاد کی برکت دے، لیکن بالآخر ہمیں خدا کے فیصلے کو قبول کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ خدا ہر صورت میں اولاد دینے کا ارادہ رکھتا ہے، جیسے وہ ہر بیماری کو شفا نہیں دیتا اور ہر تکلیف کو دور نہیں کرتا۔

پولس رسول نے تین بار دعا کی کہ خدا اس کی زندگی سے ایک ایسی چیز کو ہٹا دے جو اس کے لیے کانٹے کی مانند تھی (2 کرنتھیوں 12:7-10)۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ مسئلہ کیا تھا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ جسمانی نوعیت کا تھا۔ پولس نے امید رکھی کہ خدا اس کو دور کرے گا، اس لیے اس نے معجزے کے لیے دعا کی۔ مگر خدا نے منرد کیا کہ وہ اس مشکل کو دور کرنے کے بجائے ایسا فضل دے گا جو اس کی کمزوری پر غالب ہوگا۔ پولس نے کہا کہ یہ مخصوص کمزوری خدا کے جلال کا باعث بنے گی کیونکہ اس سے خدا کی قدرت ظاہر ہوگی۔ پولس نے مزید کہا کہ وہ اپنی کمزوریوں اور مصائب پر خوش ہوگا کیونکہ ان کے ذریعے خدا کا جلال ظاہر ہو سکتا ہے۔

پولس رسول ایک عظیم ایمان والا شخص تھا، مگر اسے ہر وہ معجزہ نہیں ملا جس کی اس نے دعا کی۔ اس نے خدا کی مرضی کو قبول کیا۔ حالانکہ ہم ہمیشہ خدا سے برکت کے معجزے کو ترجیح دیتے ہیں، ہمیں خدا کے فیصلوں کو قبول کرنا چاہیے۔ بعض اوقات، خدا ہماری کمزوریوں کے ذریعے زیادہ جلال پاتا ہے۔

◀ ایک مثال دیں جب خدا نے آپ کی زندگی میں اپنی محبت اور دیکھ بھال ظاہر کی، بغیر اس معجزے کے جو آپ نے امید کی تھی۔

بانجھ پن کے بارے میں ثقافتی رد عمل

تمام ثقافتیں بچوں کی ویدر کرنے میں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ کچھ ممالک میں خاندان زیادہ سے زیادہ بچے چاہتے ہیں۔ بچے خاندان کے کاموں میں مدد کر سکتے ہیں اور بڑوں کا سہارا بن سکتے ہیں۔ بڑے مشترکہ خاندانی نظام میں، چچا، کزن اور دیگر رشتہ دار ایک دوسرے کی مدد اور حفاظت کرتے ہیں۔ ہر بیوی چاہتی ہے کہ وہ اپنے خاندان میں مزید بچوں کا اضافہ کرے۔ ایک ایسا مرد جس کے زیادہ بیٹے ہوں، خاندان میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ خاندان کے بزرگوں کی دیکھ بھال کرنا بھی خاندان کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔

دیگر ممالک میں زیادہ تر خاندان شہروں میں رہتے ہیں اور ماں باپ کی ملازمت کے ذریعے اپنا گزار بسر کرتے ہیں۔ شہری ماحول میں بچے خاندان کے روزگار میں مدد نہیں کر سکتے۔ بچوں کو پالنے اور تعلیم دینے میں زیادہ خرچ آتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ، جب خاندان کئی نسلوں تک شہری زندگی گزارتے ہیں، تو وہ کم بچے چاہتے ہیں۔

بہت سی ثقافتوں میں بچوں کی اہمیت اس ویدر زیادہ ہوتی ہے کہ ہر شادی شدہ جوڑے کے لیے بچوں کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے، تاکہ انہیں عزت اور مقام حاصل ہو۔ ایک بانجھ عورت خود کو اپنی سب سے اہم ذمہ داری میں ناکام سمجھتی ہے۔ ایک ایسی عورت جو کبھی شادی نہ کرے، خود کو شرمندہ محسوس کرتی ہے کیونکہ اس کے بچے نہیں ہوتے اور اسے کسی نے اپنا شریک حیات نہیں بنایا۔

بہت سی ثقافتوں میں، خاندان بیٹیوں کی خواہش رکھتے ہیں تاکہ وہ اگلی نسل میں خاندان کی قیادت کریں اور اسے مضبوط بنائیں۔ بیٹیوں کو کم اہم سمجھا جاتا ہے۔ بچپیوں کو اسقاط حمل کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے یا انہیں ترک کر دیا جاتا ہے۔ کچھ ممالک میں، بہت سے خاندانوں کے پیدا ہونے والی بیٹیوں کو مار دینے کی وجہ سے، یہ غیر قانونی قرار دیا گیا ہے کہ بچے کی پیدائش سے قبل اس کی جنس معلوم کی جائے۔ ہم کلام مقدس سے جانتے ہیں کہ لڑکیوں کی بھی وہی عزت اور ویدر ہے جو لڑکوں کی، کیونکہ وہ سب خدا کی صورت پر بنائے گئے ہیں (پیدائش 27:1)۔ لہذا، جو

حناندان مسیح کی پیروی کر رہے ہیں، انہیں اپنے بیٹیوں اور بیٹیوں کو برابر اہمیت دینی چاہیے، چاہے ان کے معاشرے میں جو بھی روایات ہوں۔

اگر کسی حناندان کو صرف اپنے فخر یا وقار کے لیے بچوں کی ضرورت ہو، تو وہ معذور بچوں کو قبول کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔ کچھ ممالک میں بہت سے معذور بچے یتیم خانوں میں چھوڑ دیے جاتے ہیں، کیونکہ ان کے والدین انہیں نہیں اپناتے۔ یہ رویہ بالکل غلط ہے، کیونکہ ہر انسان خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے اور وہ خدا کی نظر میں قیمتی ہے، چاہے اس میں جسمانی یا ذہنی کمزوریاں ہوں۔

بعض ثقافتوں میں تعدد ازدواج (polygamy) کی بنیاد بھی بچوں کی خواہش پر ہوتی ہے۔ ایک مرد زیادہ بیویوں کے ذریعے زیادہ بچوں کی خواہش رکھتا ہے۔ لیکن بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے کہ ایک مرد کی صرف ایک بیوی ہو (پیدائش 2:22-24، 1 تیمتھیس 3:2)۔

پرانے عہد نامے میں ایسے واقعات بھی ملتے ہیں جب ایک بیوی اپنے شوہر کو اپنے حنادم سے اولاد پیدا کرنے کی اجازت دیتی، تاکہ اس کے ذریعے اسے عزت حاصل ہو۔ یعقوب کی بیویاں راحل اور لیاہ نے یہی کیا۔

اولاد کے حصول کے لیے حنادماؤں کا استعمال پیچیدہ تعلقات کا سبب بنا۔ سارہ نے اپنے شوہر ابرہام کو اپنی حنادم ہاجرہ دے دی، اس امید میں کہ اگر ہاجرہ کا بچہ ہو جائے تو سارہ کی اپنی حیثیت بہتر ہو جائے گی (پیدائش 16:2-6)۔ جب ہاجرہ حاملہ ہو گئی، تو اس نے خود کو سارہ سے برتر محسوس کیا۔ سارہ نے اپنی حنادم کو سخت سزا دی تاکہ وہ اپنی حیثیت قائم رکھ سکے۔

لیا معز بنی امریقہ کے ایک ملک میں پیدا ہوئی۔ شادی کے تین سال بعد بھی اس کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ لیا کی ثقافت میں کسی یتیم کو گود لینا بانجھ پن کی شرمندگی کو کم نہیں کرتا تھا۔ اس لیے، لیا نے ایک عنزیرب گاؤں کی عورت کو تلاش کیا جو حاملہ تھی اور اس کے بچے کو خریدنے کا بندوبست کر لیا۔ لیا نے کئی مہینوں تک اپنے پیٹ کے نیچے کچھ باندھ رکھا تاکہ وہ حاملہ نظر آئے۔ جب بچے کی پیدائش کا وقت آیا، تو اس نے دکھاوے کے لیے اسپتال جانے کا بہانہ کیا اور پھر گاؤں سے خریدے گئے بچے کو لے کر گھر واپس آ گئی۔

اگر کوئی حناندان بنیادی طور پر اپنی ضروریات کے لیے اولاد چاہتا ہے، تو وہ بچے کو خدا کی شبیہ میں بنائے گئے ایک انسان کے طور پر اہمیت دینے میں ناکام ہو سکتا ہے۔ وہ کسی معذور بچے سے محبت کرنے اور اسے قبول کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔ وہ بیٹے کی خواہش میں بیٹی کو رد کر سکتے ہیں۔ وہ ایک بانجھ عورت کو شرمندہ اور بے وقعت محسوس کر داتے ہیں۔ وہ یتیموں یا بے گھر بچوں کو گود لینے کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ یہ تمام رویے اور اعمال خود عنزیرب پر مبسنی اور غلط ہیں۔ جب

ہم کسی فرد کے ساتھ ان وجوہات کی بنا پر براسلوک کرتے ہیں تو ہم اپنے حنلق کی توہین کرتے ہیں (حسرو ج 4:11، امثال 31:14)۔

ہنری ہشتم 1509 سے 1547 تک انگلینڈ کا بادشاہ رہا۔ وہ شدت سے بیٹا چاہتا تھا۔ چونکہ اس کی بیوی کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی لیکن کوئی بیٹا زندہ نہ رہا، اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دوسری شادی کر لی۔ جب اس کی دوسری بیوی بھی بیٹا پیدا نہ کر سکی، تو اس نے اس پر بغاوت کا الزام لگا کر اسے سزائے موت دلوادی۔

میڈیکل سائنس ثابت کر چکی ہے کہ بچے کی جنس کا تعین مرد کے نطفے سے ہوتا ہے۔ عورت کے جسم کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ بیٹے کو جنم دے گی یا بیٹی کو۔ تاہم، بہت سے مرد اپنی بیویوں پر صرف بیٹیاں پیدا ہونے کی وجہ سے غصہ کرتے ہیں۔

یوسف نامی ایک شخص اور اس کی بیوی کی دو بیٹیاں تھیں۔ جب یوسف کی بیوی تیسرے بچے کی پیدائش کے لیے اسپتال گئی، تو یوسف کو امید تھی کہ اس بار بیٹا ہوگا۔ لیکن تیسری اولاد بھی بیٹی ہوئی۔ یوسف اتنا ناراض ہوا کہ اس نے نہ اسپتال جا کر اپنی بیوی کو دیکھا اور نہ ہی اسپتال کا بل ادا کیا۔

ایوب 24 میں، ایوب نے ایک بدکار شخص کے اعمال کی تفصیل بیان کی۔ ان میں سے ایک عمل یہ تھا کہ وہ ایک بے اولاد عورت کے ساتھ براسلوک کرتا ہے (ایوب 24:21)۔ خدا اس بات سے راضی نہیں ہوتا کہ ایک بانجھ عورت کے ساتھ ظلم کیا جائے۔

◀ آپ کی ثقافت میں بچوں کی کیا قدر ہے؟ لوگ بچوں کی خواہش کیوں کرتے ہیں؟

◀ آپ کی ثقافت میں رسم و رواج کی وجہ سے کون سی ناانصافیاں ہوتی ہیں؟

خدا کیا کہتا ہے؟

کتاب مقدس میں چھ مواقع پر جب خدا نے ایک بے اولاد عورت کو بیٹا دیا، تو والدین کو بے اولاد ہونے کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا گیا۔ بلکہ، ان جوڑوں کو خاص طور پر منتخب کیا گیا تھا تاکہ وہ خاص بیٹوں کے والدین بنیں۔ زکریا اور الیشع کو استباز کہا گیا ہے (لوقا 1:5-6)۔ ہمیں کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ کوئی عورت اس لیے بے اولاد ہے کیونکہ اس نے خدا کو راضی نہیں کیا۔

ایوب 24:21 میں کہا گیا ہے کہ بے اولاد عورت کے ساتھ براسلوک کرنا ایک بدکار شخص کا عمل ہے۔ خدا نے تو بے اولاد عورت کی مذمت کرتا ہے اور نہ ہی اسے ستاتا ہے، اور ہمیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

یسعیاہ 56:4-5 میں خدا اس مرد سے خطاب کرتا ہے جو اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر یہ شخص خدا کی فرمانبرداری کرے اور اس کے عہد میں رہے، تو اس کا مرتبہ اور شہرت اس سے بہتر ہوگی جو اسے بیٹے اور بیٹیاں پیدا کرنے سے ملتی۔

پولس رسول نے تیمتھیس (1 تیمتھیس 2:1)، ططس (ططس 4:1)، اور انیمیس (فلیمون 10) کو اپنا بیٹا کہا۔ اس نے کرنتھس کے ایمانداروں کو بھی اپنی روحانی اولاد کہا (1 کرنتھیوں 4:15)۔ وہ ان کا حیاتیاتی باپ نہیں تھا، بلکہ ان کا روحانی باپ تھا۔ اور یہ رشتہ زیادہ اہم تھا۔

متی 12:46-50 میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب یسوع کی ماں اور بھائی اس سے ملنے آئے، تو یسوع نے اپنے سننے والوں سے پوچھا: "کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟" پھر اس نے کہا کہ جو خدا کی مرضی پر چلتے ہیں، وہی میرے بھائی، بہن، اور ماں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یسوع کو اپنی زمینی ماں سے محبت تھی؛ یہاں تک کہ صلیب پر ہوتے ہوئے بھی اس نے اپنی ماں کی دیکھ بھال کا بندوبست کیا (یوحنا 19:26-27)۔ لیکن یسوع یہ سکھا رہے تھے کہ روحانی خاندان، حیاتیاتی خاندان سے بھی زیادہ اہم ہے۔

ایمان کے خاندان کا تعلق حیاتیاتی خاندان کی جگہ نہیں لیتا، لیکن ایک شخص کی اصل شناخت ایمان کے خاندان میں ہوتی ہے۔ کلیسیا میں "بھائی" اور "بہن" جیسے الفاظ کا استعمال ایمان کے خاندان کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے (کلیسیوں 1:2)۔

دبوره اسرائیل کی ایک نبیہ اور تاضی تھی (قضاة 4:4)۔ اس نے اسرائیل کو ایک ظالم قوم سے آزادی دلانے کے لیے جنگ کی قیادت کی۔ قضاة 7:5 میں دبوره نے خود کو "اسرائیل کی ماں" کہا۔ کتاب مقدس میں اس کے حیاتیاتی بچوں کا ذکر نہیں، لیکن وہ اسرائیل کی ماں تھی کیونکہ وہ قیادت کے ذریعے اپنی قوم کی پرورش کر رہی تھی۔

پطرس رسول نے کہا کہ جو عورتیں سارہ کے نمونے پر چلتی ہیں، وہ اس کی بیٹیاں کہلاتی ہیں (1 پطرس 3:6)۔ یہ ایک بڑی عزت کی بات ہے! یہ عزت اس کے ایمان اور فرمانبرداری کی وجہ سے تھی، نہ کہ اس لیے کہ وہ اسحاق کی ماں تھی۔

جو لوگ ایمان کے ذریعے خدا کے فضل سے بچائے گئے ہیں، وہ سب ابرہام کی اولاد کہلاتے ہیں (گلتیوں 3:7)۔ ابرہام کو لاکھوں ایمانداروں کا باپ کہا گیا ہے۔ ابرہام اور سارہ کی مثال سے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا روحانی باپ اور ماں ہونے کو بڑی عزت دیتا ہے۔

پولوس رسول نے غمیر شادی شدہ رہنے کے فوائد بیان کیے۔ غمیر شادی شدہ شخص بغیر کسی اور ذمہ داری کے خدا کو خوش کرنے پر توجہ مرکوز کر سکتا ہے (1 کرنتھیوں 7: 32-35)۔ پولوس نے کہا کہ اگر کوئی پاک زندگی گزار سکتا ہے تو اس کے لیے غمیر شادی شدہ رہنا بہتر ہے۔ اس سے ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے محبہ درہنہ خدا کی مرضی ہے۔

جس طرح محبہ درہنہ کے اپنے فوائد ہیں، اسی طرح بے اولاد ہونے کے بھی کچھ فوائد ہیں۔ جس طرح خدا محبہ درہنہ لوگوں کے لیے خاص مواقع مقرر کرتا ہے، وہ شادی شدہ مگر بے اولاد امیرانہ کے لیے بھی خاص مواقع رکھتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے بے اولاد ہونے کا انتخاب نہیں کیا، لیکن انہیں چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کو خدا کی خدمت کے لیے بہترین طریقے سے گزاریں۔

چاہے ہم محبہ درہنہ، بے اولاد ہوں، یا کسی اور حالت میں ہوں، ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ خدا ہمارے ذریعے کام کرے گا تاکہ روحانی برکات ہمیں اور دوسروں کو حاصل ہوں (رومیوں 8: 28)۔

بہت سے بچے ایسے ہیں جنہیں محبت کرنے والے والدین کی ضرورت ہے۔ اگر خاندان ایمان کے کچھ امیرانہ یا جوڑے ان کی محبت اور دیکھ بھال کے لیے آگے نہ بڑھیں، تو شاید کوئی بھی ان کی ضروریات پوری نہ کرے۔

ہمیں اپنے بدن کو خدا کے لیے قربانی کے طور پر پیش کرنا چاہیے، تاکہ ہم خدا کے لیے زندہ رہیں (رومیوں 12: 1)۔

خلاصہ نکات

1. بچے خدا کی نعمت ہیں، اور یہ بالکل درست ہے کہ ایک جوڑا خدا سے دعا کرے کہ وہ انہیں اولاد عطا کرے۔
2. یہ سوچنا غلط ہے کہ خدا ہمیشہ محبزانہ طور پر اولاد دے گا۔ وہ ہمیشہ ہر ضرورت کے لیے معجزہ نہیں کرتا، اور اسی طرح وہ ہر کسی کو اولاد دینا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔
3. بے اولادی کے لیے کسی عورت یا جوڑے کو قصور وار ٹھہرانا غلط ہے۔ انسانی حالت آدم کے گناہ، ہمارے آبا و اجداد کے گناہوں، اور معاشرتی گناہوں سے متاثر ہوئی ہے۔
4. ہمیں بیٹیوں اور بیٹیوں سے یکساں محبت اور قدر کرنی چاہیے، کیونکہ وہ دونوں خدا کی صورت پر بنائے گئے ہیں۔
5. کوئی شخص بغیر جسمانی اولاد کے بھی روحانی باپ یا ماں بن سکتا ہے اور کئی نسلوں پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔

6. خدا غیر شادی شدہ اور بے اولاد لوگوں کو خدمت کے خاص مواقع عطا کرتا ہے۔

7. ہمیں اپنی زندگی خدا کے لیے وقف کرنی چاہیے اور ہر حالت میں اسے جلال دینا چاہیے جو وہ ہمارے لیے منتخب کرتا ہے۔

پاسبان کی خدمت

بد قسمتی سے، کئی جگہوں پر کلیسیائیں بے اولادی کے معاملے میں خدا کے کلام کے بجائے اپنی ثقافتی روایات کی پیروی کرتی ہیں۔

پاسبان کو چاہیے کہ وہ اپنی جماعت کو بے اولادی کے بارے میں بائبل نقطہ نظر سے آگاہ کرے، جیسا کہ پچھلے حصے میں خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

اگر پاسبان کسی بے اولاد جوڑے کے لیے معجزے کی دعا کر رہا ہے، تو اسے ایمان کی ذمہ داری شوہر یا بیوی پر نہیں ڈالنی چاہیے۔ جب یسوع نے کسی بچے کو شفا دی یا مردے کو زندہ کیا، تو خود بیمار یا مردہ شخص نے اپنے معجزے کے لیے ایمان ظاہر نہیں کیا تھا۔ اگر پاسبان کو یقین ہے کہ خدا معجزہ کرے گا، تو خود پاسبان کو ایمان رکھنا چاہیے اور میاں بیوی کو کمزور ایمان کا الزام نہیں دینا چاہیے۔

رومیوں 15:12 میں لکھا ہے کہ "رونے والوں کے ساتھ روؤ۔" پاسبان کو اپنی جماعت کے لوگوں کے دکھ سے آگاہ ہونا چاہیے اور بے اولادی یا بچے کی موت کے غم میں مبتلا امیراد کو حوصلہ دینا اور تسلی دینا چاہیے۔ والدین اپنے بچے کے پیدائش سے قبل بھی اس کے نقصان پر غمزدہ ہوتے ہیں۔ شوہر اور بیوی دونوں دکھی ہوتے ہیں، چاہے وہ مختلف طریقوں سے اپنے غم کا اظہار کریں۔ پاسبان کو چاہیے کہ وہ ان کے پاس خود بجائے اور مدد کرے، نہ کہ ان کے آنے کا انتظار کرے۔ ایک پاسبان کو اپنی کلیسیا کی اس طرح تربیت کرنی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں اور ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔

پاسبان کو چاہیے کہ وہ کلیسیا کی رہنمائی کرے تاکہ وہ بے اولاد بزرگ امیراد کے ساتھ محبت بھری تعلقات قائم کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ ایمان کے حناندان کے اراکین کو چاہیے کہ وہ انہیں والدین یا دادا دادی کی طرح عزت دیں، ان کے ساتھ وقت گزاریں، اور عملی ضروریات میں ان کی مدد کریں۔

پاسبان کو غمیر شادی شدہ اور بے اولاد امیر اور کلیسیا اور معاشرے میں خدمت کے مواقع تلاش کرنے میں مدد دینی چاہیے تاکہ وہ برکت کا ذریعہ بن سکیں۔ اسے ہر فرد کی اہمیت پر زور دینا چاہیے تاکہ ہر شخص خود کو خدا کے حناندان میں متاثر و متدرک سمجھے۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ آپ کے ثقافتی پس منظر میں لوگ بچوں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ بے اولاد کی کو کس طرح سمجھاتا ہے؟

◀ آپ کے ثقافتی پس منظر میں ایمان دار لوگ بچوں کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ اور بے اولاد کی کو کس طرح سمجھتے ہیں؟

◀ اس سبق میں بیان کردہ کتاب مقدس کے اصولوں کو پڑھنے کے بعد آپ کی بے اولاد کی بارے میں سمجھ کیسے بدلی یا چیلنج ہوئی؟

◀ کیا آپ کی کلیسیا میں ایسے جوڑے ہیں جو باہم پن کی جدوجہد سے گزر رہے ہوں؟ اگر ہاں، تو آپ کی کلیسیا کس طرح ان کی مدد اور ان کے لیے محفوظ جگہ فراہم کر سکتی ہے تاکہ وہ اپنی مشکلات کا اظہار کر سکیں؟

اے آسمانی باپ،

ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں مسیحی حنا دانوں کے لیے۔ تیرا شکر ہو شوہروں اور بیویوں کے لیے جو تیرے لیے زندگی گزار رہے ہیں اور تیری بادشاہت میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

ہم ان جوڑوں کے لیے دعا کرتے ہیں جو بے اولادی کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ان کے دلوں کو تسلی اور ہمت دے۔ ان کی مدد کر کہ وہ حبا بن سکیں کہ تیری محبت ان کے لیے ہمیشہ قائم ہے، چاہے وہ بچے پیدا کرنے کے قابل ہوں یا نہ ہوں۔

اگر تیری مرضی ہو کہ انہیں حیاتیاتی طور پر بچے عطا ہوں، تو ہم تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ ان کے اپنے وقت پر یہ ممکن کرے گا۔ چاہے انہیں اپنے بچے دے یا نہ دے، ان کی مدد کر کہ وہ دوسروں کے لیے روحانی باپ اور ماں بن سکیں۔ تمام ایمان داروں کی مدد کر کہ وہ ہر شخص کی مدد کریں، کیونکہ وہ تیری صورت پر بنائے گئے ہیں۔ آمین۔

اسائنمنٹس

(1) دو صفحات پر مشتمل ایک تحریر لکھیں جس میں آپ:

- اپنے معاشرے کے بچوں اور بانجھ پن کے بارے میں نظریات بیان کریں۔
- بچوں کے بارے میں کلام مقدس کی تعلیم کی وضاحت کریں۔
- بانجھ پن کے بارے میں کلام مقدس کی تعلیم کی وضاحت کریں۔
- بائبل کے اصولوں کی روشنی میں یہ بیان کریں کہ شادی شدہ جوڑے کو بانجھ پن کا ذمہ دار کیوں نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے۔

(2) بانجھ پن کا سامنا کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

1 انتخاب: تحریری طور پر بیان کریں کہ آپ کسی ایسے فرد کے لیے اپنی ہمدردی اور دیکھ بھال کا اظہار کیسے کر سکتے ہیں جو بانجھ پن کے غم کا سامنا کر رہا ہو۔ خاص طور پر کچھ ایسے الفاظ یا اعمال کا ذکر کریں جو آپ کے مسیحی بھائی یا بہن کے لیے باعث برکت ہوں۔

12 انتخاب: کسی ایسے فرد کے لیے مختصر حوصلہ افزا نوٹ لکھیں جو بانجھ پن کے غم سے گزر رہا ہو۔ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ وہ کس تجربے سے گزر رہے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ آپ ان کی فکر کرتے ہیں اور ان کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ انہیں یقین دلائیں کہ آپ ان کے لیے دعا کر رہے ہیں۔ جب آپ انہیں یہ نوٹ دیں، تو ان کی بات سننے کے لیے دستیاب رہیں یا کسی اور مناسب طریقے سے اپنی دیکھ بھال کا اظہار کریں۔

ضبطِ ولادت (Birth Control)

سبق 11 پر جانے سے پہلے، جماعت کو ضمیمہ B کا مطالعہ اور اس پر بحث کرنی چاہیے۔ یہ ایک مختصر گفتگو ہے جو ضبطِ ولادت پر مبنی ہے، جو شادی اور خاندان سے متعلق ایک اہم موضوع ہے۔

سبق 11

بچے کی نشوونما اور دیکھ بھال

سبق کے مقاصد

سبق کے اختتام پر، طالب علم کو چاہیے کہ:

- (1) ہر انسان کی تخلیق میں خدا کے حیرت انگیز کام کی قدر کرے۔
- (2) اس یقین پر قائم ہو کہ انسانی زندگی مقصد سے ہے۔
- (3) زندگی کے آغاز یعنی نطفہ ٹھہرنے کے لمحے سے انسانی زندگی کے تحفظ کے لیے متحرک ہو۔
- (4) بچوں کی صحت مند نشوونما کے لیے والدین کی دیکھ بھال کی اہمیت کو سمجھے۔

نئے خبروں پر

مارک اور میری بھارت میں رہتے تھے۔ شادی کے چند سال بعد بھی ان کے ہاں اولاد نہ ہوئی، لیکن اچانک انہیں ایک موقع ملا۔ میری کے ایک رشتہ دار نے خبروں کو جسم دیا تھا اور وہ ان کی دیکھ بھال کرنے سے متاثر تھی۔ مارک اور میری نے ان نئی بچوں کو خوشی سے قبول کر لیا، لیکن انہیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بچیاں وقت سے پہلے پیدا ہوئی تھیں اور ان کا وزن صرف تین پاؤنڈ تھا۔ نئے والدین کو سیکھنا پڑا کہ ان کمزور بچوں کو کیسے کھلایا اور سنبھالا جائے۔ انہوں نے کئی راتیں جاگ کر گزاریں، مگر بچیاں زندہ رہیں اور صحت مند، بہترین بچے بن کر بڑی ہوئیں۔

ایک بچہ

حمل کے دوران بچے کی نشوونما

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے زبور 139:13-18 پڑھنا چاہیے۔

یہ حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا ہمیں ماں کے پیٹ میں حمل ٹھہرنے کے وقت سے جاننا تھا، یہاں تک کہ ہمارے جسم کی تشکیل سے پہلے (آیت 16)۔ خدا نے ہمیں جانا اور ہماری پیدائش سے پہلے ہمارے لیے ایک منصوبہ بنایا تھا۔

جیسے ہی کسی مرد کے نطفے کا ملاپ کسی عورت کے بیضے سے ہوتا ہے، ایک بچہ حمل میں آجاتا ہے۔ اسی لمحے ایک نئی انسانی زندگی۔ ایک نیا انسان۔ وجود میں آجاتا ہے! اس ایک نئے بیمر میں اس شخص کے لیے تمام جینیاتی معلومات موجود ہوتی ہیں۔ حمل کے 24 گھنٹوں کے اندر، وہ خلیہ دو خلیوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ہر خلیہ مزید دو میں تقسیم ہوتا ہے۔ خلیات کی تعداد بڑھتی جاتی ہے کیونکہ ہر خلیہ دو میں تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ تقریباً ایک ہفتے کے اندر، بچہ جو اب کئی خلیات پر مشتمل ہوتا ہے، اپنی ماں کے رحم کی اندرونی سطح سے جڑ جاتا ہے، جہاں وہ مسلسل بڑھتا اور نشوونما پاتا ہے۔ ہر خلیہ اس شخص کے لیے مخصوص "کوڈ" (ڈی این اے) رکھتا ہے۔ یہ خلیات کوڈ کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں اور جسم کے مختلف حصے بنانے کے لیے مخصوص ہوتے جاتے ہیں۔

تیسرے ہفتے تک، بچے کی ریڑھ کی ہڈی اور دماغ بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ حمل کے چوتھے ہفتے کے آس پاس، بچے کی آنکھیں بننا شروع ہو جاتی ہیں، دل دھڑکنے لگتا ہے، اور بازوؤں کی تشکیل شروع ہو جاتی ہے۔ بارہ ہفتے کی حمل تک، بچے کے جسم میں تمام ضروری اعضاء موجود ہوتے ہیں۔

حمل کے چودہ ہفتے بعد، بچے کے منفرد فنگر پرٹس مکمل طور پر بن چکے ہوتے ہیں۔ سولہ سے چوبیس ہفتوں کے دوران، ماں اپنے بچے کو اپنے رحم میں حرکت کرتے ہوئے محسوس کر سکتی ہے۔ چھبیس سے اٹھائیس ہفتے کے دوران، بچے کے پھیپھڑے اتنے نشوونما پا چکے ہوتے ہیں کہ وہ سانس لے سکتا ہے، اور اس کا وزن تقریباً دو پاؤنڈ ہوتا ہے۔ عام طور پر، بچے حمل کے 38-40 ہفتے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ہر بچہ ہمارے خالق خدا کی ایک شاندار اور خاص تخلیق ہے۔

◀ گروپ کے کسی ایک طالب علم کو واعظ 11:5 بلند آواز میں پڑھنا چاہیے۔

یہ واقعی معجزاتی ہے کہ خدا کس طرح ماں کے پیٹ میں ایک بچے کو تخلیق کرتا، صورت بخشتا اور اس کی نشوونما کرتا ہے۔ لوگ اس عمل یا اس میں شامل تمام مراحل کو کبھی بھی مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ اس کے باوجود، تمام براعظموں، معاشروں اور ثقافتوں میں، انانوں کی نشوونما ایک ہی ترتیب اور نمونے کے مطابق ہوتی ہے۔ خالق کا منصوبہ بے عیب ہے!

◀ ایک شاگرد کو جماعت کے لیے ایوب 10:8-12 پڑھنا چاہیے۔

ان آیات میں ایوب استعارے استعمال کرتا ہے جو حمل اور ماں کے رحم میں بچے کی نشوونما کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ایوب ہمیں بتاتا ہے کہ حنلق خدا ہی زندگی کا دینے والا ہے۔

خدا کی صورت پر بنائے جانے کی قدر

پیدائش 1:26-27 اور پیدائش 6:9 ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم خدا کی صورت پر تخلیق کیے گئے ہیں۔ ہر انسانی زندگی مقدس ہے۔ اسی وجہ سے کسی بھی انسان کا قتل گناہ ہے (پیدائش 5:9، حنروج 13:20)۔

حنزقی ایل 16:20-21، 36، 38 میں، خدا اُن لوگوں کے خلاف سختی سے بولتا ہے جو کسی بچے کی زندگی حنتم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بنی اسرائیل کو بتوں کے لیے بچوں کی مہربانی کے بارے میں خبردار کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اُن پر سخت سزا آئے گی۔

یسعیاہ 46:3-4 میں، خدا انسانی ترقی کے مراحل میں اپنی دیکھ بھال کے بارے میں منرماتا ہے:

اے یعقوب کے گھرانے اور اے اسرائیل کے گھر کے سب باقی ماندہ لوگو جن کو بطن ہی سے میں نے اٹھایا اور جن کو رحم ہی سے میں نے گود میں لیا میری سُنو! میں تمہارے بڑھاپے تک وہی ہوں اور سرسفید ہونے تک تم کو اٹھائے پھروں گا۔ میں ہی نے حنلق کیا اور میں ہی اٹھاتا رہوں گا۔ میں ہی لئے چلوں گا اور رہائی دوں گا۔

کتنا خوبصورت وعدہ ہے!

تمام لوگوں کی قدر ہے، بشمول وہ بچے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، معذور افراد، خصوصی ضروریات والے لوگ، اور بزرگ۔ کسی شخص کی قدر اس کی صلاحیتوں یا اس بات پر منحصر نہیں ہوتی کہ آیا وہ اکیلا زندہ رہ سکتا ہے یا نہیں۔ ہر انسان کی قدر ہے کیونکہ تمام لوگ خدا کی صورت پر تخلیق کیے گئے ہیں۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہر بچہ خدا کی نظر میں ابدا ہی سے قیمتی ہے (زبور 139:13-18)۔ اسی بنا پر، ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنی پیدائش کے لمحے سے ہی انسانی وجود رکھتے ہیں۔ حمل کو جان بوجھ کر اسقاطِ حمل کے ذریعے حنتم کرنا ایک انسانی جان کو قتل کرنا ہے۔

کم از کم چار طریقے ہیں جن کے ذریعے مسیح کے پیروکاروں کو چاہیے کہ وہ پیدائش سے قبل بچوں کی زندگیوں کے تحفظ کے لیے کام کریں اور ماؤں کی خدمت کریں:

1. وہ اپنی حکومتوں اور ملک کے عدالتی نظاموں کو متاثر کریں تاکہ وہ ایسے قوانین بنائیں اور فیصلے کریں جو پیدائش سے قبل بچوں کو قتل ہونے سے بچائیں۔

2. وہ حاملہ خواتین کو عملی مدد فراہم کریں جو محسوس کرتی ہیں کہ اسقاطِ حمل ہی ان کا واحد راستہ ہے، تاکہ وہ اپنے بچوں کی زندگیوں محفوظ رکھنے کے قابل محسوس کریں۔

3. وہ ناپسندیدہ بچوں کی دیکھ بھال کریں۔

4. وہ ان خواتین کو فضل اور روحانی مدد فراہم کریں جو ماضی میں اسقاطِ حمل کے سبب پیدا ہونے والے گناہ کے احساس سے دوچار ہیں۔

پیدائش سے قبل بچے کی دیکھ بھال

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ایک ماں کے رحم میں پرورش پانے والے بچے کی ایک ابدی تقدیر ہے۔ وہ شخص ہمیشہ کے لیے موجود رہے گا۔ اسی وجہ سے، والدین کو اپنے بچوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں ان کا خیال رکھنا چاہیے: جسمانی، ذہنی، سماجی/جذباتی، اور روحانی!

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے متی 18:2، 10 پڑھنا چاہیے۔

ایک مرد کے رویے کا اثر اس کے پیدائش سے قبل بچے کی صحت پر پڑ سکتا ہے اور یہاں تک کہ وہ باپ بننے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو سکتا ہے۔ شراب، کوکین، یا سگریٹ نوشی مردانہ حیرتوں (sperm) کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور بانجھ پن (یعنی حمل ٹھہرنے کے ناممکن ہونے) یا اسقاطِ حمل (یعنی حمل کے دوران بچے کی طبعی موت) کے امکانات کو بڑھا سکتی ہے۔

ایک حاملہ ماں کا نقصان وہ چیزوں جیسے کہ منشیات (چاہے وہ تجویز کردہ ہوں یا غیر متونونی)، شراب، یا سگریٹ کا استعمال اس کے بچے کو مستقل نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ایسی اشیاء بچے کی نشوونما میں رکاوٹ ڈالتی ہیں اور بچے کو جسمانی یا ذہنی مسائل کے ساتھ پیدا ہونے کا سبب بن سکتی ہیں۔³⁶

³⁶ گرگ ٹک اور جون ٹک، "بچوں کی دنیا"، تیسرا ایڈیشن (پیرسن ایجوکیشن، 2013)، صفحہ 85۔

پیدائش سے قبل بچے کی نشوونما کا ایک سب سے اہم وقت وہ ہوتا ہے جب اس کے اعضاء اور بافتیں (tissues) پہلی بار تشکیل پا رہی ہوتی ہیں، خاص طور پر حمل کے تیسرے اور چوتھے ہفتے کے دوران۔ اس دوران، بہت سی خواتین کو ابھی تک یہ علم بھی نہیں ہوتا کہ وہ حاملہ ہو چکی ہیں!

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے 1 کرنتھیوں 31:10 پڑھنا چاہیے۔

اگرچہ ایک ماں اپنے بچے کی صحت پر مکمل کنٹرول نہیں رکھتی، لیکن اسے چاہیے کہ وہ بچے کی زیادہ سے زیادہ مدد کرے، جیسے کہ اچھی غذا لینا اور نقصان دہ چیزوں سے بچنا۔ خدا فرماتا ہے کہ بچے قیمتی ہیں، اور جب ہم ان کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں تو ہم خدا کو جلال دیتے ہیں۔

یہ ایک المیہ ہے جب کوئی بچہ پیدائش سے قبل فوت ہو جاتا ہے۔ عام طور پر، پیدائش سے قبل بچے کی موت کسی ایسی چیز کا نتیجہ نہیں ہوتی جو ماں نے کی ہو۔ والدین کے لیے یہ ایک گہرے صدمے کا باعث بنتا ہے، اور دیگر ایسنداروں کو اس وقت میں ان کی تسلی اور دلاسا دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پیدائش

اگرچہ پیدائش کے عمل سے متعلق منفرد ثقافتی روایات موجود ہیں، لیکن دنیا بھر کی خواتین کے لیے بچے کی پیدائش کا تجربہ کافی حد تک ایک جیسا ہوتا ہے۔ خدا نے پیدائش 16:3 میں فرمایا: میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تُو درد کے ساتھ بچے جنے گی..."

صدیاں گزر چکی ہیں، اور خدا کے الفاظ آج بھی دنیا بھر میں سچ ثابت ہوتے ہیں۔ آدم اور حوا کے پہلے گناہ کے اثرات آج بھی پیدائش کے عمل میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یسوع کی ماں مریم بھی اس سے مستثنیٰ نہ تھی بلکہ اس نے بھی ولادت کے درد کو محسوس کیا۔

جسمانی نشوونما

ایک بچہ جسمانی صلاحیتوں میں متوقع مراحل میں ترقی کرتا ہے۔ پہلے وہ اپنا سر اٹھانے کے قابل ہوتا ہے، پھر بیٹھنا سیکھتا ہے، اس کے بعد ریگتا ہے، اور پھر چلنا شروع کرتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی مرحلہ متوقع وقت میں مکمل نہ ہو، تو والدین منکر مند ہو جاتے ہیں۔ جیسے جیسے بچے بڑے ہوتے ہیں، ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ 4-5 سال کی عمر تک کودنے، چپڑھنے اور دوڑنے کے قابل ہو جائیں گے۔ وہ صرف دودھ پینے سے نمونپاتے ہوئے ٹھوس غذا کھانے لگتے ہیں۔ خاندان کے افراد ان کی فطری جسمانی نشوونما پر خوشی اور حوصلہ افزائی کا اظہار کرتے ہیں۔

ذہنی نشوونما

نگہداشت کرنے والے نومولود کے پہلے رونے کو سنتے ہیں اور تقریباً دو ماہ کی عمر میں بچے کے خوشی کے ساتھ آوازیں نکالنے کی توقع رکھتے ہیں۔ اس کے بعد، بچے بے ترتیب آوازیں نکالتا ہے اور آوازوں کو دہرانے لگتا ہے۔ والدین اس وقت خوش ہوتے ہیں جب بچہ تقریباً چھ ماہ کی عمر میں "ماما" یا "ڈیڈی" کہنا شروع کرتا ہے۔ عام طور پر، بچے ایک سال کی عمر میں الفاظ بولنا شروع کر دیتے ہیں اور دو سال کی عمر میں مکمل جملے بولنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بچے ہمیں اپنی یادداشت سے حیران کر دیتے ہیں۔ وہ بے شمار سوالات کرتے ہیں اور ہمیشہ یاد رکھتے ہیں اگر آپ نے ان سے کوئی خاص وعدہ کیا ہو۔ ان کی ذہنی نشوونما کی تخلیقی تدرت کی وجہ سے ہوتی ہے، لیکن والدین اور دیگر نگہداشت کرنے والوں کی تربیت اور پرورش ان کی مکمل صلاحیتوں کے فروغ میں بہت زیادہ منرق ڈالتی ہے۔

سماجی اور جذباتی نشوونما

بچوں کو اپنی جسمانی نشوونما کے لیے والدین کی مدد درکار ہوتی ہے تاکہ وہ صحت مند طریقے سے بڑھ سکیں۔ تاہم، ان کی سماجی اور جذباتی نشوونما کے لیے حوصلہ افزائی کی اور بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ والدین، اساتذہ، اور دیگر نگہداشت کرنے والوں کو حبان بوجھ کر بچے کی سماجی اور جذباتی ترقی میں مدد کرنی چاہیے۔

جب والدین درج ذیل فہرست میں دیے گئے کام انجام دیتے ہیں، تو اس سے ان کے بچوں کی سماجی اور جذباتی نشوونما اور پختگی میں مدد ملتی ہے۔

◀ اس فہرست کو پڑھیں۔ پھر فہرست کو دوبارہ دیکھیں۔ جن کاموں پر آپ بطور والدین پہلے ہی اچھا عمل کر رہے ہیں، ان کے ساتھ کوئی مخصوص مثال لکھیں کہ آپ وہ کام کس طرح کر رہے ہیں۔ جن کاموں پر آپ نے حبان بوجھ کر توجہ

نہیں دی، ان کے ساتھ ایک نشان لگائیں۔ ان کے ساتھ یہ بھی لکھیں کہ آپ ان پر عمل درآمد کیسے شروع کر سکتے ہیں۔ اگر آپ والدین نہیں ہیں، تو آپ ان فہرست میں سے وہ نکات منتخب کر سکتے ہیں جن پر آپ اپنے رشتہ دار بچوں کے لیے عمل کر سکتے ہیں۔

وہ طریقے جن سے آپ اپنے بچوں کی نشوونما میں مدد کر سکتے ہیں³⁷

(1) خود کی دیکھ بھال کے ذریعے

- اپنی ذاتی پریشانیوں کا موثر انداز میں سامنا کریں۔
- اپنے خاندان کے وسائل کو مناسب طریقے سے سنبھالیں۔
- دوسرے والدین کی مدد کریں۔
- ضرورت کے وقت دوسروں سے مدد مانگیں اور قبول کریں۔
- اپنی ذاتی اور والدین کے طور پر اپنی طاقتوں کو پہچانیں۔
- بچوں کی پرورش کے اہداف طے کرتے وقت واضح مقاصد رکھیں۔

(2) سمجھ بوجھ سے کام لے کر

- اپنے بچوں کی نشوونما اور ان کے جذبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔
- اس بات کو تسلیم کریں کہ بچے اپنے ارد گرد ہونے والے حالات سے متاثر ہوتے ہیں اور ان پر رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔

(3) راہنمائی کے ذریعے

- خود ان کے لیے ایک اچھا نمونہ بنیں۔
- مناسب حدود قائم کریں اور ان پر عمل کرائیں۔
- بچوں کو ذمہ داری سیکھنے کے مواقع فراہم کریں (یہ مواقع ان کی نشوونما کے مطابق ہونے چاہئیں)۔
- مسائل کو حل کرنے کی مہارت سکھائیں۔
- بچوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔

³⁷ چارلس اے اسمتھ اور دیگر، نیشنل ایگزیٹیشن پیئرٹ ایجوکیشن ماڈل سے ماخوذ۔ (سین ٹن، کنساس: کنساس کوآپریٹو ایگزیٹیشن سروس، 1994)۔ 31 جولائی 2023 کو <https://www.k-state.edu/wwparent/nepem/nepem.pdf> سے حاصل کردہ۔

- بچوں کے دوسرے بچوں اور بڑوں کے ساتھ تعلقات اور گفتگو کی نگرانی کریں۔

(4) پرورش کے ذریعے

- شفقت اور محبت کا اظہار کریں۔
- بچوں میں خود اعتمادی اور امید پیدا کریں۔
- بچوں کے جذبات اور خیالات کو سنیں اور ان کا خیال رکھیں۔
- نرمی اور مہربانی سکھائیں۔
- بچوں کی خوراک، رہائش، لباس، صحت اور حفاظت کی ضروریات پوری کریں۔
- بچوں کے ساتھ زندگی کے خوشگوار لمحات منائیں۔
- بچوں کو حنائی تاریخ اور ثقافتی ورثے سے جوڑنے میں مدد کریں۔

(5) حوصلہ افزائی کے ذریعے

- بچوں کو خود، دوسروں اور ارد گرد کی دنیا کے بارے میں سکھائیں۔
- تجسس، تخیل اور علم حاصل کرنے کی جستجو کو فروغ دیں۔
- سیکھنے کے لیے فائدہ مند ماحول پیدا کریں۔
- بچوں کو معلومات کو سمجھنے اور سنبھالنے میں مدد دیں۔

(6) وکالت کے ذریعے

- اپنے بچوں اور معاشرتی بچوں کے فائدے کے لیے کمیونٹی کے وسائل کو تلاش کریں، استعمال کریں اور تشکیل دیں۔
- بچوں اور حنائیوں کے لیے معاون ماحول بنانے کے لیے سماجی تبدیلی کو فروغ دیں۔
- حنائیوں، ہمایوں اور کمیونٹی گروپس کے ساتھ تعلقات استوار کریں۔

روحانی نشوونما

چونکہ خدا نے ہمیں روحانی زندگی کے ساتھ پیدا کیا ہے (پیدائش 2:7)، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو ایمان کی تعلیم دیں اور انہیں خدا کے ساتھ تعلق میں زندگی گزارنے کی راہ دکھائیں۔

◀ طلب کو چاہیے کہ وہ جماعت کے لیے زبور 5:78-8 اور استثنا 4:6-9 پڑھیں۔ آپ کن طریقوں سے خدا کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں کہ آپ اپنے خاندان کو محنت سے سکھائیں؟ وہ کون سے شعبے ہیں جن میں آپ کو مزید بہتری کی ضرورت ہے؟

ہمیں خدا کے احکامات کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ اگر ہم اپنے خاندان کو خدا کی تعلیمات نہ دیں، تو ہم خدا کی فرمانبرداری میں ناکام ہو جائیں گے، اور ہمارے بچے بھی خدا کے اختیار کو مسترد کر دیں گے۔

بچوں کو سکھانے کے مختلف طریقے ہیں، جیسے: بائبل کی تلاوت، یسوع کے گیت گانا، آیات یاد کرنا، دعا کرنا، سوالات و جوابات کے ذریعے تعلیم دینا اور روزمرہ کی گفتگو میں ایمان کی باتیں شامل کرنا وغیرہ۔ پورے خاندان کے لیے چرچ میں شرکت بھی ضروری ہے۔

بعض اوقات والدین اپنے بچوں کو سوتے وقت ہتھامے رکھتے ہیں اور ایمان اور یسوع کی محبت کے گیت گاتے ہیں۔ جب بچے والدین کی محبت اور دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ خدا کی محبت اور وفاداری کے بارے میں سنتے ہیں، تو ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

نتیجہ

جب آپ والدین بنتے ہیں تو آپ کے دن طویل ہوتے ہیں۔ یہ مصروف ہوتے ہیں، تھکا دینے والے ہوتے ہیں، اور مکمل طور پر آپ کے اپنے نہیں رہتے۔ لیکن رونے، گرے ہوئے دودھ، گندے ڈائپرز، اور نہ ختم ہونے والے روزمرہ کے کاموں کے بیچ میں کچھ دیر رُک کر سوچیں اور درست نقطہ نظر اپنائیں۔ یاد رکھیں کہ آپ خدا کے ایک بچے کی پرورش کر رہے ہیں، جسے اُس نے اپنی ابدی منصوبہ بندی کے تحت آپ کے سپرد کیا ہے۔ خدا آپ سے یہ مطالبہ نہیں کر رہا کہ آپ کا گھر بے عیب ہو، آپ کے پاس ایک شاندار جٹ منصوبہ ہو، آپ عمدہ کھانے تیار کریں، یا اپنے بچوں کے لیے مہنگے کپڑے خریدیں۔ جو وہ آپ سے چاہتا ہے وہ یہ ہے:

تُو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خُداوند اپنے خُدا سے مُجْت رُکھ۔ 6 اور یہ باتیں جن کا حکم آج میں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش رہیں۔ 7 اور تُو ان کو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹے اور اُٹھتے وقت ان کا ذکر کیا کرنا۔

- ◀ آپ کی برادری میں بچوں کی دیکھ بھال کے کون سے پہلو اکثر نظر انداز کیے جاتے ہیں؟
- ◀ خاندان کن مشکلات کا سامنا کرتے ہیں؟ ان کے لیے اس سبق میں بیان کردہ بچوں کی دیکھ بھال مندرجہ ذیل نکات پر مبنی ہوں؟
- ◀ ایسا نادر حاملہ ماؤں کو اپنی اور اپنے ہونے والے بچوں کی دیکھ بھال میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟
- ◀ مسیحا خاندان کس طرح مسل کر چھوٹے بچوں اور ان کی ماؤں کی زندگیوں میں برکت کا سبب بن سکتے ہیں؟
- ◀ کلیسیا کس طرح ایک ایسی خدمت کا انتظام کر سکتی ہے جو چھوٹے بچوں کی ضروریات کا خیال رکھے؟

دعا

اے آسمانی باپ،

ہم تیری عبادت کرتے ہیں، اے ہمارے شاندار خالق۔ تُو نے ہمیں ہماری ماؤں کے رحم میں تشکیل دیا اور ہماری تمام زندگی ہماری دیکھ بھال کی۔ تُو ہمیں اُس وقت سے جانتا تھا جب ہم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

ہمیں قوت دے کہ ہم کمزور لوگوں کی حفاظت کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کریں، بشمول اُن کے جو ابھی اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں۔ حاملہ ماؤں کی خدمت کرنے والوں کو برکت دے۔

ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں کہ تُو نے ہمیں بچوں کو جسم دینے اور پالنے کا شرف اور ذمہ داری سونپی ہے۔ جیسے تُو ہمارے بچوں کو تخلیق کرتا اور پروان چڑھاتا ہے، ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی دیکھ بھال اور تربیت میں محتاط اور مستعد رہیں۔

ہم اپنی اولاد کی پرورش میں تیرے مندرجہ ذیل بننا چاہتے ہیں۔ ہماری مدد کر کہ ہم اپنے بچوں کے سامنے تیرا صحیح عکس پیش کریں۔ ہمیں قابل بنا کہ ہم اپنے بچوں کو تجھ سے محبت کرنا اور تیری مندرجہ ذیل کرداری کرنا سکھائیں۔

آمین

(1) 2 تیمتھیس 1:3-5؛ اکرنتھیوں 4:17؛ فلپیوں 2:19-23 کا مطالعہ کریں اور ان سوالات کے جوابات میں ایک پیرا گراف لکھیں:

- کن دو عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کا حنا ندان میں کیا کردار تھتا؟
- ان کا تیمتھیس پر کیا اثر پڑا؟
- ابتدائی کلیسیا کی زندگی میں ان کے اثر و رسوخ کا کیا اثر ہوا؟

(2) ان صحیفوں کا جائزہ لیں جو آپ نے اس کورس کے دوران زبانی یاد کیے ہیں: استثناء 4:6-9، رومیوں 6:11-14، کلیسیوں 3:5-7، اور وہ آیات جو آپ نے سبق 5، اسائنمنٹ 4 میں یاد کرنے کے لیے منتخب کیں۔ ان آیات کو یاد کرتے ہوئے وہ آپ پر کیسے اثر انداز ہو رہی ہیں؟

(3) زبور 4:78-8 زبانی یاد کریں۔ اگلی کلاس کے آغاز میں، یہ حوالہ زبانی یا لکھ کر سنائیں۔

(4) اپنے حنا ندان کے ہر فرد کے ذاتی مسائل کے لیے مخصوص دعا کریں۔ اپنے لیے بھی دعا کریں۔

سبق 12

بامقصد بچوں کی پرورش

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام پر، طالب علم کو چاہیے کہ وہ:

- (1) والدین کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرے جو خدا نے انہیں سونپی ہیں۔
- (2) ابتدائی کردار سازی کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے اثرات کو پہچانے۔
- (3) بچوں کی نشوونما کے لیے بامقصد منصوبہ بندی کرنے کے قابل ہو، جو زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہو۔
- (4) بچے کی آزاد مرضی اور بیرونی اثرات کے درمیان تعلق کو بیان کرے اور ان کے اثرات کو سمجھے۔
- (5) بچوں کی وفادار شاگردیت کا عہد کرے اور ان کی روحانی رہنمائی کو اپنی ذمہ داری سمجھے۔

جونا تھن ایڈورڈز: ایک شاندارانی ورثے کے بانی

جونا تھن ایڈورڈز ایک معزز پادری اور الہیات دان تھے جنہوں نے 1700 کی دہائی میں زندگی گزارا۔ وہ اور ان کی بیوی سارہ گیارہ بچوں کے والدین تھے۔ سارہ ایک شاندار بیوی اور ماں تھیں، جنہوں نے اپنے بچوں کے کردار سازی پر زبردست اثر ڈالا۔ خود جونا تھن بھی ایک مخلص باپ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ "ہر رات جب مسٹر ایڈورڈز گھر پر ہوتے، تو وہ ایک گھنٹہ اپنے شانداران سے گفتگو میں گزارتے اور پھر ہر بچے کے لیے دعا کرتے اور برکت دیتے۔"³⁸

³⁸ یہ اقتباس اور اس جھے کی معلومات لیری بیلاڈ کے مضمون "Multigenerational Legacies – the Story of Jonathan Edwards" سے لی گئی ہیں، جو YWAM Family Ministries کی ویب سائٹ پر 1 جولائی 2017 کو شائع ہوا۔ یہ معلومات 11 جنوری 2021 کو <https://www.ywam-fmi.org/news/multigenerational-legacies-the-story-of-jonathan-edwards/> سے حاصل کی گئی۔

اے۔ ای۔ ون شپ، جو 1800 کی دہائی کے آخر میں ایک ماہر تعلیم تھے، انہوں نے جو نا تھن اور سارہ ایڈورڈز کے خاندانی ورثے پر تحقیق کی اور جو نا تھن کی وفات کے 150 سال بعد ان کی نسلوں کا سراغ لگایا۔ انہوں نے پایا کہ ایڈورڈز کا خاندانی ورثہ درج ذیل کامیاب افراد پر مشتمل تھا:

- 1 نائب صدر، امریکہ
- 1 قانون کے اسکول کے ڈین
- 1 میڈیکل اسکول کے ڈین
- 3 امریکی سینیٹرز
- 3 گورنرز
- 3 میسرز
- 13 کالج کے صدر
- 30 جج
- 60 ڈاکٹر
- 65 پروفیسرز
- 75 فوجی افسران
- 80 عوامی عہدے دار
- 100 وکیل
- 100 پادری / چرچ کے رہنما
- 285 کالج گریجویٹس

یہ اتنا زرخیز خاندانی ورثہ کیسے ممکن ہوا؟ ایڈورڈز کے گیارہ بچوں کی زندگی میں ایسی کیا سرمایہ کاری کی گئی تھی کہ ان کی نسلیں دیانتداری، ذمہ داری، قیادت، اور معاشرتی خدمت میں مشہور ہو گئیں؟ یقیناً، جو نا تھن ایک نیک اور محنتی باپ تھے، جنہوں نے اپنے بچوں کے لیے ایک وفادار نمونہ پیش کیا۔

بائبل ہمیں دکھاتی ہے کہ والدین کے انتخاب ان کے بچوں کے خدا کے ساتھ تعلقات پر آنے والی نسلوں تک اثر انداز ہوتے ہیں۔

◀ طلب کو چاہیے کہ وہ استثنا 5:9-10 اور استثنا 7:9 کو جماعت کے لیے پڑھیں۔

چاہے کسی کے والدین نے جو بھی فیصلے کیے ہوں، ہر شخص کو یہ موقع حاصل ہے کہ وہ خود خدا کی خدمت کرے اور اپنے بچوں کے لیے ایک نیک والدین بنے۔ آپ اور آپ کی نسلیں خدا کی وفاداری کے ساتھ خدمت کر سکتی ہیں اور اس کی برکتوں اور فضل کا تجربہ کر سکتی ہیں۔ کیا آپ خدا کے وفادار بندے بننے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی معرفت سکھانے کے لیے تیار ہیں؟

بچے کا خدا سے تعارف

جب خدا نے پہلی بار یعقوب سے کلام کیا، تو اس نے یہ نہیں کہا: "میں کائنات کا خدا ہوں" یا "میں وہ خدا ہوں جس نے دنیا کو پیدا کیا۔" حالانکہ یہ دونوں باتیں درست تھیں۔ بلکہ اس نے کہا: "میں خُداوند تیرے باپ ابرہام کا خُدا اور اِضحاق کا خُدا ہوں۔۔۔" (پیدائش 13:28)۔ یعقوب نے خدا کے ساتھ اپنے تعلق کا آغاز کسی بے بنیاد علم سے نہیں کیا۔ اسے خدا کے بارے میں اپنے باپ اور دادا کی تعلیمات کے ذریعے معلوم ہوا۔

ابرہام نے خدا کی عبادت کی ایک روایت قائم کی۔ بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی ابرہام کی وجہ سے خدا پر ایمان لایا، یہاں تک کہ اس سے ذاتی طور پر ملنے سے پہلے۔ جب ابرہام کے حنادم العیزر نے دعا کی، تو اس نے خداوند، اپنے آفتاب ابرہام کے خدا سے دعا کی (پیدائش 12:24)۔

بعد میں کئی مواقع پر خدا کو "ابرہام کے خُدا اور اِضحاق کے خُدا اور یعقوب کے خُدا" کے طور پر پہچانا گیا (مثلاً، حنروج 3:15)۔ اگلی نسل میں یوسف نے ان وعدوں کا حوالہ دیا جو خدا نے ابرہام، اِضحاق، اور یعقوب سے کیے تھے (پیدائش 24:50)۔ یوسف کو امید تھی کہ اس کا حناندان خدا کے ساتھ وفادار رہے گا کیونکہ خدا نے پچھلی نسلوں سے وعدے کیے تھے۔

◀ خدا کے اپنے تعارف سے ہم کیا سیکھتے ہیں کہ لوگ خدا کو کیسے جانتے ہیں؟

عام طور پر، لوگ صرف خدا کے بارے میں نظریاتی باتیں سن کر اس کے ساتھ تعلق قائم نہیں کرتے۔ زیادہ تر لوگ خدا کے بارے میں ان لوگوں کی زندگیوں کو دیکھ کر سیکھتے ہیں جو پہلے سے خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے بڑا روحانی اثر ان والدین سے آتا ہے جو خود خدا کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔

یہاں چند اہم ذاتی سوالات ہیں جن پر غور کرنا چاہیے: آپ کے بچے آپ کی زندگی کو دیکھ کر خدا کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آپ کے بچے خدا کے وفادار بننا چاہتے ہیں کیونکہ وہ آپ کے خدا کے ساتھ تعلق کو دیکھتے ہیں؟

خدا والدین کو ایک بڑی ذمہ داری سونپتا ہے۔ " لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے حبا نا ہے۔ وہ بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مڑے گا۔ " (امثال 22:6)۔

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو خدا کی راہ پر چلنے کی تعلیم دینے میں سنجیدہ اور مقصدیت سے بھروسہ پور ہوں۔ والدین کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا ہو گا کہ وہ اپنے بچوں کی رہنمائی اور تربیت کریں۔

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری سب سے پہلے والدین پر ہے، نہ کہ معاشرے، اسکول، یا کلیسیا پر۔ ایک والد کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ اس کے بچے کلیسیا میں جائیں، لیکن اسے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ کلیسیا اس کے بچوں کی تربیت اس کی جگہ کرے گی۔

◀ ایک طالب علم کو افسیوں 1:6-4 کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔ والدوں کو کیا کرنا چاہیے؟

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری صرف ماں کی نہیں ہے۔ باپ پر یہ بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے خاندان کی روحانی حفاظت کرے۔

والدین پر یہ سنجیدہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو زندگی کے لیے تیار کریں۔ زندگی کے لیے تربیت کا مطلب صرف کسی پیشے کے لیے تیاری نہیں، بلکہ صحیح زندگی گزارنے کی تعلیم دینا ہے۔ ایسی زندگی جو خدا کی برکت حاصل کرے۔ والدین کو یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ بچے گناہ کی راہ پر چلیں اور بعد میں خود بخود ایمان لے آئیں گے۔

کلام مقدس ہمیں عنایت نظریات سیکھنے کے خلاف خبردار کرتا ہے۔

◀ ایک طالب علم کو کلیسیوں 2:8 کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔

یہ آیت ہمیں خبردار کرتی ہے کہ ہم عنایت فلسفے مان کر اور عنایت طرز زندگی اپنا کر لٹ سکتے ہیں۔ دنیا ہمیں ہمارے بچوں سے چھین سکتی ہے اگر وہ انہیں مسیح کی پیروی کے بجائے دنیا کی راہوں پر چلنے کی تعلیم دے۔

بچوں کو زیادہ سے زیادہ مسیحی اساتذہ اور والدین سے تعلیم ملنی چاہیے۔ اگر مسیحی اسکول دستیاب نہ ہوں، تو والدین کو اب بھی یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ان کا بچہ زندگی کا درست نظریہ سیکھ رہا ہے۔ دنیاوی تعلیم بچوں کو الحاد، ارتقا، اور انسانی نظریات سکھا سکتی ہے، جبکہ بچے جھوٹی تعلیمات کے خلاف سب سے زیادہ کمزور ہوتے ہیں (افسیوں 4:14)۔ اس لیے والدین کو اپنے بچوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ پادریوں کو چاہیے کہ وہ ایسی تعلیم دیں جو عنایت فلسفوں کے خلاف لوگوں کی

رہنمائی کرے۔ پادریوں اور اساتذہ کو والدین کو ایسی معلومات فراہم کرنی چاہئیں جو انہیں اپنے بچوں کو سچائی میں قائم رکھنے میں مدد دے۔

ابتدائی تربیت

◀ کسی نے ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا: "بچے گیلی سینٹ کی طرح ہوتے ہیں۔" آپ کے خیال میں اس عنوان کا کیا مطلب ہے؟

والدین کو سمجھنا چاہیے کہ بچے کم عمری میں ہی زندگی کے بارے میں سیکھتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا چیز اہم ہے۔ کردار چھوٹی عمر میں ہی ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے۔

زیادہ تر شاگرد سازی اس وقت ہوتی ہے جب بچے نو عمری کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر بائبل تعلیم کے اہداف، کردار کے اہداف، اور ذاتی، سماجی اور روحانی عادات نو عمری کے سالوں سے پہلے تیار ہونی چاہئیں۔

پانچ سال کی عمر سے پہلے ہی ایک بچہ یہ سیکھ چکا ہوتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کیسے تعلق رکھتے ہیں اور کون سا رویہ اسے وہ نتائج حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آیا اسے انصاف کی توقع رکھنی چاہیے اور آیا سزائیں اور انعامات مستقل مزاجی کے ساتھ دیے جاتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ آیا اس سے پیار کیا جاتا ہے، اس کے جذبات دوسروں کے لیے اہم ہیں، اور جب وہ غلطی کرتا ہے تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے۔ وہ سیکھ چکا ہوتا ہے کہ آیا اسے اپنی غلطیوں اور گناہوں کو متنبول کرنا چاہیے یا چھپانا چاہیے۔ وہ فیصلہ کر چکا ہوتا ہے کہ آیا اختیار رکھنے والے لوگوں پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس کی پرواہ کریں گے اور اپنے وعدے نبھائیں گے۔

بچے اپنے والدین کے الفاظ اور مثالوں سے سیکھتے ہیں، چاہے والدین انہیں سکھانے کی کوشش نہ بھی کر رہے ہوں (افسیوں 1:5)۔ بڑوں کی مثالیں بچوں کے لیے زندگی کا تصور فراہم کرتی ہیں۔ بچے یہ سیکھتے ہیں کہ کیا چیز اہم ہے، یہ دیکھ کر کہ بڑوں کے لیے کیا اہم ہے۔ وہ دوسروں کے ساتھ برتاؤ، حالات پر رد عمل، اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے طریقے بڑوں کو دیکھ کر سیکھتے ہیں۔ یہ تعلیم اس وقت شروع ہوتی ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔

کبھی کبھی والدین سوچتے ہیں کہ وہ صرف اس وقت تعلیم دے رہے ہیں جب وہ بچے کو سمجھاتے ہیں کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ لیکن حقیقت میں، والدین جب بھی کسی بچے کی نظر میں ہوتے ہیں، وہ اس کے لیے سیکھنے کا موقع بن جاتے ہیں۔

بچہ بڑوں کو دیکھ کر سیکھتا ہے کہ دباؤ میں کیسے رد عمل دینا ہے۔ وہ سیکھتا ہے کہ اجنبیوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے۔ وہ سیکھتا ہے کہ کم حیثیت رکھنے والے لوگوں سے کیسے پیش آنا ہے۔ وہ سیکھتا ہے کہ تنقید کا سامنا کیسے کرنا ہے۔ وہ سیکھتا ہے کہ

دوسروں کی ضروریات پر کیسے رد عمل دینا ہے۔ والدین ہمیشہ سکھارے ہوتے ہیں، چاہے انہیں اس کا احساس ہو یا نہ ہو۔

اگر بچے کو مستقل تنقید کا سامنا ہو تو وہ اپنی غلطیوں کو چھپانا، بہانے بنانا اور دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانا سیکھتا ہے۔ بالغ ہونے پر وہ ایک سخت مزاج، ریاکار اور رازدار بن سکتا ہے۔ اگر گھر میں مسلسل جھگڑے ہوں تو وہ یا تو بہت شرمیلا ہو جائے گا یا بہت حبا حسان۔ اگر خاندان کے افراد اس کا مذاق اڑائیں تو وہ یا تو دوسروں کے ساتھ گھسنے ملنے سے کترائے گا یا دوسروں کو تنگ کرنے والا بن جائے گا۔ اگر اس کے والدین ہمیشہ اسے شرمندگی کا احساس دلاتے رہیں تو وہ حبرم کے احساس کے ساتھ زندگی گزارے گا اور کبھی یہ محسوس نہیں کرے گا کہ خدا سے قبول کرتا ہے۔ اگر وہ والدین کی توقعات پر پورا نہیں اتر پاتا، تو وہ آخسر کار بغاوت پر اتر آئے گا اور ممکن ہے کہ ایسے باغیوں کے گروہ میں شامل ہو جائے جو اس کے لیے خاندان کا متبادل بن جائیں۔

اگر لوگ اس کے ساتھ صبر سے پیش آئیں تو وہ بھی دوسروں کے ساتھ صبر سیکھے گا۔ اگر لوگ اس کی حوصلہ شکنی کریں تو وہ خود پر اعتماد کرے گا۔ اگر اس کی تعریف کی جائے تو وہ اپنی قدر کو محسوس کرے گا اور دوسروں کو ان کا حق دینے کے لیے تیار ہوگا۔ اگر وہ انصاف دیکھے تو وہ بھی منصف بننے کی کوشش کرے گا۔

اگر والدین خود قوانین کی خلاف ورزی کریں لیکن بچے کو ان پر عمل کرنے پر مجبور کریں تو بچہ سوچے گا کہ جب وہ بڑا ہو جائے گا تو وہ بھی قوانین توڑ سکتا ہے۔ اگر والدین دوسروں کے ساتھ بد تمیزی کریں تو بچہ یہ امید کر سکتا ہے کہ ایک دن وہ بھی اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ وہ بھی دوسروں کے ساتھ بد تمیزی کر سکے۔ اگر والدین بچے کے مسائل اور ضروریات کو غنیرا ہم سمجھیں تو بچہ سوچے گا کہ جب وہ بڑا ہو جائے گا تو وہ بھی صرف اپنی ضروریات کا خیال رکھے گا اور دوسروں کی پروا نہیں کرے گا۔

والدین کو مستقل طور پر خدا کی فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان کے بچوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے والدین خدا کے کلام کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر والدین یہ ظاہر کریں کہ ان کی اپنی مرضی خدا کی حاکمیت سے زیادہ اہم ہے، تو ان کے بچے بھی اسی طرح جینے کی توقع کریں گے۔ والدین کو اکثر بچوں کو فیصلے کرنے کی وجوہات اور ان میں شامل عوامل سمجھانے چاہئیں۔ اس سے بچے کو سیکھنے کا موقع ملے گا کہ فیصلے کیسے کیے جاتے ہیں۔

بچے کھیل کے دوران بھی سیکھتے ہیں۔ انہیں منصفانہ برتاؤ، دوسروں کا خیال رکھنے، اور مختلف رد عمل کے بارے میں جاننا چاہیے۔ کھیل بچوں کی مہارتوں کو نکھارتے ہیں۔ خاندانی کھیلوں کا مقصد سیکھنا، ذاتی نشوونما، اور خاندان کے افراد کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم رکھنا ہونا چاہیے۔ معتاد ضروری ہے، لیکن اس کا مقصد دوسروں پر حاوی ہونے اور جیتنے والے کو برتری کا احساس دلانا نہیں ہونا چاہیے۔ کھیل کے دوران ایک سوال قابل غور ہے: "کیا سب

لوگ کھیل سے لطف اندوز ہو رہے ہیں؟" اگر صرف جیتنے والا لطف اندوز ہو رہا ہے، تو کھیل کا مقصد غلط ہو سکتا ہے۔ اگر لوگ کھیل کے دوران غصے یا مایوسی کا شکار ہو رہے ہیں، تو یہ کھیل درست مقصد پورا نہیں کر رہا۔

والدین بچے کی سرگرمیوں میں دلچسپی لے کر اس کی فائدہ کا احساس دلاتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کی اسکول کی سرگرمیوں میں مدد کریں، کھلونوں کی مرمت یا تیاری میں شریک ہوں، گھر میں اس کے لیے ذاتی جگہ فراہم کریں، اس کی کہانیوں اور لطیفوں کو سنیں، اور جب وہ پریشان ہو تو اسے تسلی دیں۔

والدین کو اپنے بچے کے ساتھ کوہاننا چاہیے۔ انہیں اساتذہ کے ساتھ ملے شدہ ملاقاتوں میں شرکت کرنی چاہیے تاکہ وہ بچے کی تعلیمی صورتحال سے آگاہ رہ سکیں۔ اگر ممکن ہو تو دونوں والدین کوہاننا چاہیے۔ اگر والدین نہ ہوں تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے لیے دوسرے کام اس کے بچے سے زیادہ اہم ہیں۔ والدین کو اساتذہ سے بچے کی کارکردگی اور اسکول میں ہونے والے واقعات کے بارے میں سوالات پوچھنے چاہئیں۔ اگر اساتذہ جانتے ہیں کہ والدین بچے میں دلچسپی رکھتے ہیں، تو وہ بچے کے لیے زیادہ محنت کریں گے اور اسے کسی بھی قسم کی زیادتی سے محفوظ رکھنے میں مدد کریں گے۔

جو لوگ حنائان کے طور پر ایک ساتھ رہتے ہیں، وہ ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی ضروریات اور کمزوریوں سے واقف ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے محبت کر سکتے ہیں اور اس محبت کا اظہار کر سکتے ہیں جیسے کسی اور سے نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایک دوسرے سے محبت نہ کریں تو وہ ایک دوسرے کو اتنا نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں جتنا کوئی اور نہیں پہنچا سکتا۔ کچھ لوگ اپنے گھروالوں کے ساتھ اس سے بھی برا سلوک کرتے ہیں جتنا وہ اجنبیوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ایک مسیحی گھر وہ جگہ ہونی چاہیے جہاں صبر، معافی، خیال اور مہربانی کا عملی مظاہرہ ہو۔

چائلڈ لیب

بچے کو روزانہ کھیل اور تفریح کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔ اسے آرام کرنے، اپنی تخیل کی صلاحیت استعمال کرنے، کتابیں پڑھنے، کچھ بنانے یا تعمیر کرنے میں مشغول ہونے، اور قدرتی ماحول سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملنا چاہیے۔ ایسے ماحول میں جہاں حنائان روزانہ کھانے پینے کی اشیاء اگانے یا دیگر کاموں میں مصروف ہوتے ہیں، وہاں بچوں کے لیے حنائان کے کام میں شریک ہونا فائدہ مند ہو سکتا ہے، لیکن والدین کو کچھ اور فائدہ کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔

"جب کوئی شخص نوجوانوں کے لیے ہمدردی محسوس کرنا چھوڑ دیتا ہے، تو اس کی زمین پر افسانیت تقسیم ہوتی ہے۔"

جارج میکڈونلڈ

(George MacDonald)

لبے اوقات کی محنت صرف جسمانی مشقت کی وجہ سے ہی مشکل نہیں ہوتی، بلکہ اس لیے بھی کہ بچوں کو دیا جانے والا کام اکثر دہرایا جانے والا اور یکسانیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ بچہ ایسی سرگرمیوں کے لیے وقت چاہتا ہے جو اس کے تخیل کو استعمال میں لائیں۔ یہ افسوسناک بات ہے کہ اگر بچہ اتنا زیادہ کام کرے کہ اس کا واحد فارغ وقت کھانے اور سونے میں گزرے تاکہ وہ دوبارہ کام کے لیے تیار ہو سکے۔

کچھ خاندان معاشی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے بچوں کی کسائی کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلاتے، تو ان کے خاندان کی حالت کبھی نہیں بدلے گی۔ اگر کوئی بچہ اسکول جانے کے بجائے کام کرتا ہے، تو وہ شاید اپنی پوری زندگی کم اجرت پر مزدوری کرتا رہے گا۔ زیادہ تر پیشے اور کاروباری مواقع اس کے لیے متاثر رسانی نہیں ہوں گے۔

کچھ لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کا بندوبست تو کرتے ہیں لیکن عنریب خاندانوں کے بچوں کا استحصال کرنے میں کوئی عمار محسوس نہیں کرتے۔ وہ ان بچوں سے کھیتوں، گھریلو کاموں یا سڑکوں پر سامان بیچنے جیسے طویل اوقات کے کام کرواتے ہیں، جانتے ہوئے بھی کہ وہ تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ مسیحوں کو اپنی برادری کے خاندانوں کے لیے بہتر حل تلاش کرنے میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہیے۔

بچے کام کو اس وقت پسند کرتے ہیں جب انہیں ایسے کام دیے جائیں جو ان میں کامیابی کا احساس پیدا کریں۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ کام کرنے میں بھی خوشی محسوس کرتے ہیں اگر والدین ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ والدین کو بچوں کی صلاحیتوں کے مطابق ان سے توقعات رکھنی چاہئیں اور تعمیری رائے مثبت انداز میں دینی چاہیے تاکہ بچے سیکھنے اور ترقی کرنے کی ترغیب پائیں۔

بچوں کے لیے یہ اچھا ہے کہ ان پر روزانہ کی ذمہ داریاں ڈالی جائیں تاکہ وہ متاثر اور مستعد بن سکیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ کام کے دوران بچے میں پائے جانے والے اخلاقی اوصاف کو زبانی طور پر سراہیں، جیسے خود اختیاری، محنت، احتیاط اور ثابت قدمی۔ والدین کو بچوں کو خدا کے کلام میں سکھانے کے کام کے اصولوں سے روشناس کروانا چاہیے۔

بچوں کے لیے یہ اچھا ہے کہ ان کو پیسے کمانے کا موقع ملے تاکہ وہ خود فیصلہ کر سکیں کہ اسے کہاں خرچ کرنا ہے۔ اس طرح وہ اپنی محنت کی قدر کرنا اور اپنے پیسوں کا دانشمندی سے استعمال سیکھتے ہیں۔ جو بچہ پیسے کمانے کے لیے کام کرتا ہے، وہ سمجھ سکتا ہے کہ اسے ساری رقم چاکلیٹ یا ٹانسیوں پر خرچ نہیں کرنی چاہیے، بلکہ کسی ایسی چیز پر لگانی چاہیے جو دیر پا ہو۔ والدین کو بچوں کو یہ سکھانا چاہیے کہ وہ اپنے پیسے کو خدا ترسی کے مطابق سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔

بچوں اور نوجوانوں کے لیے یہ بھی اچھا ہے کہ ان کو مختلف قسم کے کاموں سے روشناس کرایا جائے تاکہ ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہو۔ اگر نوجوانوں کو مختلف مہارتوں کے حامل افراد کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملے تو وہ سیکھنے میں مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

◀ آپ کے معاشرے میں چائلڈ لیبر کی کیا صورت حال ہے؟ والدین کو کیا کرنا چاہیے؟ کلیسیا کو کیا کرنا چاہیے؟

بامقصد بچوں کی نشوونما

والدین اپنے بچوں کے کردار کی نشوونما کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایک مسیحی جوڑے، میٹ اور میری فریڈمین، نے ان خوبیوں کی فہرست تیار کی جنہیں وہ اپنے بچوں میں پروان چڑھانا چاہتے تھے۔ فہرست بنانے کے بعد، انہوں نے اس کا جائزہ لیا اور ایسے اقدامات کی منصوبہ بندی کی جو ان خوبیوں کو بچوں میں فروغ دینے میں مدد دے سکیں۔ یہ عمل فوری نہیں ہوتا۔ یہ خوبیاں اچانک ظاہر نہیں ہوتیں۔ والدین کو اپنے بچوں کی پرورش کے پورے عرصے میں مقصدی اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ نیچے دی گئی فہرست میں کچھ خوبیاں فریڈمینز کی درج کردہ ہیں³⁹، جبکہ دیگر خوبیوں کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

کیٹیگری	18 سال کی عمر تک حاصل کی جانے والی خوبیاں
روحانیت	<ul style="list-style-type: none"> • جانیں کہ وہ خدا کی صورت میں بنائے گئے ہیں اور ان کی ابدی قدر ہے۔ • جانیں کہ وہ گناہگار ہیں اور انہیں نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ • مسیح کے ساتھ عہد باندھیں۔ • روزانہ کی عبادت کی عادت اپنائیں۔ • روحانی نعمتوں کو عملی جامہ پہنائیں۔ • مسیحی خدمت کے لیے تیار ہوں۔ • شادی تک جنسی پاکیزگی کو برقرار رکھیں۔

³⁹ میٹ فریڈمین، ڈس ایپلشپ ان دی ہوم، (ڈلمور: فرائرس ایس بری سوسائٹی، 2010)، صفحات 31-33۔

<ul style="list-style-type: none"> • بنیادی مسیحی عمت اند کو سمجھیں۔ • اہم کلام مقدس کی آیات (300 آیات) زبانی یاد ہوں۔ • بائبل کی کہانیوں سے واقف ہوں۔ • بائبل کی کتابوں کے نام جانتے ہوں۔ • دس احکام اور پہاڑی وعظ سے واقف ہوں۔ • بائبل میں گناہ اور نجات کے موضوعات کو پہچان سکیں۔ 	<p>بائبل کی واقفیت</p>
<ul style="list-style-type: none"> • اپنے ایمان کا دفاع کرنا جانتے ہوں۔ • زندگی کے بڑے سوالات کا بائبل نقطہ نظر سے جواب دے سکیں۔ • سمجھ سکیں کہ مسیحیت دنیا کے دیگر مذاہب اور فرقوں سے کس طرح منفرد ہے۔ 	<p>بائبل نقطہ نظر</p>
<ul style="list-style-type: none"> • اگر ممکن ہو تو مسیحی تعلیم حاصل کریں۔ • مطالعہ، پوڈ کاسٹ سننے یا تقابلی ویڈیوز دیکھنے کی عادت اپنائیں۔ • اپنی صلاحیتوں اور بلاوے کے مطابق کالج یا پیشہ ورانہ تربیت حاصل کریں۔ 	<p>ذہانت (تعلیم)</p>
<ul style="list-style-type: none"> • خود پر فتا بولنے کی مشق کریں۔ • عاجزی اختیار کریں۔ معافی مانگنے کے قابل ہوں۔ • اختیار کا احترام ظاہر کریں۔ • نرمی اور مہربانی سے بات کریں۔ • وقت کو دانشمندی سے استعمال کرنا سیکھیں۔ سوشل میڈیا، تفریح اور دیگر سرگرمیوں میں خود کو نظم و ضبط میں رکھیں۔ 	<p>کردار</p>
<ul style="list-style-type: none"> • عنریہوں کے لیے خدا کی فکر کو سمجھیں۔ • سخاوت اور عنریہوں کی خدمت کی مشق کریں۔ • وہ بچی دینے اور بچت کرنے کی عادت اپنائیں۔ • مالی بچٹ بنانا سیکھیں۔ 	<p>پیہ اور خدمت</p>

رشتے	<ul style="list-style-type: none"> • بہن بھائیوں سے محبت کریں اور ان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں۔ • معاشرتی ماحول میں عام شائستگی کا مظاہرہ کریں۔ • وفادار دوست بنا سکیں۔ • بڑوں سے احترام اور اعتماد کے ساتھ بات کرنے کے قابل ہوں۔
صحت	<ul style="list-style-type: none"> • صفائی اور حفظانِ صحت کی عادت اپنائیں۔ • باقاعدگی سے ورزش کریں۔ • جو بھی کھانے کو ملے، اسے خوش دلی سے کھائیں۔ • جہاں ممکن ہو، صحت بخش غذا کا انتخاب کریں۔
مہارتیں	<ul style="list-style-type: none"> • خدا کی دی ہوئی صلاحیتوں کو نکھاریں۔ • مستقل مشق کے ذریعے اپنی مہارتوں کو ترقی دیں۔

میٹ فیریڈیمین نے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بیوی نے ان خصوصیات کی فہرست بنانے کے بعد کیا کیا۔ جیسے ہی ہم نے ان خصوصیات کو ایک ہی صفحہ پر لکھا، ہم نے صفحے کے درمیان میں ایک لکیر کھینچی اور خود سے سوال کیا، "اب ہمیں کیا کرنا ہو گا تاکہ ہم اپنے بچوں میں یہ خصوصیات پیدا کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں؟" صفحے کے بائیں جانب، ہم نے اپنی والدینی ذمہ داریاں درج کیں۔⁴⁰

اگر یہ ذمہ داری بہت زیادہ محسوس ہو رہی ہو تو یاد رکھیں کہ خدا نے ہمیں 16 سے 18 سال دیے ہیں تاکہ ہم اپنے بچوں کو شاگرد بنا سکیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ اہم ہے کہ:

1. شاگرد سازی کا ایک منصوبہ بنایا جائے۔
2. گھریلو روایات و قائم کی جائیں، جیسے کہ روزانہ کا ایک ساتھ کھانا کھانا اور چند منٹ کی منظم تعلیم و تربیت۔

⁴⁰ میٹ فیریڈیمین، گھر میں شاگرد سازی، 33۔

3. شاگرد سازی کو روزمرہ زندگی کا ایک فطری حصہ بنایا جائے، مختلف مواقع کو تربیت کے لیے استعمال کیا جائے۔

4. اپنے بچوں کے لیے مسلسل خدا کے کلام کے مطابق دعا کی جائے۔

5. کبھی ہمت نہ ہاریں، یہاں تک کہ جب ناکامی ہو تب بھی۔

◀ اوپر دیے گئے چارٹ میں سے چند نکات منتخب کریں اور بیان کریں کہ والدین ان معتاصد کو جان بوجھ کر حاصل کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔

انسانی مرضی کا عنصر

◀ کبھی کبھی کوئی شخص کہتا ہے، "میرے تجربات نے مجھے وہ بنا دیا جو میں ہوں۔" ایک اور مشابہ جملہ ہے، "انسان اپنے ماحول کی پیداوار ہوتا ہے۔" کیا یہ بیانات درست ہیں؟

انسان خدا کی شبیہ پر پیدا کیے گئے ہیں۔ لوگ حقیقی انتخاب کرتے ہیں اور نہ تو جبلت کے پابند ہوتے ہیں اور نہ ہی مکمل طور پر اپنے ماحول کے تابع ہیں۔ پوری کتاب مقدس میں خدا لوگوں کو نیکی چننے اور برائی کو رد کرنے کے لیے بلاتا ہے۔⁴¹ خدا انسانوں کے فیصلوں کے مطابق ان کا انصاف کرتا ہے۔

ہمارا ماحول اور تجربات ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں، لیکن وہ ہمیں مکمل طور پر تباہ نہیں رکھتے کیونکہ ہم خدا کی شبیہ پر پیدا کیے گئے ہیں اور ہمارے پاس حقیقی انتخاب کی صلاحیت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ آخسر کار ایسے فیصلے کر سکتا ہے جو اس کے گھر اور ماحول سے بالکل مختلف ہوں۔ ایک ایسا بچہ جو ایک غیر ایماندار گھرانے میں پلا بڑھا ہو، جہاں گناہ بھری زندگی عام ہو، وہ توبہ کر کے خدا کے لیے جینے کا انتخاب کر سکتا ہے۔ اسی طرح، ایک مسیحی گھرانے میں پلنے والا بچہ خدا کی راہ چھوڑنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

اگرچہ انسانوں کو حقیقی انتخاب کی آزادی دی گئی ہے، لیکن وہ مکمل طور پر آزاد نہیں ہیں۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہم ایک ایسی فطرت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں جس میں گناہ کی طرف جھکاؤ ہوتا ہے (زبور 51:5، زبور 58:3)۔ انسان فطری طور پر اختیار کی مخالفت کرتا ہے، اپنی راہ چننا چاہتا ہے، آزمائش میں پڑ جاتا ہے، دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے، اور خود عنصری کا شکار ہوتا ہے (افسیوں 2:1-3)۔ بچے غیر جانبدار نہیں ہوتے کہ انہیں کسی بھی سمت میں آسانی سے لے جایا جا

⁴¹ یشوع 14:24-15، حسرتی ایل 10:33-11، مکاشفہ 17:22

کے، بلکہ وہ جلدی سے اپنی خواہشات کی تکمیل کے راستے ڈھونڈ لیتے ہیں، چاہے انہیں اس کے لیے جھوٹ بولنا پڑے یا نافرمانی کرنی پڑے۔ اس کے علاوہ، ہم جانتے ہیں کہ شیطان انہیں بہکانے اور آزمانے کی کوشش کرتا ہے (افسیوں 2:2، مکاشفہ 9:12)۔

والدین کو سمجھنا چاہیے کہ محض نصیحت کافی نہیں ہے کہ بچہ درست راہ اپنائے۔ ایک روحانی کشمکش موجود ہے (گلتیوں 5:17)۔ والدین کو چاہیے کہ وہ خدا کی روح کے اثر و رسوخ اور رہنمائی کے لیے دعا کریں۔ انہیں خدا پر انحصار کرنا چاہیے تاکہ وہ دانشمندی حاصل کریں اور اچھے روحانی نمونے بن سکیں۔ والدین کو شدت سے دعا کرنی چاہیے کہ ان کا بچہ جلدی توبہ کرے اور روحانی نیا جسم پائے۔

اگر بچہ تبدیل ہو جاتا ہے، تب بھی والدین کو اس سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ ایک پختہ ایسا نادر کی طرح برتاؤ کرے گا۔ اس کے خیالات اور جذبات مستقل نہیں ہوں گے۔ وہ کبھی کبھار آزمائش میں گر سکتا ہے۔ جب تک بچہ نیکی کی خواہش رکھتا ہے، والدین کو اسے یہ کہہ کر حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے کہ وہ مسیحی زندگی گزارنے میں ناکام ہو رہا ہے۔ اس کے برعکس، والدین کو چاہیے کہ وہ اس کے اچھے رویوں کی تعریف کریں اور اس کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی جدوجہد میں خدا کی مدد کے لیے دعا کرے۔

اگرچہ ہر انسان گناہ کی فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، لیکن ہر انسان کو خدا کی ضرورت بھی ہے۔ روح القدس ہر شخص سے مخاطب ہوتا ہے اور اسے خدا کے ساتھ تعلق رکھنے کی خواہش دیتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جب ہم اپنے بچوں کو خدا کا کلام سکھاتے ہیں، تو خدا ہماری مدد کرتا ہے۔ خدا کی روح بچے کے اندر ایک وکیل کی طرح کام کرتی ہے، سچائی کی تصدیق کرتی ہے اور اسے خدا کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کی خواہش عطا کرتی ہے۔

حاندانی دعائے وقت

حاندانوں کو روزانہ چند منٹ کے لیے بائبل کی تلاوت، گفتگو، اور دعا کے لیے اکٹھا ہونا چاہیے۔ والدین اور گھر میں موجود تمام بچوں کو اس میں شامل ہونا چاہیے۔ باپ کو اس وقت کی قیادت کرنی چاہیے، لیکن وہ حاندان کے دیگر افراد کو بائبل پڑھنے اور مختلف طریقوں سے حصہ لینے کے لیے کہہ سکتا ہے۔

دعائے وقت کا ہمیشہ ایک ہی انداز ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس وقت کو مختلف انداز میں ترتیب دیا جاسکتا ہے، جیسے کہ، بائبل کی کہانیاں سنانا، مسیحی تاریخ اور مشنری کہانیاں بیان کرنا، سوالات پر گفتگو کرنا، حفظ شدہ سوالات و جوابات کے ذریعے عفت اند سکھانا، مسیحی کتب یا مضامین پڑھنا، عبادتی گیت گانا، بائبل کی آیات یاد کرنا، ڈرامے کے ذریعے بائبل کہانیوں کو پیش کرنا، مختلف انداز میں دعا کرنا

مثال: ایک بائبل کہانی منتخب کریں اور حنا ندان کے افسردہ سے اسے ڈرامائی انداز میں پیش کروائیں۔

پادریوں کو چاہیے کہ وہ اپنی کلیسیا کو حنا ندانی دعائیہ وقت کی اہمیت کے بارے میں سکھائیں۔ والدین کو یاد رکھنا چاہیے کہ خدا نے انہیں اپنے بچوں کو اُس کا کلام سکھانے کی ذمہ داری دی ہے (استثنا 6: 5-7)۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ اس سبق میں کون سے تصورات آپ کے لیے نئے ہیں؟ آپ نے جو سچائی سیکھی ہے اسے آپ کس طرح اپنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

◀ کلیسیا حنا ندانوں کو مضبوط بنانے اور بچوں کی پرورش میں والدین کی مدد کیسے کر سکتی ہے؟

◀ کلیسیا کے لوگ مسل کر کس طرح بچوں کو مسیح کی پیروی کی تربیت دینے کے چیلنج سے نمٹنے میں مدد کر سکتے ہیں؟

◀ حنا ندانوں کو کون سے روزمرہ کے طریقے اپنانے چاہئیں؟

دعا

آسمانی باپ،

تیرا شکر ہو کہ تُو نے حنا ندان کو قائم کیا اور ہمیں والدین ہونے کا عظیم شرف بخشا۔

ہمیں تو فسیق دے کہ ہم اپنے بچوں سے ویسی ہی محبت کریں جیسی تُو کرتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رہے کہ انہیں تجھے جاننے اور تیری خدمت کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

ہمیں وہ محبت، صبر اور سمجھ عطا کر جو ہمیں بچوں کی تربیت اور انہیں تیری پیروی کی ترغیب دینے کے لیے درکار ہے۔

ہماری کلیسیاؤں کے ایمانداروں کو قوت بخش کہ وہ حنا ندانوں، نوجوانوں اور بچوں کو ایمان اور فرمانبرداری میں مضبوط کرنے کے قابل ہوں۔

آمین۔

(1) درج ذیل حوالہ جات میں سے ہر ایک کا مطالعہ کریں۔ ان حوالہ جات کو استعمال کرتے ہوئے تین صفحات پر لکھیں کہ کلام مقدس والدین کی ذمہ داری کے بارے میں کیا سکھاتا ہے:

- پیدائش 17:18-19
- استثنا 4:6-9
- زبور 1:78-8
- کلسیوں 3:21
- افسیوں 6:4
- 1 تیمتھیس 3:4-5, 12
- 2 تیمتھیس 3:14-17
- متی 18:5-6

(2) چپا ہے آپ والدین ہوں یا نہ ہوں، اس سبق میں دی گئی جدول میں سے پانچ خوبیوں کے اہداف منتخب کریں۔ ہر منتخب کردہ خوبی کے ہدف تک اپنے بچوں کو پہنچانے کے تین عملی طریقے لکھیں۔

(3) اگر آپ والدین ہیں تو اپنے بچوں کے ساتھ روزانہ کی عبادت کا ایک منصوبہ اور اس سے وابستگی لکھیں۔ جو منصوبہ اور عہد آپ نے کیا ہے، اس کے لیے کسی کے سامنے جوابدہ رہیں۔

سبق 13

بچوں کی نشوونما کے مسائل

سبق کے مقصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

- (1) بچوں کی تربیت اور اصلاح کے بارے میں خدا کے نقطہ نظر کو اپنائے۔
- (2) بچوں کی شاگرد سازی کے لیے ایک اچھا گھریلو ماحول بنانے کا عہد کرے۔
- (3) بچے کی خدا کے سامنے ذمہ داری کو سمجھے۔
- (4) روزمرہ کی والدین کی ذمہ داریوں کے لیے عملی تجاویز سے ایس ہو۔

سوزانا ویسلی، ایک با مقصد ماں

سوزانا ویسلی نے 19 بچوں کو جنم دیا، لیکن اُس زمانے کے حالات کی وجہ سے ان میں سے 9 زیادہ عمر ص زندہ نہ رہ سکے۔ جو 10 بچے پر دان چپڑھے، اُن میں حبان اور چارلس ویسلی شامل تھے۔ جب ان کا بیٹا حبان بالغ ہوا تو اُس نے اپنی ماں سے درخواست کی کہ وہ بچوں کی پرورش کے اپنے طریقے تحریر کی طور پر بیان کرے، چنانچہ سوزانا نے اُسے ایک خط میں تفصیل سے لکھ کر بھیجا۔⁴²

بچوں کو جتنی جلدی ممکن ہوتا، دعائے ربانی سکھائی جاتی، اور وہ اسے صبح و شام دہراتے۔ روزانہ مسل کر بائبل کا ایک باب پڑھا جاتا۔ اُس دور میں زیادہ تر خواتین کم تعلیم یافتہ تھیں، لیکن سوزانا نے اصرار کیا کہ تمام بچوں کو پڑھنا سکھایا جائے۔ اُس نے خواندگی کو عملی کام سیکھنے سے زیادہ اہمیت دی۔

⁴² ایلیسزاکارک، سوزانا ویسلی، (لسدن: ڈبلیو ایچ ایٹن اینڈ کو، 1886)، 30-36۔ آن لائن دستیاب ہے:

<https://archive.org/details/susannawesley00clariala/page/30/>

سوزانا کا کہنا تھا کہ بغاوت تمام گناہوں اور مصیبتوں کی جڑ ہے۔ اُس نے اپنے بچوں کو سکھایا کہ وہ اپنی خواہشات پر فتا بوائیں اور اختیار کے تابع رہیں۔ وہ کہتی تھی کہ ہر فرمانبرداری کے عمل کو سراہا جانا چاہیے، چاہے وہ مکمل طور پر درست نہ ہو۔ غلطیوں کو برداشت کیا جاسکتا تھا، لیکن ہر جان بوجھ کر کی گئی نافرمانی پر سزا دی جاتی۔

گھر میں ہمیشہ سب مل کر کھانے کھاتے، اور بچوں کو سکھایا جاتا کہ جو کچھ پیش کیا جائے، اُسے بغیر شکایت کے کھائیں۔

اصلاح اور تربیت

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ”حمایت لڑکے کے دل سے وابستہ ہے...“ (امثال 15:22)۔ زبور نویس کہتا ہے کہ بچے جھوٹ بولتے ہوئے پیدا ہوتے ہیں، ”... وہ پیدا ہوتے ہی جھوٹ بول کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔“ (زبور 3:58)۔ چونکہ یہ سچ ہے، والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اصلاح کریں۔

ذرا تصور کریں کہ اگر کسی تین سالہ بچے کو یہ انتخاب دیا جائے کہ وہ ابھی ایک ٹائی کھالے یا ایک ہفتے بعد اسے ٹائیوں کا ایک پیالہ ملے گا۔ چاہے والدین اسے یہ بات سمجھانے کی کوشش بھی کریں، زیادہ تر بچے فوری طور پر ایک ہی ٹائی لینے کو ترجیح دیں گے۔ یہ مثال ہمیں دکھاتی ہے کہ صرف وضاحت ہی بچے کے غلط رویے کی اصلاح کے لیے کافی نہیں۔

صحیح اور غلط کی وضاحت کافی نہیں کیونکہ:

1. بچہ بالغوں کی طرح سمجھ بوجھ نہیں رکھتا (1 کرنتھیوں 13:11)۔
2. بچہ اپنے اعمال کے طویل مدتی نتائج نہیں دیکھ سکتا۔
3. بچہ اپنی خواہشات اور جذبات پر فتا بوائے کے لیے عقلی استدلال استعمال کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔

شاید کسی بچے کو جسمانی سزا دینا ظالمانہ لگے، لیکن ایک محبت کرنے والا والدین یہ کام بڑے نقصان سے بچانے کے لیے کرتا ہے: ”وہ جو اپنی چھڑی کو باز رکھتا ہے اپنے بیٹے سے کینہ رکھتا ہے پر وہ جو اُس سے محبت رکھتا ہے بروقت اُس کو تہیہ کرتا ہے۔“ (امثال 13:24)۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی چھوٹا بچہ آگ کے قریب کھیل رہا ہو، تو وہ نقصان کا شعور نہیں رکھتا، لیکن اگر اس کی ماں اُسے ہلکی سی سزا دیتی ہے، تو یہ تھوڑی سی تکلیف بڑے نقصان سے بچا سکتی ہے۔

کچھ لوگوں نے ایسے افراد سے جسمانی تشدد کا تجربہ کیا ہوتا ہے جو ان سے محبت نہیں کرتے تھے۔ اس تجربے کی وجہ سے وہ کسی بھی طرح کی جسمانی سزا کو ناپسند کرتے ہیں۔ تاہم، جو والدین اپنے بچوں کی مناسب اصلاح نہیں کرتے، وہ درحقیقت انہیں بعد میں بڑی مشکلات میں ڈال دیتے ہیں۔

◀ طلب کو چاہیے کہ وہ امثال 18:19 اور امثال 17:29 کو جماعت میں پڑھیں۔

اصلاح اُس وقت شروع ہونی چاہیے جب بچہ یہ سمجھنے لگے کہ وہ والدین کی بات نہ ماننے کا شعوری فیصلہ کر رہا ہے۔ ایک بہت چھوٹا بچہ بھی جانتا ہے کہ وہ تعاون کرنے سے انکار کر رہا ہے۔

زیادہ تر اصلاح اس وقت ہونی چاہیے جب بچہ کم عمر اور نرم دل ہو (امثال 15:22)۔ جس طرح مٹی وقت کے ساتھ سخت ہو جاتی ہے اور اس کی شکل بدلنا مشکل ہو جاتا ہے، اسی طرح بچے کی شخصیت بھی وقت کے ساتھ سخت ہو جاتی ہے، اور اس کی تربیت مشکل سے مشکل تر ہوتی جاتی ہے۔ اگر 10 سال کی عمر کے بعد بھی بچہ مسلسل والدین کی نافرمانی کر رہا ہے، تو والدین کی اصلاحی کوششیں ناکام ہو رہی ہیں، اور کامیابی کے امکانات بہت کم ہو رہے ہیں۔ جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا ہے، جسمانی اصلاح کم مؤثر ہوتی جاتی ہے۔ اگر کوئی والدین یہ سوچے کہ بڑے ہونے پر اصلاح آسان ہو جائے گی، تو یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے؛ اصلاح زیادہ مشکل ہو جائے گی، بلکہ ممکن بھی نہیں رہے گی۔

جب بچہ جوان ہو جاتا ہے، تو اسے بچوں کی طرح جسمانی سزا نہیں دی جاسکتی۔ ایک نوجوان مرد یا عورت کو احترام کی ضرورت ہوتی ہے، چاہے ان کا رویہ ابھی بالغ نہ ہو۔ والدین تفریح، موبائل فون کے استعمال، یا سوشل سرگرمیوں پر پابندی لگا کر اصلاح کر سکتے ہیں، لیکن سب سے اہم چیز محبت بھرا اور سمجھدار مکالمہ ہے۔ والدین کو یہ سمجھنا چاہیے کہ نوجوان اب حقیقی فیصلے کر رہا ہے، اور اگرچہ والدین کا اثر و رسوخ ہوتا ہے، لیکن وہ نوجوان کو اپنی مرضی کا اظہار کرنے اور اپنے فیصلوں کے نتائج بھگتنے سے نہیں روک سکتے۔

کچھ والدین اس بات میں الجھن کا شکار ہوتے ہیں کہ جسمانی سزا کتنی سخت ہونی چاہیے۔ اگر بچے کو اصلاح کے بعد بھی غصہ اور بغاوت محسوس ہو رہی ہے، تو سزا کافی مؤثر نہیں تھی (یہ اصول ان بچوں پر لاگو نہیں ہوتا جو عمر میں بڑے ہو چکے ہیں اور جسمانی سزا کے قابل نہیں رہے)۔ اصلاح اتنی سخت ہونی چاہیے کہ بچہ اپنی نافرمانی پر پچھتائے اور اختیار کے سامنے جھکنے کا فیصلہ کرے۔ تاہم، اصلاح ایسی نہ ہو کہ جسم پر نشان یا زخم چھوڑ دے جو دیر تک رہے، کیونکہ یہ بہت سخت ہوگی۔

بائبل جسمانی سزا کی مثال کو استعمال کرتی ہے تاکہ یہ سمجھایا جاسکے کہ خدا اپنے بچوں کے ساتھ کیسے سلوک کرتا ہے۔

◀ طلب کو چاہیے کہ وہ امثال 11:3-12 اور عبرانیوں 5:12-8 کو جماعت میں پڑھیں۔

یہ حوالہ جبات ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا اپنے بچوں کی تربیت اس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ اسی طرح، ایک باپ اپنے بیٹے کی اصلاح اس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ مناسب اصلاح محبت کی علامت ہے۔ اصلاح کی کمی درحقیقت محبت کی کمی ہے۔

جسمانی اصلاح بچے کو خود پر متبویا سکتا ہے کیونکہ وہ یہ سیکھتا ہے کہ اگر وہ عنصلطی کرے گا تو اسے سزا ملے گی۔ جب وہ عنصلطی کرنے کے آزمائش سے بچتا ہے، تو اس کا کردار مضبوط ہوتا ہے۔ جب وہ بالغ ہو جائے گا، تو وہ جسمانی سزا کے خوف سے نہیں بلکہ نتائج کی سمجھ بوجھ کی وجہ سے عنصلطی کرنے سے بچے گا۔ تاہم، وہ بچہ جس کی مستقل اصلاح نہیں کی گئی، وہ ایک ایسا بالغ بن جاتا ہے جو کمزور ہوتا ہے اور آزمائش کے خلاف مزاحمت نہیں کر سکتا، چاہے اسے معلوم ہو کہ یہ اس کے لیے نقصان دہ ہے۔

ذرا تصور کریں کہ اگر ایک والدین اپنے بچے کو صرف مٹھائیاں کھانے دے کیونکہ بچہ یہی چاہتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ بچہ ناخوش ہو، لیکن درحقیقت وہ اس بچے کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اسی طرح، وہ والدین جو ہمیشہ اپنے بچے کی مرضی کے مطابق عمل کرتے ہیں، وہ اس کے کردار اور مستقبل کے حالات کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بائبل حتیٰ کہ یہ بھی کہتی ہے کہ جو والدین اپنے بچوں کی اصلاح نہیں کرتے، وہ درحقیقت ان سے نفرت کرتے ہیں (امثال 13:24)۔

ایسا بچہ جو کسی اصول و ضوابط کے بغیر گھر میں رہتا ہے، خوش نہیں ہوتا۔ حدود و قیود تحفظ کا احساس دلاتی ہیں۔ اگر ایک بچہ یہ سیکھتا ہے کہ وہ ضد اور شور مچانے سے اپنی بات منوا سکتا ہے، تو وہ ہمیشہ یہی کرے گا، لیکن وہ خوش نہیں ہوگا۔ بچے تب خوش ہوتے ہیں جب وہ خود کو محفوظ محسوس کرتے ہیں اور انہیں ایک سمت دی جاتی ہے۔ ایسا محسوس کرنا کہ انہیں اپنی ہر خواہش پوری کرنے کے لیے لڑنا اور ضد کرنی پڑے گی، انہیں بے چینی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ایک بے تربیت بچہ شاذ و نادر ہی خوش رہتا ہے۔

جب بچہ بالغ ہوگا، تو دنیا اسے ہر چیز مہیا نہیں کرے گی جو وہ چاہے گا۔ اگر وہ بدتمیز، خود عنرض، اور غییر ذمہ دار ہے، تو اسے عزت اور ترقی نہیں ملے گی۔ ایک والدین کو اپنے بچے کی ایسی تربیت کرنی چاہیے جو اسے عملی زندگی کے لیے تیار کرے۔ والدین کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بچوں کی پرورش نہیں کر رہے؛ وہ بالغ افراد کی تربیت کر رہے ہیں۔

والدین کو اپنے بچوں کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ ان کی اصلاح کا مقصد انہیں ایک اچھے کردار کا حامل، قابل اعتماد اور معزز انسان بنانا ہے۔

◀ طلب کو چاہیے کہ وہ امثال 22:15، امثال 13:23-14، اور امثال 29:15 کو جماعت کے لیے پڑھیں۔

یاد رکھیں کہ اصلاح کا مقصد بچے کی تربیت ہے۔ جب بچہ اپنی عنصلطی کو سمجھ لے اور نادام ہو، تو جسمانی اصلاح ضروری نہیں ہوتی۔ مقصد سزا دینا نہیں بلکہ درستگی کرنا ہے؛ والدین کو اس بات کی فکر نہیں کرنی چاہیے کہ بچہ اپنے کیے کی پوری سزا بھگتے۔

◀ والدین کی اصلاح ایک غنڈے کے عمل سے کیسے مختلف ہے جو دوسروں کو دھمکاتا اور جسمانی نقصان پہنچانے کی دھمکی دیتا ہے تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کروائے؟

ایک ظالم شخص دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے طاقت کا استعمال کرتا ہے تاکہ وہ اپنی مرضی پوری کر سکے۔ جبکہ ایک والدین اپنے بچے سے محبت کرتا ہے۔ جسمانی اصلاح بچے کی بھلائی کے لیے ہوتی ہے۔ ایک محبت کرنے والا والدین اپنے بچے کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔ ایک شخص جو ظلم اور جبر کرتا ہے، اس کی محبت پر یقین نہیں کیا جاسکتا، لیکن ایک بچہ یہ جان سکتا ہے کہ اسے محبت کی جاتی ہے، چاہے اس کی اصلاح کی جبار ہی ہو۔ وہ یہ محسوس کر سکتا ہے کہ اس کی زندگی والدین کی حکمت عملی اور اختیار کے باعث بہتر ہے۔

کچھ والدین غصے یا سخت دلی کی وجہ سے سخت اور غیر مستقل سزا دیتے ہیں۔ وہ اپنے بچے کو جسمانی اور جذباتی طور پر نقصان پہنچاتے ہیں۔ وہ بچوں کو سزا اس لیے دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی زندگی کی پریشانیوں اور دباؤ کو کم کر سکیں۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ وہ لوگ جو کسی بچے کے ساتھ بد سلوکی ہوتے دیکھیں، انہیں مداخلت کرنی چاہیے۔ دوستوں، پڑوسیوں، اور رشتہ داروں کو ایسے والدین کا سامنا کرنا چاہیے جو بچوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ایک ظالم والدین کے شریک حیات کو رشتہ داروں، دوستوں، یا کسی پادری سے مدد حاصل کرنی چاہیے۔ بچے کا تحفظ ضروری ہے۔

◀ کچھ والدین اپنے بچوں کو عوامی طور پر ذلیل کرتے ہیں جب وہ عنصلطی کرتے ہیں۔ کیا یہ اصلاح کا درست طریقہ ہے؟

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے افسیوں 4:6 پڑھنا چاہیے۔

بچے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ اس کے والدین اس سے محبت کرتے ہیں اور ان کی اصلاح اس کے فائدے کے لیے ہے۔ جب والدین اپنے بچے کو عوامی طور پر شرمندہ کرتے ہیں، تو اسے محبت کا احساس نہیں ہوتا۔ وہ دل میں تلخی محسوس کر سکتا ہے اور والدین کے اختیار کو بوجھ سمجھ سکتا ہے جس سے اسے فرار حاصل کرنا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی اصلاح نجی طور پر کریں اور انہیں دوسروں کے سامنے شرمندہ کرنے سے گریز کریں۔ والدین کو نرمی اور صبر کے ساتھ تربیت اور اصلاح کرنی چاہیے۔ امثال 21:16 میں بیان ہے: "... شیرین زبانی سے علم کی فریاد ہوتی ہے۔"

◀ تصور کریں کہ آپ نے اپنے بچے کو حبانوروں کی دیکھ بھال کرنے کے لیے کہا۔ جب آپ شام کو گھر پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ حبانوروں کو کھانا نہیں دیا گیا۔ آپ دن بھر کام کرنے کے بعد تھکے ہوئے ہیں، لیکن آپ کو آرام سے پہلے

حبانوروں کو کھلانا پڑے گا کیونکہ آپ کا بچہ نامنصرمان رہا۔ کیا آپ کو غصہ آنا چاہیے؟ کیا والدین کا اپنے بچے پر غصہ کرنا عنسلط ہے؟

والدین کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اصلاح کا مقصد بچے کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اگر والدین کو غصہ صرف اس وجہ سے آرہا ہے کہ وہ خود کو نظر انداز محسوس کر رہے ہیں یا بچے کی نامنصرمانی کی وجہ سے انہیں تکلیف پہنچی ہے، تو یہ غصہ خود عرض ہے اور کسی اچھائی کا باعث نہیں بنے گا (یعقوب 1:20)۔

والدین صحیح قسم کے غصے کا اظہار اس طرح کر سکتے ہیں: "بیٹے، تم نے حبانوروں کو کھانا نہیں کھلایا جیسے میں نے تم سے کہا تھا۔ حبانور بھوکے تھے، اور اگر میں انہیں نہ کھلاتا تو وہ ساری رات بھوکے رہتے۔ مجھے انہیں کھلانا پڑا حالانکہ میں سارا دن کام کرنے کی وجہ سے تھکا ہوا تھا۔ میں اس لیے ناراض ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم ایسے انسان بنو جو اپنی ذمہ داری کو نظر انداز کر کے دوسروں کی ضروریات کو فراموش کر دے۔⁴³ امثال 10:12 میں سکھایا گیا ہے کہ، صادق اپنے چوپائے کی حبان کا خیال رکھتا ہے لیکن شریروں کی رحمت بھی عین ظلم ہے۔"

ریکانے اپنے بچوں سے کہا کہ وہ اس کمرے میں کھانے پینے کی چیزیں نہ لے کر جائیں جہاں نیات لین بچھا تھا۔ اگلے دن اس نے دیکھا کہ ایک بچہ وہاں کھا رہا تھا، تو اس نے اسے ڈانٹا۔ بعد میں، ایک اور بچہ نیات لین پر جو س کا گلاس لے کر چلا گیا، اور ریکانے اسے بھی ڈانٹا۔ اگلے چند دنوں میں بچے کبھی کبھار اس کمرے میں مشروبات لے کر جاتے رہے، لیکن ریکانے مصروف تھی اور انہیں نہیں روکا۔ پھر ایک دن اس کے بیٹے نے نیات لین پر کوا کولا گرا دیا۔ ریکانے غصے میں آگئی اور اسے مارا۔

◀ ریکانے کے بچوں کی اصلاح کے طریقے میں کیا عنسلطی تھی؟

ریکانے کا اصول تھا کہ بچوں کو نیات لین والے کمرے میں کھانے پینے کی چیزیں نہیں لے جانی چاہئیں، لیکن اس نے اس اصول کی خلاف ورزی کو اس وقت تک برداشت کیا جب تک کوئی حادثہ نہ ہو گیا۔ اس نے اصول توڑنے کے بجائے حادثے کی سزا دی۔ اس سے بچوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ وہ قواعد کو توڑ سکتے ہیں جب تک کہ وہ برے نتائج سے بچ سکتے ہیں۔ یہ سوچ بری عادت پیدا کرتی ہے کیونکہ یہی سوچ تمام اصول توڑنے کی بنیاد ہے۔ ایک شخص اس لیے قواعد توڑتا ہے کیونکہ وہ سوچتا ہے کہ وہ اپنی مطلوب چیز حاصل کر سکتا ہے اور برے نتائج سے بچ سکتا ہے۔ والدین کو بچوں کی نامنصرمانی پر اصلاح کرنی چاہیے، نہ کہ حادثات پر سزا دینی چاہیے۔

⁴³ اگر چہ 2 تیمتھیں 24:25 اور گلتیوں 6:1 کلیسیا میں گناہ سے نمٹنے کی ہدایات کے طور پر لکھی گئی تھیں، لیکن صبر اور نرمی کے ساتھ عنسلطی پر موجود لوگوں کی اصلاح کرنے کی یہ ہدایت والدین کے کردار پر بھی لاگو ہوتی ہے۔

مائیکل نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ وہ ہر شام اپنی سائیکلیں جگہ پر رکھیں۔ ایک ہفتے تک جب بھی مائیکل گھر آیا، سائیکلیں باہر ہی پڑی رہیں۔ پھر ایک دن کام پر، مائیکل کا ایک اوزار کھو گیا، اس کی انگلی اتنی ترقی طور پر زخمی ہو گئی، اور گھر آتے ہوئے اس کی گاڑی کا نائز پشچر ہو گیا۔ جب وہ گھر پہنچا تو دیکھا کہ سائیکلیں اب بھی باہر تھیں، تو اس نے اپنے بیٹوں کو سزا دی۔

◀ مائیکل کے بچوں کی اصلاح کے طریقے میں کیا غلطی تھی؟

بہت سے والدین جب اچھے موڈ میں ہوتے ہیں تو نامرمانی کو نظر انداز کر دیتے ہیں، لیکن جب وہ کسی اور وجہ سے غصے میں ہوتے ہیں تو نامرمانی پر سخت سزا دیتے ہیں۔ بچے تب تک نامرمانی برداری نہیں سیکھتے جب تک کہ والدین مستقل مزاجی کے ساتھ ان کی اصلاح نہ کریں۔

◀ درج ذیل نکات پر غور کریں اور وضاحت کریں کہ ہر ایک کیوں اہم ہے۔ اگر والدین ان ہدایات پر عمل نہ کریں تو کیا ہوگا؟

- ضروریات بچے کی صلاحیتوں اور ذہنی پختگی کے مطابق ہونی چاہئیں۔
- صرف جان بوجھ کر کی گئی نامرمانی پر سزا دی جائے، حادثات پر نہیں۔
- اصول اور ہدایات واضح اور سمجھنے میں آسان ہونی چاہئیں۔
- جب بچہ نامرمانی کرے، تو والدین کو وضاحت کرنی چاہیے کہ اسے کیا کرنا چاہیے ہوتا۔
- کسی ایسی چیز پر بچے کو سزا نہ دی جائے جو اس کے فائدے میں نہ ہو۔

بچوں سے عملی ہدایات

برسوں پہلے، برطانوی ماہر نفسیات ڈاکٹر آر۔ ایف۔ ہرٹز نے ایک تحقیقی منصوبہ مکمل کیا۔ انہوں نے 24 ممالک کے 8 سے 14 سال کی عمر کے 100,000 بچوں سے درخواست کی کہ وہ والدین کے لیے اصولوں کی ایک فہرست بنائیں۔ اگرچہ یہ تحقیق خدا کے کلام کا اختیار نہیں رکھتی، لیکن یہ ہمیں ان ضروریات کا اندازہ دیتی ہے جو بچے محسوس کرتے ہیں۔ یہاں سب سے زیادہ عام جوابات درج ہیں:

- بچوں کے سامنے نہ جھگڑیں۔
- بچے سے جھوٹ نہ بولیں۔
- ہمیشہ بچوں کے سوالات کے جوابات دیں۔
- اپنے تمام بچوں سے برابر محبت کریں۔
- والدین اور بچوں کے درمیان دوستی ہونی چاہیے۔

- بچوں کے دوستوں کو مہمانوں کی طرح سمجھیں اور ان کو خوش آمدید۔
- بچوں کو ان کے دوستوں کے سامنے ملامت اور سزا نہ دیں۔
- اپنے بچے کی اچھی باتوں پر توجہ دیں اور اس کی حنا میوں کو حد سے زیادہ نمایاں نہ کریں۔
- اپنی محبت اور مزاج میں مستقل مزاج رہیں۔

جب ایک والدین دوسرے کو بچوں کے سامنے مسلسل تنقید کا نشانہ بناتا ہے، تو بچے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انہیں بھی اس بے عزت والدین سے اختلاف کرنے یا اس کی غلطیاں نکالنے کا حق حاصل ہے۔⁴⁴ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے اختلافات نجی طور پر حل کریں اور مسل کر پالیسی بنائیں تاکہ بچوں کے سامنے ایک جیسی حکمت عملی اختیار کریں۔

والدین کو بچے سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے (کلیسیوں 3:9)، چاہے اسے کسی بات پر راضی کرنے کے لیے ہو یا اس کے خدشات دور کرنے کے لیے۔ جب بچہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے والدین اس سے جھوٹ بولتے ہیں، تو وہ خود کو غیر محفوظ محسوس کرتا ہے۔ کچھ والدین اپنے بچوں کو خوش مزہ ہونے کی صورت میں تسلی یا راہنمائی دینے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ بچے ان کی باتوں پر یقین نہیں کرتے۔

◀ اوپر دی گئی ہدایات میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں اور وضاحت کریں کہ اگر والدین اس پر عمل نہ کریں تو اس کے کیا مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

ایک مسیحی کا گھر

◀ جب کوئی اجنبی آپ کے گھر آتا ہے تو کیا وہ فوراً دیکھ سکتا ہے کہ یہ ایک ایسا گھر ہے جہاں مسیحی رہتے ہیں؟ کیسے؟

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے استثنا 6:6-9 پڑھنا چاہیے۔

بنی اسرائیلیوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اپنے بچوں کے کردار کو سنوار کر اپنے مستقبل کی تعمیر کریں۔ انہیں یہ کام کیسے کرنا تھا؟ انہیں اپنے بچوں کی بائبل اصولوں کے مطابق تربیت کے لیے ایک محفوظ ماحول فراہم کرنا تھا۔ انہیں ہر جگہ کلام مقدس کو نمایاں کرنا تھا ("تُو ان کو اپنے گھر کی چوکھٹوں اور اپنے پھانکوں پر لکھنا۔")۔ نہ صرف یہ کہ گھروں میں کلام مقدس

⁴⁴ انیسویں 4:29-32، انیسویں 5:33 اور 1 پطرس 3:7-12 کی ہدایات اور اصول یہاں پوری طرح لاگو ہوتے ہیں۔

کے حوالے لفظی طور پر موجود ہوں، بلکہ سب سے اہم بات یہ تھی کہ گھر میں ہر چیز کلام مقدس کے مطابق ہونی چاہیے۔

یہ حنا ندان ایسا نہیں کرتے کہ ایک دیوار پر دس احکام لکھے ہوں اور دوسری دیوار پر کسی گناہگار، دنیا دار فنکار کی تصویر لگی ہو۔ ایسا کرنے سے بچوں کے لیے افسردہ اور کوجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بچے غیر شعوری طور پر ان چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں جو وہ ہر روز دیکھتے اور سنتے ہیں۔ اگر گھر میں ہر وقت ایک مخصوص ریڈیو اسٹیشن چل رہا ہو، تو بچے اس موسیقی کے پیچھے موجود فلسفے کو بھی حبس زوی طور پر اپنا لیتے ہیں۔

یہ ممکن نہیں کہ والدین اپنے بچوں کو ہر قسم کی بری تعلیم یا دنیاوی اثرات سے بچا سکیں، لیکن مسیحی والدین کو اپنے بچوں کو سکھانا چاہیے کہ وہ ہر سنی اور دیکھی گئی چیز کو خدا کے کلام کی روشنی میں پرکھیں۔ یسوع نے دعا کی، "میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو انہیں دُنیا سے اٹھالے بلکہ یہ کہ اُس شریر سے اُن کی حفاظت کر۔... انہیں سچائی کے وسیلے سے مُقدس کر۔ تیسرا کلام سچائی ہے۔" (یوحنا 17:15، 17)۔

بچے یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان کے والدین کن لوگوں کو اپنا ہیرو سمجھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کے والدین کس کا احترام کرتے ہیں۔ اگر ایک والدین اپنے بچوں کو مسیحی تعلیمات دیتے ہیں لیکن خود غیر اخلاقی اور دنیا دار لوگوں کو پسند کرتے ہیں، تو وہ اپنے بچوں کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے ایسا انداز مسیحی بننے سے زیادہ کامیاب اداکار یا گلوکار بننے پر خوش ہوں گے۔

کچھ والدین سمجھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے بچے کو گناہ آلود چیزوں کے سامنے رکھ کر انہیں یہ سمجھا دیں کہ وہ چیزیں عنایت ہیں، تو یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ لیکن اس بارے میں سوچیں: اگر آپ اپنے بچے کو صحیح غذا کھلانے کی کوشش کر رہے ہوں، تو کیا آپ اس کے سامنے مٹھائی اور کیک کا ڈھیر لگا کر اسے سمجھائیں گے کہ اسے سبزیاں کھانی چاہئیں؟ وٹامنز کے بارے میں تمام تفصیلات بھی اس کی فطری خواہشات پر توجہ نہیں پاسکتیں، جو مٹھائی کو دیکھ کر بیدار ہوتی ہیں۔

بعض والدین بغیر کسی تشویش کے ہر وقت ٹیلی ویژن چلنے دیتے ہیں، چاہے ان کے بچے کیا دیکھ رہے ہوں۔ مسیحیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا یہ سکھاتی ہے کہ گناہ اس وقت تک قابل قبول ہے جب تک اس کے نتائج کو فتاویٰ میں رکھا جائے۔ ٹیلی ویژن ایسے لوگوں کو دکھاتا ہے جو گناہ میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں لیکن ان پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا، جو حقیقت کے برعکس ہے۔ یہ بچوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ ان کے والدین انہیں زندگی کے مزے لینے سے روک رہے ہیں، اور وہ اس وقت کا انتظار کریں گے جب وہ اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزار سکیں گے۔

بہت سے مسیحی ایسے گھروں میں رہتے ہیں جہاں ان کے رشتہ دار غنیر مسیحی ہوتے ہیں۔ ایسے میں گھر کا ماحول عنلط اثرات سے مکمل طور پر محفوظ نہیں ہوتا۔ ایسے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ محبت، وفاداری، پاکیزگی، اور خوشی کی مثال قائم کریں اور دعا کریں کہ روح القدس ان کے بچوں کی رہنمائی کرے تاکہ وہ اپنی زندگی کے لیے درست راستہ منتخب کریں۔

نامکمل خاندان

چونکہ خاندان کامل نہیں ہوتے، اس لیے رشتوں میں اکثر کچھسلی غلطیوں اور حل نہ ہونے والے تنازعات کی تاریخ موجود ہوتی ہے۔

حسی کہ مسیحی والدین بھی کامل نہیں ہوتے۔ وہ ہمیشہ اصول بنانے اور ان پر عمل کروانے میں مستقل مزاجی نہیں دکھاتے۔ وہ ہمیشہ اپنے نوجوان بچوں کی صورت حال کو نہیں سمجھ پاتے۔ ایک نئی نسل میں چیزیں بدل چکی ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے بچے کے حقیقی مسائل کے لیے کافی ہمدردی نہیں رکھتے۔ وہ ہمیشہ بہترین رویہ نہیں رکھتے اور بعض اوقات تکلیف دہ الفاظ کہہ دیتے ہیں۔

خدا نے سب سے پہلے انسانوں کو پیدا کیا اور خاندان کا نظام ترتیب دیا۔ اس نے ایک مرد کو بنایا، اس کے لیے ایک بیوی بنائی، اور انہیں بچوں کی پرورش کی ذمہ داری دی۔ خدا سب کچھ جانتا ہے۔ خدا جانتا تھا کہ والدین غلطیاں کریں گے، پھر بھی اس نے والدین کا نظام بنایا۔ اس نے دیکھا کہ انسانوں کی تمام خنایوں کے باوجود یہی سب سے بہترین طریقہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خاندان کے کامیاب ہونے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور موجود ہے۔ اگرچہ خاندان کامل نہیں ہوتے، پھر بھی ان کے بے شمار فوائد ہیں۔

یہ حقیقت کہ والدین کا نظام خدا نے بنایا ہے، بچوں کے لیے ایک اہم نکتہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچے بغاوت کرتے ہیں تو وہ اس نظام کو رد کر رہے ہوتے ہیں جو خدا نے مقرر کیا ہے۔ خدا نے فرمایا، ”اے منرزندو! خداوند میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو“ (افسیوں 6:1)۔ اسی طرح والدین اس وقت خدا کے منصوبے سے بغاوت کرتے ہیں جب وہ اپنی دی گئی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ خدا کے منصوبے کو رد کرنا، خود خدا سے بغاوت کے مترادف ہے۔

بچوں کی نشوونما میں ذمہ داری

والدین کی ذمہ داری کے منظر میں تین بنیادی شعبے ہیں: بچے کی ذمہ داری، والدین کی ذمہ داری، اور خدا کی ذمہ داری۔ پچھلے اسباق میں ہم والدین کی ذمہ داری پر تفصیل سے بات کر چکے ہیں۔ اب ہم بچوں کی زندگیوں میں خدا کے کام اور بچوں کی ذمہ داریوں پر غور کریں گے۔

بچوں کی زندگیوں میں خدا کا کام

1. خدا چاہتا ہے کہ بچے یسوع پر ایمان کے ذریعے اس کے ساتھ ذاتی تعلق رکھیں۔ (متی 1:18-6 اور متی 13:19-15 پڑھیں۔)
2. خدا وفاداری سے ہمارے بچوں کو اس تعلق کی طرف بلاتا ہے۔ (یوحنا 6:44 پڑھیں۔)
3. خدا اپنے کلام کے ذریعے ہمارے بچوں سے بات کرتا ہے۔ (2 تیمتھیس 3:14-15 پڑھیں۔)

بچوں کا خدا کے ساتھ تعلق

1. بچوں کو ان کے گناہوں کی معافی مل سکتی ہے۔ (1 یوحنا 2:12)
 2. بچے خدا کو حبان سکتے ہیں۔ (1 یوحنا 2:13)
 3. بچے خدا کے ساتھ اپنے تعلق میں ترقی کر سکتے ہیں۔ (1 سموئیل 26:2)
 4. بچے خدا کی عبادت کر سکتے ہیں۔ (متی 21:15-16)
 5. بچے اور نوجوان خدا کے کام کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ (یوایل 2:28)
- کتاب مقدس میں کئی مثالیں ملتی ہیں جہاں خدا نے بچوں اور نوجوانوں کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کیا: سموئیل، نعمان کی بیوی کی حنادمہ، وہ لڑکا جس کا کھانا یسوع نے ہجوم کو کھلانے کے لیے استعمال کیا، دانی ایل، یوسف، داؤد، اور مریم، وغیرہ۔

بچے کی ذمہ داری

خدا کے کلام کے مطابق، بچے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرے۔ (افسیوں 6:1-3) اگر والدین کبھی غلط ہوں تو کیا کیا جائے؟ بچے کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے اور یہ اس پر منحصر نہیں ہونا چاہیے کہ والدین کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ بچے اپنے والدین کے رویے کا ذمہ دار نہیں ہے، بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ فرمانبرداری کرے۔

اگر بچے کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا جائے کہ وہ صرف تبھی والدین کی فرمانبرداری کرے جب وہ اسے صحیح لگے، تو والدین کی کوئی حیثیت باقی نہ رہے گی۔ یہ خدا کا منصوبہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ ایسا کرنے سے والدین کا پورا نظام ختم ہو جائے گا۔

اگر والدین کسی عنلط چیز کا حکم دیں؟ مثلاً، اگر والد بچہ سے کہے کہ وہ منہ بچ سے اس کے لیے شراب لے آئے؟ بچے کی ذمہ داری یہ نہیں کہ وہ فیصلہ کرے کہ والد صحیح ہیں یا نہیں۔ وہ عزت و احترام کے ساتھ اپنی رائے دے سکتا ہے، مگر پھر بھی اسے والدین کی منہ مانبر داری کرنی چاہیے۔⁴⁵

عام طور پر، بچوں کے والدین سے مسائل اس وجہ سے نہیں ہوتے کہ وہ کوئی مسیحی اصولوں کے خلاف حکم دے رہے ہیں۔ نامنرمان بچے زیادہ تر روزمرہ کے معاملات میں والدین کی مخالفت کرتے ہیں، جیسے کمرہ صاف کرنا، گھسر کے کام کرنا، وقت پر گھر آنا، یا تفسرت بچ پر دی جانے والی پابندیاں۔

نامنرمان بچہ دراصل والدین کے اختیار کو رد کر رہا ہوتا ہے، اور اپنے لیے یہ حق محفوظ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ والدین کی ہدایات درست ہیں یا نہیں۔ اس کی بغاوت درحقیقت خود مختاری، آزادی اور خود پر حکمرانی کی خواہش سے جنم لیتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ انسان کو یہ خود مختاری کس عمر میں ملتی ہے؟ کبھی نہیں۔

یہ خیال کہ کوئی شخص مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ہو سکتا ہے، ایک دھوکہ ہے۔ ہمیشہ دوسرے لوگوں کے حوالے سے ہماری کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ ہمیشہ ایسے کام ہوں گے جو ہمیں کرنے چاہئیں، چاہے ہماری ماں ہمیں کہے یا نہ کہے۔ جو شخص اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ کسی اور کے لیے جوابدہ نہیں ہے، وہ اپنے پیچھے تکلیف اور بربادی کا راستہ چھوڑ جاتا ہے، اور ان لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے جو اس پر اعتماد کرتے ہیں۔

بعض اوقات بچے اپنے والدین کی منکر کو ناپسند کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ والدین کو ان پر زیادہ اعتماد کرنا چاہیے۔ اگر بچہ والدین کی منکروں کو سمجھنے اور ان کا احترام کرنے کی کوشش کرے، تو والدین بھی بچے پر زیادہ بھروسہ کریں گے اور کچھ پابندیوں میں نرمی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر بچہ والدین کی منکروں کو رد کرتا ہے، تو والدین مزید سختی کرتے ہیں اور مزید پابندیاں لگاتے ہیں۔

غلطیوں کا اعتراف

بہت سے لوگ کسی رشتے میں اپنی عنلطی تسلیم کرنے سے اس لیے گھبراتے ہیں کہ انہیں ڈر ہوتا ہے کہ اس کا اعتراف مستقبل کے تنازعات میں انہیں کمزور کر دے گا۔ حقیقت میں، دیانت دار اور درست کام کرنے کے لیے تیار ہنا سب سے مضبوط پوزیشن ہے۔ اس پوزیشن میں آنے اور قائم رہنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنی کی گئی غلطیوں کو تسلیم کریں، صحیح کام کرنا شروع کریں، اور جب بھی آپ عنلط ہوں، اصلاح کے لیے تیار رہیں۔

⁴⁵ اگر کوئی بچہ والدین یا کسی اور کی طرف سے جسمانی یا جسمنی زیادتی کا شکار ہو تو کسی کو مداخلت کر کے بچے کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اکثر بچے نہیں جانتے کہ ایسی صورتحال میں مدد کیسے حاصل کی جائے۔

کبھی کبھی اختیار رکھنے والا شخص چاہتا ہے کہ اس کے ماتحت اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں، لیکن وہ خود اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا کیونکہ اسے لگتا ہے کہ اس سے اس کا اختیار کم ہو جائے گا۔ یہ عنلط سوچ ہے۔ اگر کوئی اختیار رکھنے والا شخص اپنی غلطیاں تسلیم نہ کرے تو اس کے ماتحت اس پر اعتماد نہیں کرتے۔ یہ اصول ہر طرح کے اختیار پر لاگو ہوتا ہے، بشمول والدین کے۔

والدین، اگر آپ کا اپنے بچے کے ساتھ کوئی تنازعہ ہے، تو غالباً آپ سے بھی کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہوں گی جنہیں تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔ بچہ آپ کی غلطیوں کی بنیاد پر اپنے عنلط عمل کو درست قرار دے سکتا ہے۔ اپنے سخت الفاظ، جلد بازی میں دیے گئے رد عمل، اور کسی صورت حال کو نہ سمجھنے کی عنلطی پر معذرت کریں۔ جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے، شاید تنازعہ ختم ہونے کی طرف کوئی پیش رفت نہ ہو، کیونکہ "خدا معنُوروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر مشرورتنوں کو توفیق بخشتا ہے۔" (یعقوب 6:4)۔

چاہے آپ والدین ہوں یا بچہ، آپ کو اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنا چاہیے۔ توبہ، معذرت، اور خدا کے دیے گئے اختیار کے سامنے متقلب نہ رہنا برداری عام طور پر دوسروں کے ساتھ بہتر تعاون حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے، لیکن آپ کو یہ کام دوسروں کو بدلنے کے لیے نہیں بلکہ خدا کو راضی کرنے کے لیے کرنا چاہیے۔

جب آپ اپنی کی گئی غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں، تو آپ کو دوسرے شخص پر الزام عائد کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ دوسرے شخص کی غلطیوں کو اپنی غلطیوں کا جواز نہ بنائیں۔

رشتہ فوری طور پر بہتر ہو سکتا ہے، یا اس میں وقت لگ سکتا ہے۔ بعض اوقات لوگ تب تک تبدیلی کو مقبول نہیں کرتے جب تک وہ اسے حقیقت میں نہ دیکھ لیں۔ لیکن آپ کو درست کام کسی دوسرے کو بدلنے کے لیے نہیں، بلکہ اس لیے کرنا ہے کہ یہ خدا کی مرضی ہے۔ شاید دوسرا شخص نہ بدلے، لیکن آپ کا ضمیر صاف ہو گا اور آپ خدا کی برکت پائیں گے کیونکہ آپ اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہوں گے۔ خدا پر بھروسہ رکھیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرے گا۔

زندگی کے ہر پہلو کو خدا کی حاکمیت میں رکھنے کی اہمیت

تصور کریں کہ ایک چھوٹا سا جزیرہ نما ملک ژویا (Zhviva) ہے۔ اس کے متریب ایک اور جزیرہ نما ملک گریٹیا (Grekia) واقع ہے، جو ژویا کو فتح کرنا چاہتا ہے۔ گریٹیا کے حکمران نے ژویا کی حکومت سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اپنے جزیرے کے بالکل وسط میں سے صرف 10 ایکڑ زمین گریٹیا کو دے دے تو دونوں ممالک کے درمیان امن قائم ہو سکتا ہے۔

کیا یہ امن کے لیے اچھا حاصل ہوگا؟ اگر ٹریویا اپنے ملک کے وسط میں دشمن کو زمین دے دیتا ہے، تو دشمن اس علاقے سے مزید پھیل سکتا ہے اور باقی ملک کو فتح کر سکتا ہے۔ اس لیے یہ کوئی دانشمندانہ حل نہیں ہوگا۔

اپنی زندگی کو ایک سرزمین تصور کریں جس کے مختلف علاقے ہیں۔ ایک علاقے آپ کی ملازمت یا تعلیم ہو سکتا ہے، دوسرا آپ کی تفریح، اور ایک علاقے آپ کے خاندانی تعلقات سے متعلق ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی دیگر پہلو ہیں۔

زندگی کے اس پورے علاقے، یعنی تمام پہلوؤں کو خدا کی حاکمیت کے تحت ہونا چاہیے۔ اگر کسی ایک حصے، جیسے خاندانی تعلقات کو خدا کی فرمانبرداری میں نہ رکھا جائے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے شیطان کو اس حصے میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ وہ اسی جگہ سے آپ کی زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی مداخلت شروع کر دے گا۔ اسی طرح، اگر کوئی شخص اپنی تفریح میں پاکیزہ نہیں ہے، تو اس کے نتیجے میں زندگی کے دوسرے پہلوؤں میں بھی شیطان کا اثر و سونخ بڑھ جائے گا۔ ایک مسیحی کو اپنی زندگی کے ہر پہلو کو خدا کی حاکمیت میں رکھنا چاہیے تاکہ شیطان کو کسی بھی حصے میں قدم جانے کا موقع نہ ملے۔

والدین کے لیے کچھ اہم نکات

◀ طلب کو جماعت کے لیے افسیوں 4:6، کلسیوں 1:21، 1 کرنتھیوں 11:13، اور کلسیوں 8:3 پڑھنا چاہیے۔

اگر آپ کا بچہ جب بابتی ہو کر غصہ یا مایوسی کا اظہار کر رہا ہے، تو وہ یہ سوچتا ہے کہ آپ اسے نہیں سمجھتے۔ اسے شاید لگتا ہے کہ آپ سننے اور سمجھنے کی پرواہ نہیں کرتے۔

کوشش کریں کہ سنیں اور سمجھیں۔ اگر آپ بار بار اس کے مسائل کو معمولی یا بے وقوفانہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں، تو آپ حقیقت میں یہ نہیں سمجھ رہے کہ وہ کس صورت حال کا سامنا کر رہا ہے۔ اگر اسے کوئی مسئلہ بڑا لگتا ہے، تو وہ اس کے ایمان اور کردار کے لیے ایک آزمائش ہے۔ اگر آپ سمجھتے کہ وہ اتنا شدید رد عمل کیوں دے رہا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اس مسئلے کی گہرائی کو نہیں سمجھ رہے۔

کبھی بھی اپنے بچے سے مایوس نہ ہوں اور ایسے الفاظ نہ کہیں جو یہ ظاہر کریں کہ آپ نے اس سے امید ختم کر دی ہے۔

یہ مت سمجھیں کہ آپ کے تمام بچے ایک جیسے ہیں۔

◀ طلب کو جماعت کے لیے افسیوں 4:30-32 پڑھنا چاہیے۔

جب مسائل سامنے آئیں، تو پرانی ناکامیوں کو مت یاد دلائیں۔ بچپن اپنے ماضی کی ناکامیوں کو حال سے غیر متعلق سمجھنا چاہتا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ وہ اب بدل چکا ہے اور اس کے لیے یہ غیر منصفانہ ہے کہ آپ اس کی پرانی غلطیوں کی یاد دہانی کرائیں۔ تاہم، یہ توقع نہ کریں کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ اس سبق میں کون سے تصورات آپ کے لیے نئے ہیں؟ کیا آپ ان میں سے کسی چیز کو اپنی عملی زندگی میں تبدیل کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں؟

◀ مزید کن طریقوں پر گفتگو کی جا سکتی ہے جن سے سپرچ کی فیملیز ایک دوسرے کے ساتھ مل کر گھریلو زندگی کو بہتر بنا سکیں اور بچوں کی پرورش میں مدد کر سکیں؟

دعا

آسمانی باپ،

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر محبت، تحفظ اور برکت کے مقدمات ہوں۔ ہماری مدد کر کہ ہم وہاں ہر کام میں پاک اور محبت کرنے والے ہوں۔

ہمیں مسیحی تعلیم اور رویے میں مستقل مزاج بننے میں مدد دے۔ ہمارے بچوں کے دل میں تیسری پیروی کرنے کی خواہش پیدا کر۔

تیسرے شکر گزار ہیں کہ تو ہمارے ہر بچوں کے ساتھ وفادار ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ تیسرا روح ان کے دلوں میں کام کر رہا ہے۔

آمین۔

(1) حنا نڈانوں كے ليے سات بائبل ھدايات كى فھرست مرتب كړيں۔ پھر حقيقي زندگى كے حالات كے ليے مخصوص اطلاق درج كړيں۔ ھر اطلاق كى وضاحت كے ليے ايك پير اگراف لكھيں (كل سات پير اگراف)۔

(2) درج ذيل موضوعات ميں سے ايك كا انتخاب كړيں۔ امثال كى كتاب كامطالعہ كړيں اور اس موضوع پر امثال كى فھرست بنائیں۔ پھر دو پير اگراف ميں خلاصہ كړيں كہ امثال اس موضوع كے بارے ميں كيا كہتي ہے۔ اس كے بعد تين پير اگراف لكھيں كہ ايك والدين كس طرح اپنے بچے يا نوجوان كو ان اصولوں كى تعليم دے سكتے ہيں۔
موضوعات:

- سچ بولنا
- ماليات
- حكمت اور دولت كى قدروں ميں فرق
- قابل بھروسہ بولنا
- جنسى پاكيزگى
- عاجزى
- ھدايت اور اصلاح قبول كرنا
- محنتى بولنا/خود پھل كرنا
- خدا خوشى كے بارے ميں كيا فرماتا ہے
- گفتار
- دوسروں كے ساتھ تعلقات
- سخاوت

سبق 14

نو عمری میں والدین کا کردار

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ وہ:

(1) خدا کی ترجیحات کو نو عمری کے لیے سمجھے۔

(2) نو عمروں کو ان کی جوانی کی تیاری کے لیے تربیت دینے اور ان پر مثبت اثر ڈالنے کی ذمہ داری قبول کرے۔

(3) نو عمروں کے ساتھ صحت مند اور با مقصد تعلقات کو فروغ دینے کے لیے متحرک ہو۔

(4) نو عمری کے چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے کتابِ مقدس کے اصولوں پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو۔

مارہتا۔ گھر میں تربیت دینے والی

ہر شام، مارہتا اپنے دو بچوں کے ساتھ دعا اور کتابِ مقدس کے مطالعہ کے لیے وقت نکالتی تھی۔ وہ کچھ آیات پڑھتی اور ہر آیت کے بعد رُک کر اُس کے عملی پہلوؤں پر گفتگو کرتی۔ جب اُس کے بچے نو عمر ہوئے، تو اُس نے انہیں باری باری کتابِ مقدس پڑھنے اور اُس کی وضاحت کرنے کا موقع دیا۔ چونکہ وہ اپنی ماں کی مثال سے سیکھ چکے تھے، اس لیے وہ کلام کو اچھی طرح بیان کرنے کے قابل تھے۔ انہوں نے اپنی ماں سے جو زندگی کے اصول سیکھے تھے، انہیں اپنے الفاظ میں پیش کر سکتے تھے۔

نو عمری کا دور

ہر معاشرے میں بچپن اور جوانی کے درمیان کے عرصے کو ایک خاص نام دیا جاتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہوتا ہے جب ایک نوجوان میں بالغوں جیسے رجحانات، جیسے کہ جنسی کشش پیدا ہونے لگتی ہے، لیکن وہ ابھی تک بالغ ہونے کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتا۔ کچھ ممالک میں 18 سال کی عمر تو نونی طور پر بالغ ہونے کی حد سمجھی جاتی ہے۔ ان ممالک میں، 18 سال سے کم عمر کے نوجوان اپنے والدین کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتے، فوج میں شامل نہیں ہو سکتے، اور قانونی معاہدے نہیں کر سکتے۔

نوعمری کی عمر ہر جگہ ایک حبیبی نہیں ہوتی۔ کچھ معاشروں میں، لوگ 18 سال سے پہلے ہی بالغوں کی طرح زندگی گزارنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، خاص طور پر جب وہ بالغوں جیسے کام سیکھ چکے ہوتے ہیں۔ جبکہ دیگر معاشروں میں، نوجوان 18 سال کے بعد بھی کئی سال تک اپنے والدین پر انحصار کرتے ہیں، جب تک کہ وہ اپنی تعلیم مکمل نہ کر لیں۔

◀ آپ کے معاشرے میں بچپن اور جوانی کے درمیان کے مرحلے کو کیا کہا جاتا ہے؟

◀ بالغ کون ہوتا ہے؟

ایک عمومی تعریف کے مطابق، بالغ وہ ہوتا ہے جو جسمانی طور پر مکمل نشوونما پا چکا ہو، چاہے وہ انسان ہو یا کوئی جانور۔ لیکن انسانی بلوغت صرف جسمانی نشوونما تک محدود نہیں۔ ایک نوجوان کا فطرت اور طاقت کسی بالغ کے برابر ہو سکتی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بالغوں جیسی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے تیار ہے۔

◀ ایک بالغ ہونے کے لیے جسمانی بلوغت کے علاوہ اور کیا خصوصیات ضروری ہیں؟

عام طور پر، بالغ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے اور ان کی ذمہ داری لینے کے قابل ہو۔ لیکن یہ تعریف مکمل طور پر واضح نہیں، کیونکہ ہر شخص کسی نہ کسی حد تک دوسروں کے اثر میں ہوتا ہے، اور کوئی بھی فرد مکمل طور پر آزاد نہیں ہوتا۔ تاہم، عمومی طور پر بلوغت کا مطلب اپنی زندگی کے فیصلے کرنے اور ان کی ذمہ داری اٹھانے کی صلاحیت رکھنا ہے۔ نوعمری کے اختتام تک، ایک فرد کو خود فیصلے کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ والدین کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ نوعمر کو اس ذمہ داری کے لیے تیار کریں۔

یسوع نے اُس بیٹے کی تمثیل بیان کی جس نے اپنے والد سے اُس کی زندگی میں ہی اپنی میراث کا مطالبہ کیا (لوقا 15: 11-32)۔ وہ اپنی دولت لے کر چلا گیا اور اُسے بے دریغ ضائع کر دیا۔ یہ اُس شخص کی مثال ہے جو نوعمری کا مرحلہ مکمل کر چکا تھا اور بالغ ہو چکا تھا، لیکن دانشمندانہ فیصلے کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ آج بھی بہت سے نوجوان عنایت فیصلوں کے نتیجے میں مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ آزادی اور ذمہ داری کے حصول سے پہلے درست تربیت حاصل نہیں کر پاتے۔

خدا کا کلام نوعمری کے بارے میں بہت سی حکمت فراہم کرتا ہے، کیونکہ یہ انسانی نشوونما کا ایک اہم دور ہے۔

جسمانی اور ذہنی نشوونما

◀ ایک طالب علم کو جماعت کے لیے لوقا 2: 40 اور 52 پڑھنا چاہیے۔

یسوع نو عمری میں داخل ہوا اور ذہنی و جسمانی طور پر ترقی کی۔ ان دو آیات کے درمیان وہ واقعہ موجود ہے جب یسوع ہیگل میں اساتذہ سے گفتگو کے لیے گیا۔ نہ صرف وہ جسمانی طور پر بڑھ رہا تھا، بلکہ وہ زیادہ خود مختاری بھی محسوس کر رہا تھا۔ وہ اپنی سوچ اور خیالات کو اپنے خاندان اور قریبی دوستوں سے آگے بڑھ کر دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے بھی تیار تھا۔

مریم اور یوسف یسوع کی معلموں کے ساتھ گفتگو پر حیران رہ گئے، لیکن پھر مریم نے یسوع سے کہا کہ وہ اور یوسف تین دن سے منکر مند تھے (لوقا 2: 46-48)۔ یسوع نے جواب دیا کہ انہیں منکر مند نہیں ہونا چاہیے تھا، کیونکہ وہ اپنے آسمانی باپ کے کام میں مشغول ہو رہا تھا (لوقا 2: 49)۔ نو عمر ہونے کے ناطے، یسوع میں اپنے مقصد کو پورا کرنے کی ایک فطری خواہش پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود، وہ اپنے والدین کے ساتھ گھر واپس آیا اور اپنی باقی نو عمری کے دوران ان کی فرمانبرداری کی (لوقا 2: 51)۔

نو عمری کے ابتدائی مرحلے میں، ایک بچے کا جسم بالغ ہونے کے لیے تیار ہونے لگتا ہے۔ بچہ تیزی سے وقت میں بڑھ سکتا ہے۔ جسم کے مختلف حصوں پر بال نمودار ہونے لگتے ہیں۔ آواز بھاری ہو سکتی ہے۔ ایک والد یا والدہ کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کو سمجھائیں کہ یہ تمام تبدیلیاں قدرتی ہیں۔ خدا نے انسان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کا ایک خاص نظام ترتیب دیا ہے، جو فطری اور ضروری ہے۔

والدین کے ساتھ اچھے تعلقات اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ بچہ اپنی زندگی کے اس حصے میں ان سے کھل کر بات کر سکے۔ اگر بچہ والدین کے ساتھ ان موضوعات پر بات کرنے میں جھجک محسوس کرے تو وہ پوشیدہ خدشات میں مبتلا ہو سکتا ہے اور معلومات کے لیے دوستوں یا انسٹرنیٹ کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

جذباتی نشوونما

نو عمری صرف بچپن کا تسلسل نہیں ہے جیسے پہلے تھی۔ والدین یہ سوچنے میں غلطی کرتے ہیں کہ وہ نو عمر بچوں کی رہنمائی اور تربیت اسی طرح جاری رکھ سکتے ہیں جیسے وہ کم عمر بچوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ نو عمر بچوں کی سوچ اور دلچسپیاں بدل رہی ہوتی ہیں۔ وہ بالغ آزادی، کامیابی، اور عزت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ چھوٹے بچوں جیسا سلوک کیا جائے تو وہ مایوس ہو سکتے ہیں۔

پوری کتاب مقدس میں نوجوانوں کی دانائی اور نادانی دونوں کی مثالیں موجود ہیں، جیسے کہ یسوع نے دانشمندانہ فیصلے کیے، جبکہ اس کہانی میں جسے یسوع نے سنایا (لوقا 11: 15-32) ایک نوجوان نے نادانی سے کام لیا۔ والدین کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کی جذباتی نشوونما کیسے ہو رہی ہے۔ والدین کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو تمام پہلوؤں میں خود پرفتاب رکھنے کی تربیت دیں، بشمول جذبات، تاکہ والدین کی نگرانی اور فتابو کی ضرورت باقی نہ رہے۔

◀ افسیوں 6:1-4 پڑھیں۔ اس حوالہ سے ہمیں کون سی مخصوص ہدایات ملتی ہیں؟

بچے دونوں والدین کے فرمانبردار ہونے چاہئیں، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایک ماں اور باپ کو باہمی تعاون سے بچوں کی تربیت کرنی چاہیے۔ اس حوالہ میں والدین کی فرمانبرداری کو خدا کی اطاعت کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ جو والدین اپنے بچوں کو فرمانبرداری کی تربیت نہیں دیتے، وہ درحقیقت انہیں خدا کی فرمانبرداری کے لیے بھی تیار نہیں کر رہے۔ اگر والدین بچوں کی نافرمانی کو مقبول کرتے ہیں تو وہ انہیں خدا کی نافرمانی کی راہ پر ڈال رہے ہیں۔

یہ حوالہ خاص طور پر والد کے لیے ایک ہدایت دیتا ہے۔ والد کو چاہیے کہ وہ ایسی تربیت اور اصلاح کریں جو بچوں کو مایوس یا دلبرداشتہ نہ کرے۔ سزا اور تنبیہ ضروری ہیں اور وہ فوری طور پر بچے کو خوش نہیں کریں گی، لیکن ایک والد کو مستقل مزاج اور محبت بھرا رویہ اپنانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والد کو بچے کی جذباتی نشوونما کے بارے میں سمجھ بوجھ رکھنی چاہیے۔

ایک والد کو صرف اصلاح پر ہی زور نہیں دینا چاہیے بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور ہدایت بھی دینی چاہیے۔ ہم اپنے بچوں کی تربیت محض ان کی غلطیوں پر تنقید کر کے نہیں کر سکتے۔ ہمیں ان کی سمجھ بوجھ میں اضافہ کرنا چاہیے، ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، اور خدا کی سچائی کو ان پر ظاہر کرنا چاہیے، نہ کہ صرف اپنی ذاتی توقعات کو۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ دکھانے کی ضرورت ہے کہ ہم خود بھی خدا کی فرمانبرداری میں چل رہے ہیں۔

جب کوئی بچہ اپنے بچپن کے دوران عزت اور فرمانبرداری سیکھتا ہے، تو نو عمری کے دوران اس کی تربیت آسان ہو جاتی ہے! وہ تعلق جو والدین نے بچوں کے چھوٹے ہونے کے وقت قائم کیا ہوتا ہے، وہی تعلق نو عمری کے دوران جسمانی، جذباتی، اور روحانی تبدیلیوں میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ والدین کے لیے ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے جو پرورش کو بالکل آسان بنا دے، لیکن بچپن میں ایک مضبوط تعلق قائم کرنے سے نو عمری میں بات چیت ممکن ہو جاتی ہے۔

والدین یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے بچے ان کی بات سنیں، لیکن اکثر والدین کو خود پہلے سننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے فائدے اور اپنے بچوں کے فائدے کے لیے، جب وہ آپ سے بات کرنا چاہیں تو اپنا موبائل فون، کتاب، کام یا کوئی اور مصروفیت چھوڑ دیں اور ان پر مکمل توجہ دیں۔ انہیں ایسے سنیں جیسے اس وقت دنیا میں اور کچھ اہم نہیں ہے۔ انہیں سنیں بغیر فوراً ان کی غلطیوں کی نشاندہی کیے، جب تک کہ آپ واقعی یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہ احساس دلائیں کہ آپ واقعی ان کی قدر کرتے ہیں، ان کے خیالات کو اہمیت دیتے ہیں، اور ان کی عزت کرتے ہیں۔ چاہے وہ آپ کے مشورے کو پسند نہ کریں، لیکن وہ اسے زیادہ عزت دیں گے اگر وہ جان لیں کہ آپ نے انہیں واقعی سنا ہے۔

یہ سننا مشکل ہو سکتا ہے جب کوئی نوجوان اپنی مایوسی، غصے، یا بے رخی کا اظہار کر رہا ہو۔ یاد رکھیں کہ وہ خود بھی اپنے جذبات کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ بعض اوقات نوجوان وہ کہتے ہیں جو ان کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے، اور وہ جذبات ان کے حالات، تعلقات، اور جسمانی تبدیلیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ عوامل نوجوانوں کے جذبات پر اثر ڈال سکتے ہیں: اسکول کا دباؤ، دوستوں میں مقبولیت حاصل کرنے کا دباؤ، جسمانی تبدیلیوں کے بارے میں خدشات، خود کو غمیراہم یا بے عزت محسوس کرنا، ہارمونز کی وجہ سے موڈ میں تبدیلی اور نیند کی کمی اور تھکن کا احساس ہونا۔

روحانی نشوونما

◀ واعظ 11:9-12:1، 13 پڑھیں۔ آپ ان آیات کے احکام کو کسی نوجوان کے لیے کیسے بیان کریں گے؟

دنیا نوجوانوں کے غمیر محتاط اور غمیر اخلاقی رویے کو نظر انداز کر سکتی ہے، لیکن یہ آیات نوجوان کو یاد دلاتی ہیں کہ وہ اپنے اعمال کے لیے خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ وہی ان کا منصف ہے۔

زندگی کی مختلف سرگرمیوں کے دوران خدا کے کلام کی تعلیم دینا اس مرحلے پر بھی بہت ضروری ہے (استثنا 6:6-7)۔ تاہم، یہ اب زیادہ مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ نوجوانوں کے باہر کی کئی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان کی اپنی دلچسپیاں، تعلیمی مصروفیات، کھیل کود کی سرگرمیاں، اور دوستوں کے گروپس ہوتے ہیں۔ والدین ہر وقت ان کے ساتھ نہیں رہ سکتے، لیکن خدا ہر وقت ان کے ساتھ ہے، اور والدین کو ان کے لیے دعا میں ثابت قدم رہنا چاہیے۔ والدین کو خدا سے حکمت مانگنی چاہیے تاکہ وہ خاص مواقع پر اپنے بچوں کے ساتھ مفید گفتگو کر سکیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں سے جڑے رہیں اور ان سے آگاہ رہیں۔

◀ 1 تھسلونیکوں 2:11-12 پڑھیں۔ خدا نے والدوں کو اپنے بڑھتے ہوئے بچوں کے ساتھ تعلقات میں کیا ذمہ داری دی ہے؟

والدین کو یہ فرض نہیں کر لینا چاہیے کہ سب کچھ ٹھیک ہے صرف اس لیے کہ کوئی مسئلہ واضح نظر نہیں آ رہا۔ توقع رکھیں کہ آپ کا بیٹا یا بیٹی آزمائشوں کا سامن کرے گا اور کمزوریوں کا تجربہ کرے گا۔ کیونکہ ایسا ضرور ہو گا! انہیں ان کی مالیات، وقت کے استعمال، زندگی کے انتخاب، اور اخلاقی پاکیزگی کے بارے میں جوابدہ بنائیں۔ دوسروں سے حکمت اور مشورہ طلب کریں۔ اساتذہ اور دیگر افراد کی باتوں کو سنیں جو کسی قسم کی تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر چہ آپ اپنے بچے کے بارے میں کسی اور کی رائے سے متفق نہ ہوں، پھر بھی آپ کو سننا اور اپنے بچے کی ضروریات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اپنے نو عمر بچوں کے لیے دعا کریں، اور انہیں بتائیں کہ آپ ان کے لیے دعا کر رہے ہیں۔ انہیں سنائیں کہ آپ ان کے لیے کس طرح دعا کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ مخصوص دعائیں شیئر کریں، جیسے: "میں دعا کر رہا ہوں کہ تم راست بازی کے بھوکے اور پیاسے بنو (متی 6:5)؛ اور جیسے ہرنی پانی کے چشمے کے لیے تڑستی ہے، ویسے ہی تم بھی خدا کی حضوری کے مشتاق رہو (زبور 42:1)؛ میں دعا کر رہا ہوں کہ خدا تمہیں اپنی روح سے بھر دے (افسیوں 18:5)؛ تاکہ تم خدا کو اپنے سارے دل، حبان اور عقل سے محبت کرو، اور اپنے پڑوسی (یا بہن بھائی) کو اپنی مانند محبت کرو" (متی 22:37-39)۔"

◀ اور کون سے بائبل کے حوالہ حبات ہیں جنہیں آپ اپنے نو عمر بچوں کے لیے دعا میں شامل کر سکتے ہیں؟

نو عمروں کے ساتھ روحانی سفر میں خدا کے کلام کو استعمال کریں:

- مثال بنیں: خود بات عدگی سے ذاتی طور پر بائبل کا مطالعہ کریں۔ اپنے بیٹے یا بیٹی کو بتائیں کہ خدا آپ کو کیا سکھا رہا ہے اور آپ اپنی زندگی میں خدا کے کلام کو کیسے لاگو کر رہے ہیں۔ چاہے وہ جوش و خروش نہ دکھائیں یا گفتگو کو نہ بڑھائیں، وہ پھر بھی سن رہے ہوتے ہیں اور خدا کے کلام سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں!
- بائبل کی آیات کو یاد کریں: پورے حنانان کے ساتھ مسل کر آیات یاد کریں اور روزانہ کسی کھانے کے وقت یا دن کے اختتام پر انہیں دہرائیں۔
- امثال کی کتاب کا مطالعہ کریں: روزانہ ایک ایک آیت ساتھ مسل کر پڑھیں اور اس پر گفتگو کریں۔ امثال کی کتاب قلیل مطالعہ کے لیے بہترین ہے کیونکہ اس میں روزمرہ کی زندگی کے لیے حکمت دی گئی ہے۔ یہ کئی موضوعات پر گفتگو کے مواقع فراہم کرتی ہے اور نو عمروں پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔
- ہدایات، اصول اور مثالیں جو پوری کتاب مقدس میں پائی جاتی ہیں، زندگی کے ہر مرحلے پر لاگو ہوتی ہیں، اس لیے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ مسل کر خدا کے پورے کلام کا مطالعہ کریں۔

سماجی ترقی

لوقا 2:52 میں بیان کیا گیا ہے کہ یسوع نو عمری میں تعلقات میں بھی ترقی کر رہا تھا۔ خدا ہمارے تعلقات میں بہت دلچسپی رکھتا ہے۔ اس نے ہمیں باہمی میل جول اور رفاقت کے لیے بنایا ہے۔

گھر کے افراد کے علاوہ، ہم اپنے جماعتوں، ہمایوں، کلیسیائی گروہوں، آحبر، اساتذہ، دیگر رہنماؤں اور میڈیا سے متاثر ہوتے ہیں۔ عموماً ہم عمر افراد سب سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں، خواہ وہ مثبت ہو یا منفی۔ مسیحی والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں اور نوجوانوں کے سماجی تعلقات پر نظر رکھیں۔

جیسے جیسے آپ کا نوجوان بچہ بلوغت کی طرف بڑھتا ہے، دانشمندی اور دعا کے ساتھ سوچیں کہ وہ کتنا سنبھال سکتا ہے۔ اپنے حساندان کے کمپیوٹرز اور موبائل ڈیوائسز پر پاس ورڈز اور مخصوص ایپس کا استعمال کریں تاکہ آپ کے حساندان کو برے مواد تک رسائی سے بچا جا سکے۔ ڈیوائسز کے استعمال کے لیے وقت کی حد مقرر کریں۔ ویب سائٹس، فلموں، ٹی وی پروگراموں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی نگرانی کریں۔ جس طرح آپ اپنے نوجوان بچے کو محلے میں کچھ مخصوص لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے کی اجازت نہیں دیں گے، اسی طرح انہیں اپنے الیکٹرانک آلات پر عمل لوگوں کو فلوویا کنیکٹ کرنے کی اجازت نہ دیں۔

◀ صرف اپنے نوجوانوں کو محفوظ رکھنا کافی نہیں ہے۔ اس مرحلے پر، آپ اپنے بیٹے یا بیٹی کو یہ سکھا رہے ہیں کہ وہ خود ایسے عقلمند فیصلے کریں جو خدا کی عزت کریں اور ان کی روحانی حفاظت کریں۔ آپ ٹیکنالوجی کے استعمال اور سماجی زندگی میں ذمہ داری اور جوابدہی سکھانے کے لیے کیا طریقے اپنا سکتے ہیں؟

نوجوان عام طور پر دوستوں کے ایسے گروہ تشکیل دیتے ہیں جو ایک ساتھ زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ وہ مشترکہ دلچسپیاں اپناتے ہیں، جیسے ایک جیسے تفریحی ذرائع سے لطف اندوز ہونا۔ وہ کلیسیا، والدین، اسکول، اور دیگر اداروں کے بارے میں یکساں رویہ اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ والدین اکثر اپنے نوجوان بچوں کے رویے میں تبدیلیوں پر حیران رہ جاتے ہیں۔ بعض اوقات نوجوان غیر متوقع تبصرے کرتے ہیں، تنقید کرتے ہیں، اور ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے دوستوں سے سیکھے ہوتے ہیں۔ دوستوں کا گروہ ایک متبادل حساندان بن جاتا ہے جو اپنے ارکان کو مقبولیت کا احساس دلاتا ہے۔ اگر نوجوان کو اپنے حقیقی حساندان سے فتر، شناخت، اور مقبولیت کا احساس نہیں ملتا تو وہ کسی متبادل حساندان کی طرف بہت زیادہ مائل ہو سکتا ہے۔

ایک والد یا والدہ کے لیے اپنے نوجوان کو کسی خاص گروہ سے نکالنا یا اس کے اثر و رسوخ کو محدود کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب والدین کسی گروہ یا فسر پر تنقید کرتے ہیں، تو بچہ ان کا دفاع کرنے لگتا ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ والدین اسے نہیں سمجھتے۔ ایک باپ یا ماں اپنے نوجوان بچے کی مدد اس طرح کر سکتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ محبت، خیال اور دلچسپی کا اظہار کریں۔ جب والدین نوجوانوں کی جذباتی ضروریات پوری کر رہے ہوتے ہیں تو وہ کسی دوست گروہ پر متبادل حساندان کے طور پر انحصار نہیں کرتے۔

◀ کئی حساندانوں کے والدین مسل کر اپنے نوجوانوں کی مدد کے لیے کیا اقدامات کر سکتے ہیں؟

◀ کلیسیا کس طرح والدین کی مدد کر سکتی ہے تاکہ وہ اپنے نوجوانوں کی ایسی سماجی زندگی کی راہنمائی کر سکیں جو خدا کی عزت کرے؟

ایک بچہ کسی ایک لمحے میں بالغ نہیں بنتا۔ وہ کئی سالوں پر محیط ایک عبوری دور سے گزرتا ہے۔

تمام کلام مقدس میں سے، امثال کی کتاب خاص طور پر نوجوانوں کے لیے لکھی گئی تھی۔ امثال میں، بادشاہ سلیمان نے اپنے بیٹے سے خطاب کیا، جو زندگی کے بارے میں سیکھ رہا تھا اور ایک نظریہ بنا رہا تھا۔ سلیمان نے اپنے بیٹے سے زندگی کے ہر پہلو پر بات کی، خدا کے طریقے اپنانے کے انعامات اور ان کو رد کرنے کے خطرات کے بارے میں سمجھایا۔

بچپن اور نوجوانی کے دوران بننے والے عادت اور اس وقت کیے گئے فیصلے کسی بھی شخص کی زندگی کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں۔ جب ہم بلوغت کی طرف منتقلی کی مشکلات پر غور کرتے ہیں، تو ہم دیکھیں گے کہ خدا کا کلام ہمیں نوجوانوں کے ساتھ اس دور سے گزرنے میں کیسے مدد دے سکتا ہے۔

مشکل 1: نوجوان اپنے عادت کا جائزہ لیتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے کہ وہ کیا مانے گا۔

ایک نوجوان اپنے عادت کو اپنے ذہن میں واضح کرنا چاہتا ہے، اس لیے وہ اپنے سکھائے گئے عادت پر غور کرتا ہے اور سوالات اٹھاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے والدین کی تمام باتوں کو مقبول نہ کرے۔ والدین اس خطرے سے خوفزدہ ہو سکتے ہیں۔ اگر انہیں ایسا محسوس ہو کہ وہ اسے ان باتوں کی وضاحت نہیں کر سکتے جو وہ سوچ رہا ہے، تو وہ اس کے ساتھ بچے جیسا سلوک کرنے لگتے ہیں اور اس سے بغیر کسی سوال کے اپنے عادت کو مقبول کرنے کا اقتضا کرتے ہیں۔ اس سے نوجوان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اسے اپنی سوچنے کی صلاحیت استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔

والدین کو چاہیے کہ وہ صبر کے ساتھ اپنے عادت کی وجوہات سمجھائیں اور نوجوان کو ایسے لوگوں سے بات کرنے کا موقع دیں جو ان کے عادت کی وضاحت کر سکیں۔

◀ امثال 23:22-23 کو ایک ساتھ پڑھیں۔

ان آیات میں، خدا کہتا ہے کہ ایک نوجوان کو اپنے والدین کی حکمت کو سننے کا انتخاب کرنا چاہیے۔ والدین یہ فیصلہ اپنے نوجوان بچے کے لیے نہیں کر سکتے، لیکن وہ اچھے تعلقات کو فروغ دے سکتے ہیں۔ اگر والدین اپنے بیٹے یا بیٹی کے ساتھ کھلی اور عزت دار گفتگو جاری رکھیں، تو یہ ان کے نوجوان بچوں کو صحیح انتخاب کرنے کی ترغیب دے گا۔

مشکل 2: نوجوان فیصلہ سازی کی ذمہ داری قبول کرنے لگتا ہے۔

نوعمر سمجھنے لگتا ہے کہ فیصلے کیسے کیے جاتے ہیں اور وہ اپنے فیصلے خود لینے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن والدین اور دیگر افراد اس کے انتخاب کو محدود کر دیتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے کہ والدین اس کی صلاحیتوں کو نہیں سمجھتے، اس لیے وہ ان کے اختیار کے خلاف بغاوت کرنے کی آزمائش محسوس کرتا ہے۔ اگر وہ بغاوت کرتا ہے، تو والدین عام طور پر مزید پابندیاں لگانے کا رجحان رکھتے ہیں۔

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی زندگی کے اس مرحلے کی تیاری ان کے کم عمری میں ہی کر دیں۔ انہیں دکھانا چاہیے کہ ان کے دیے گئے اصول ان کے بچوں کی بھلائی کے لیے ہیں، جیسے کہ خدا کی تشبیہ ہمارے فائدے کے لیے ہوتی ہے (عبرانیوں 12: 9-10)۔ والدین کو یہ بھی ثابت کرنا چاہیے کہ وہ محض اپنی سہولت کے لیے اصول نہیں بنا رہے۔

دوسری بات، والدین کو اپنے بچوں کو ان کے بچپن اور نوعمری میں بتدریج بڑے اور اہم فیصلے کرنے کی ذمہ داری دینی چاہیے۔ اس سے نوجوان ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے، اپنی دیانت داری ثابت کرنے، اور بالغ زندگی کے لیے تیاری کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

والدین اب بھی خدا کے سامنے جوابدہ ہیں کہ وہ اپنے نوعمر بچوں کے لیے حدود مقرر کریں (1 تیموتھیس 3: 4)۔ لیکن نوعمری کی عمر بالغ ہونے کی تیاری کا وقت ہوتا ہے، جب نوجوان اپنی پسند کے لیے مکمل طور پر خدا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے نوعمر بچوں کو اس اگلے مرحلے کے لیے تیار کریں۔ امثال ایک باپ کی طرف سے اپنے بیٹے سے دانشمندانہ فیصلے کرنے کی درخواست پر مبسنی ہے۔ سلیمان حنانتا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے لیے فیصلے نہیں کر سکتا، لیکن وہ دانشمندانہ انتخاب کو پُرکشش بنا سکتا ہے۔

مشکل 3: نوعمر میں بالغوں جیسی پختگی نہیں ہوتی۔

نوعمر وہ خطرات اور خدشات نہیں سمجھ سکتا جو اس کے والدین کو درپیش ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتا ہے اور خطرات سے بچ سکتا ہے۔ اسے اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کے والدین اس کی صلاحیتوں پر اعتماد نہیں کرتے، جس کی وجہ سے وہ مایوس ہو سکتا ہے۔

امثال ہمیں سکھاتی ہے کہ والدین کو صرف اپنے نوعمر بچوں کو صحیح اور عنایت کا بتانے یا ان کے لیے حدود مقرر کرنے تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ انہیں یہ بھی سمجھانا چاہیے کہ ہر انتخاب کے نتائج کیا ہوں گے۔ اس ہدایت پر عمل کرنے سے نوجوان پختگی کے ساتھ سوچنا سیکھے گا۔

◀ 1- پطرس 5: 5 کو ایک ساتھ پڑھیں۔

سب سے عقلمند کام جو ایک نوجوان کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے دیندار والدین کے اختیار کو تسلیم کرے اور ان کی دانشمندانہ نصیحت کو سنے۔ جیسا کہ 1 پطرس 5:5 میں بیان کیا گیا ہے، جو نوجوان ایسا کرتا ہے، اسے خدا کا خاص فضل حاصل ہوتا ہے۔

مشکل 4: نو عمر میں بالغوں کی خواہشات ہوتی ہیں لیکن بالغوں جیسے اختیارات نہیں۔

بالغوں کو شادی، حبا سید ادرکھنے، قیادت کے عہدوں، اور اپنے فیصلے خود کرنے جیسے کئی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ نو عمر ابھی یہ اختیارات حاصل نہیں کر سکتے، حالانکہ ان میں ان کی فطری خواہش ہوتی ہے، وہ مایوسی محسوس کرتے ہیں۔ ان کی خواہشات ان کے لیے زبردست آزمائشیں پیدا کرتی ہیں۔ 2 تیمتھیس 2:22 نوجوانوں کو اس مسئلے سے نمٹنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔

◀ 2 تیمتھیس 2:22 کو ایک ساتھ پڑھیں۔

خدا ان نوجوانوں کے لیے فضل رکھتا ہے جو اس کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ وہ ان کی مدد کرے گا کہ وہ اپنے اختیار والوں کے تابع رہیں اور اپنی ان خواہشات کو دبائیں جو خدا کے وقت اور مرضی کے خلاف ہیں۔ وہ مسیحی نوجوانوں کو بالغ زندگی کے لیے علم، کردار، اور زندگی کی مہارتوں میں ترقی کے لیے متحرک ہونے میں مدد دے گا۔

مشکل 5: نو عمر دوسروں میں تصادد دیکھ کر بدظن ہو جاتا ہے۔

بہت بار، نوجوان ان لوگوں سے مایوس ہو چکے ہوتے ہیں جو بہتر نمونہ اور بہتر روحانی راہنما ہونے چاہئیں تھے۔ جب ایسا ہوتا ہے، تو نوجوان ہر ایک پر عدم اعتماد کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ اس لیے، کلیسیا کے راہنماؤں اور والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مستقل اور دیندار زندگی گزاریں۔ اگر والدین اور راہنما اپنے عمل میں تصادد رکھیں، تو اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ نوجوان خدا سے دور ہو جائیں اور اپنی ابدیت گنوا بیٹھیں۔ اگرچہ یسوع نے متی 6:18 میں خاص طور پر بچوں کے بارے میں بات کی تھی، لیکن یہ آیت نوجوانوں کے لیے بھی لاگو ہوتی ہے۔

◀ متی 6:18 کو ایک ساتھ پڑھیں۔

مسیحی نوجوان دوسروں کے نمونہ نہ ہونے کے باوجود بھی خدا کے لیے جینے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ پرانے عہد نامے میں سوئیل اس کی ایک بہترین مثال ہے۔ سوئیل ایک ایسے کہانت والے حنا دان میں پلا بڑھا جو کئی طرح سے بے دین اور کرپٹ تھا، لیکن اس نے کم عمری ہی میں خدا کے لیے جینے کا فیصلہ کیا (1 سوئیل 1:20)۔

سومیل 2:11-18، 22-26)۔ حتیٰ کہ بچپن اور نو عمری میں بھی، اُس نے ایک مقدس زندگی گزاری (1 سومیل 3:19، 21)۔

◀ 1- تیمتھیس 12:4 کو ایک ساتھ پڑھیں۔

مشکل 6: نوعمر جو شوش و حسروش کے ساتھ بہت سے فیصلوں اور مواقع کا سامنا کر رہا ہوتا ہے۔

نوجوان ایک دنیا کو بے شمار مواقع سے بھرا ہوا دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے لیے ایک سمت تلاش کرنے میں جدوجہد کر سکتے ہیں۔ انہیں مختلف لوگوں سے متضاد مشورے ملتے ہیں۔

وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی انہیں وہ سب کچھ منراہم کرے جو کسی موقع کو حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نوجوان چھوٹی چیزوں میں وفاداری کا مظاہرہ کریں اور خدا پر بھروسہ رکھیں کہ وہ اپنے کامل وقت میں اُن کے لیے مزید مواقع کھولے گا۔

◀ لوقا 10:16 کو مسل کر پڑھیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ نوجوان خدا ترس مشورے کو سننے کا انتخاب کریں۔

◀ امثال 14:11 کو مسل کر پڑھیں۔

نوجوان یہ پائیں گے کہ خدا کی حکمت کے راستوں پر چلنے میں برکت اور آزادی ہے۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ اس سبق میں کون سے خیالات آپ کے لیے سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوئے ہیں؟ یہ آپ اور آپ کے خاندان، کیونٹی یا کلیسیا کو کیسے متاثر کریں گے؟

◀ گر آپ کسی نوعمر بیٹے یا بیٹی کے والدین رہے ہیں، تو آپ اس مرحلے میں ایک کھلا اور باعزت تعلق قائم رکھنے کے بارے میں کیا مشورہ دے سکتے ہیں؟ اپنی غلطیوں کے بارے میں دیانت داری سے بات کریں۔

◀ کون سی عملی چیزیں آپ اپنے نوجوانوں کو دانشمندی سے سوچنے اور اچھے فیصلے کرنے میں مدد دینے کے لیے کر سکتے ہیں؟

◀ بطور والدین، آپ کیسے جان سکتے ہیں کہ اپنے بچے کے اختیارات اور ذمہ داریوں میں اضافہ کرنا ہے؟

◀ نوعمری کے دوران والدین کی بنیادی ذمہ داریاں اور بچے کی بنیادی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

◀ زندگی کے کون سے شعبے ہیں جن میں ایک باپ کو اپنے بچوں کو حوصلہ دینا، محتاط کرنا اور رہنمائی کرنی چاہیے جب وہ بڑے ہو رہے ہوں؟

دعا

اے آسمانی باپ،

تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں بچوں کی پرورش کی ذمہ داری سونپی تاکہ وہ بالغی کی پختگی تک پہنچ سکیں۔ یہ ذمہ داری کئی لحاظ سے پیچیدہ ہے، اور ہمیں تجھ سے سمجھ بوجھ درکار ہے۔

تیرے کلام میں ہم نے دیکھا ہے کہ ہمیں اپنے بچوں کو حکمت، ضبطِ نفس، اور تیسری مندرجہ ذیل سکھانے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ ہم ان لمحات پر شرمندہ ہیں جب ہم اپنے نو عمر بچوں کے ساتھ تعلقات میں ان ترجیحات پر توجہ دینے میں ناکام رہے۔

جب ہم تیرے کلام کو پڑھیں اور اس پر عمل کریں، تو ہمیں اپنے بچوں کی ضروریات کے لیے خاص حکمت عطا کر۔ ہماری سب سے بڑی خواہش ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام دن و فساداری سے تیسری پیروی کریں۔

آمین۔

(1) کم از کم تین کتاب مقدس کی آیات یا حوالہ جات تلاش کریں جنہیں آپ اپنے حناندان کے نوجوانوں یا اپنے اثرو رسوخ میں موجود نوجوانوں کے لیے دعائیں استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسے صحیفے تلاش کریں جو درج ذیل سے متعلق ہوں:

- ان کی روحانی ضروریات
- ان کی کردار سازی
- چیزیں اور لوگ جو ان پر اثر انداز ہوتے ہیں
- وہ طریقے جن میں انہیں بڑھنے اور ترقی کرنے کی ضرورت ہے

ان آیات کو کسی ایسی جگہ لکھیں جہاں آپ انہیں بار بار دیکھ سکیں۔ ان آیات کو ہر روز اپنے نوجوانوں کے لیے دعائیں شامل کرنا شروع کریں۔

(2) گروپ ڈسکشن کے اختتامی سوالات میں سے دو کا انتخاب کریں۔ ہر سوال کے جواب میں کم از کم ایک پیرا گراف لکھیں۔

(3) کتاب مقدس کا ایک حوالہ منتخب کریں اور اس کا مطالعہ کریں:

- امثال 4-5
- امثال 6
- امثال 23
- امثال 24

جب آپ اس کا مطالعہ کریں تو درج ذیل سوالات پر غور کریں:

- ایک نوجوان کے والدین کی کیا ترجیحات ہونی چاہئیں؟
- ایک نوجوان کی کیا ترجیحات ہونی چاہئیں؟
- ایک نوجوان کے والدین کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟
- ایک نوجوان کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟
- ایک نوجوان کے والدین کو کیا کرنا چاہیے؟
- ایک نوجوان کو کیا کرنا چاہیے؟

• کن معاملات پر ایک والدین اور نوجوان کے درمیان گفتگو ہونی چاہیے؟

نوجوان کے والدین کے لیے اس حوالہ کے پیغامات کا خلاصہ کرتے ہوئے بیانات کی ایک فہرست لکھیں۔ نوجوان بچے کے لیے اس حوالہ کے پیغامات کا خلاصہ کرتے ہوئے ایک دوسری فہرست لکھیں۔

سبق 15

نوجوان بالغ

سبق کے مقاصد

اس سبق کے اختتام تک، طالب علم کو چاہیے کہ:

(1) نوجوان بالغی کے سالوں کی اہم ذمہ داریوں اور معاملات پر خدا کے نقطہ نظر کو سمجھے۔

(2) نوجوان بالغوں کو دانشمندانہ فیصلے کرنے اور خدا کی ہدایات کی فرمانبرداری کرنے پر اثر انداز ہونے کے قابل ہو۔

عزرا، ایک متحرک نوجوان

جب عزرا بچپن میں تھا، اس کے والدین نے اسے محنت سے کام کرنا سکھایا۔ وہ ہمیشہ خوش ہوتا جب اسے کام کرنے اور پیسے کمانے کا موقع ملتا۔ وہ ہر اس کام کے لیے تیار رہتا جس کے لیے کوئی اسے ملازمت دیتا۔ جوانی میں اس نے باغبانی کی، اخبار تقسیم کیے، اور سائیکلیں مرمت کیں۔ عزرا کاروبار میں دلچسپی رکھتا تھا، لیکن اسے معلوم تھا کہ خدا اسے خدمت کے لیے بلا رہا ہے۔ عزرا نے ایک بائبل انسٹی ٹیوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے اس نے دفتر کی صفائی، ریسٹورینٹ میں کام اور باغبانی جیسے مختلف کام کیے۔ جب وہ فارغ التحصیل ہوا، تو اس نے خدمت کا آغاز کیا، لیکن کبھی کبھار گھروں کی پینٹنگ اور عمارتوں کی تزئین و آرائش کا کام بھی کیا کیونکہ اس کی خدمت سے اسے مکمل مالی مدد نہیں مل رہی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنی خدمت کی ذمہ داریوں اور ذاتی ترقی کو ترجیح دیتا، نہ کہ منافع کمانے کو، حالانکہ اس کے پاس بیوی اور بچے تھے جن کی کفالت کرنی تھی۔ آخر کار وہ وقت آیا جب اس کی خدمت نے اسے مکمل طور پر سنبھال لیا۔

پختگی اور کردار

◀ طلبہ کو جماعت میں 1 تیمتھیں 12:4 اور نوحہ 27:3 پڑھنا چاہیے۔

1 تیمتھیں ایک نوجوان بالغ کو لکھی گئی تھی جو کئی کلیسیاؤں کی نگرانی کا ذمہ دار تھا۔ 1 تیمتھیں 12:4 سے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ایمان دار نوجوان بالغوں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے کردار اور رویے میں دوسروں کے لیے نمونہ بنیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ مسیحی

تعلیمات میں مضبوطی سے قائم رہنے کو اپنی ترجیح بنائیں۔ انہیں ہر تعلق میں پاکیزگی اور بے عنرض محبت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان کا رویہ اور گفتگو خدا کی تعظیم اور اس کے جلال کا باعث بنی چاہیے۔

ایمان دار نوجوان بالغوں کو محتاط اور بامقصد زندگی گزارنی چاہیے۔ انہیں اس طاقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے جو خدا نے انہیں زندگی کے اس مرحلے میں دی ہے۔ انہیں سیکھنے، مہارتیں حاصل کرنے، دوسروں کی خدمت کرنے اور ذمہ داریاں نبھانے کے مواقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ بلوغت اور ابتدائی جوانی کے سالوں کو خود عنرض خواہشات میں صرف نہیں کرنا چاہیے۔ یہ نشوونما اور خدمت کے بہترین سال ہوتے ہیں۔ خدا نوجوان ایمان داروں کو ضبط نفس سکھا سکتا ہے تاکہ وہ اس کے لیے بابرکت اور مفید ثابت ہوں۔⁴⁶

کام

کام کے متعلق نظریات

کچھ ثقافتوں میں، یہ عام بات ہے کہ لوگ، جو جوان اور صحت مند ہوتے ہیں، کام کیے بغیر بیٹھے رہتے ہیں۔ حالانکہ انہیں ضروریات ہوتی ہیں اور وہ دوسروں کے ذمہ دار بھی ہوتے ہیں، مگر ان کے پاس کام کرنے کی رغبت نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر انہیں اچھی اجسرت پر ملازمت ملے تو وہ کام کریں گے۔ وہ کم اجسرت پر کام کرنے یا کسی کم درجے کے نظر آنے والے کام کو کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ اگر انہیں ذاتی فائدہ نہ ہو تو وہ اپنے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے بھی کام نہیں کرتے۔

کبھی کبھی، جو لوگ ملازمت حاصل کر لیتے ہیں، وہ نوکری ملنے پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ شاید وہ ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں زیادہ تر لوگ اچھی ملازمت حاصل نہیں کر سکتے۔ انہیں کمپنی کی وردی پہننے اور اپنی ملازمت کے رتبے پر فخر ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس بات پر زیادہ غور نہیں کرتے کہ انہیں اپنے آجسریا گاہکوں کی خدمت کیسے کرنی چاہیے۔ وہ کمپنی کا حصہ ہونے پر تو فخر محسوس کرتے ہیں، مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انہیں ملازمت کیوں دی گئی ہے۔

اس کے برعکس، کچھ لوگ اپنے مستقبل یا پیہ کمانے میں حد سے زیادہ مگن ہو جاتے ہیں۔ شاید وہ کسی ایسی جگہ منتقل ہو گئے ہیں جہاں کی اجسرت ان کے آبائی علاقے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ پیہ کمانا چاہتے ہیں۔ مگر اس دوران وہ زندگی کے دوسرے اہم پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتے ہیں، جیسے کہ خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنا اور اپنے خاندان کی پرورش کرنا۔

⁴⁶ اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کے لیے، "روحانی تشکیل (Spiritual Formation)" کے سبق نمبر 12 کو دیکھیں، جو شیفرڈز گلوبل کلاس روم (Shepherds Global Classroom) سے دستیاب ہے۔

اگرچہ معاشرے میں لوگ ان چیزوں کو معمول کے مطابق کرتے ہیں، مگر ایسا اندازوں کو محض اپنے کلچر کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ، انہیں یہ جاننا چاہیے کہ خدا کیا کہتا ہے اور پھر اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ بائبل میں کام، محنت، اور پیداواری صلاحیت کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔⁴⁷

کام کی ابتدا

خدا تخلیقی ہے (زبور 104:24)۔ خدا پیداواری ہے (زبور 104:1)۔ خدا ہمیشہ کام کر رہا ہے، انفرادی لوگوں کی زندگیوں میں اور دنیا کے معاملات میں (یوحنا 17:5)۔ جب خدا نے انسانوں کو پیدا کیا، تو اس نے انہیں اپنی شبیہ پر بنایا، یعنی اپنی عکاسی کے طور پر۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ تخلیقی اور پیداواری بنیں اور اس کی تخلیق کے اچھے مستظم ہوں۔ خدا نے انسان کو زمین، سمندر، اور آسمان کے تمام جانداروں پر اختیار دیا (پیدائش 1:26)۔ اس نے انسان کو زمین کے وسائل کا مستظم اور نگہبان بنایا (پیدائش 1:28-30)۔

کام خدا کی منصوبہ بندی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ابتدا ہی سے، خدا نے انسان کو بڑی ذمہ داری دی ہے۔ ہم سب کو اس کے سامنے جواب دینا ہو گا کہ ہم نے ایسا انداز سے اس کام کو کیا یا نہیں جو اس نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔

امثال کی کتاب سے اصول

امثال کی کتاب خاص طور پر نوجوانوں کے لیے لکھی گئی تھی تاکہ وہ عقلمندی سے سوچنا اور برتاؤ کرنا سیکھیں۔ امثال کی کتاب میں کام کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔

◀ طلبہ کو درج ذیل آیات گروپ میں پڑھنی چاہئیں:

امثال 6:6-11، امثال 5:10۔ چونٹیاں انسانوں کے لیے ایک اچھی مثال ہیں:

- وہ محنتی ہیں، حالانکہ کوئی انہیں کام کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ انہیں کوئی یہ نہیں بتاتا کہ انہیں کیا کرنا ہے یا کیسے کرنا ہے، پھر بھی وہ پیداواری ہوتی ہیں۔ چونٹیوں سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ ہمیں کام کرنے پر مجبور ہونے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ ہمیں کام اس لیے کرنا چاہیے کیونکہ خدا ہماری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے یہی طریقہ مقرر کرتا ہے۔

⁴⁷ اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کے لیے، "عملی مسیحی زندگی (Practical Christian Living) کے سبق نمبر 3 کو دیکھیں، جو شیفرڈز گلوبل کلاس روم (Shepherds Global Classroom) سے دستیاب ہے۔

• وہ تب کام کرتی ہیں جب کام کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ کام کے وقت کام کرنا اور آرام کے وقت آرام کرنا ضروری ہے۔ یہ سوال کرنا مددگار ثابت ہو سکتا ہے کہ: "مجھے ابھی کیا کرنا چاہیے؟"

• وہ اس وقت کام کرتی ہیں جب ان کے پاس کام کا موقع ہوتا ہے۔ وقت بدلتا رہتا ہے اور وسائل حاصل کرنے کے مواقع ختم ہو سکتے ہیں۔ ہمارے پاس بھی مواقع آتے اور چلے جاتے ہیں۔ اگر ہم انہیں استعمال نہ کریں، تو وہ ضائع ہو جائیں گے۔

• وہ اس لیے کام کرتی ہیں تاکہ بعد میں ان کے پاس کھانے کے لیے کچھ ہو۔ اگر ہم کاہلی کریں گے، تو ہمارے مستقبل کی ضروریات پوری نہیں ہوں گی۔ ہمیں آج کام کرنا چاہیے تاکہ کل کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

امثال 15:19، امثال 4:20، امثال 24:12۔ خدا نے دنیا کو اس اصول پر قائم کیا ہے کہ ہمارے چنناؤں کے حقیقی نتائج نکلتے ہیں (گلتیوں 6:7)۔

اگر ہم مسلسل جسمانی کاہلی کا انتخاب کرتے ہیں، تو ہم کمزور ہو جائیں گے۔ اگر ہم مسلسل سستی سے سوچیں، تو ہماری سیکھنے، سوچنے، اور استدلال کی صلاحیت کم ہو جائے گی۔

اگر ہم کام کرنے سے انکار کرتے ہیں جب کہ ہم کام کرنے کے قابل ہیں، تو خدا کہتا ہے کہ ہمیں کھانے کے بغیر رہنے کا مستحق ہونا چاہیے (2 تھسلونیکیوں 3:6-12)۔

اگر ہم محنتی ہوں، تو خدا ہمیں مزید مواقع اور زیادہ ذمہ داریاں عطا کرے گا۔

خدا نے ہمارے چنناؤں کے عمومی نتائج متعین کر دیے ہیں۔ ہم نتائج کا انتخاب نہیں کر سکتے، مگر ہم یہ ضرور چن سکتے ہیں کہ ہم کیا کریں گے!

امثال 23:14، امثال 6:20۔ کچھ لوگ خود کو بہت عقلمند سمجھتے ہیں، مگر وہ کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ صرف خواب دیکھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں کہ کام کیسے ہونا چاہیے، مگر وہ خود کچھ نہیں کرتے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم صرف باتیں نہ کریں بلکہ عملی طور پر کام کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم ذمہ داری لیں اور جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کریں۔

امثال 19:15۔ کبھی کبھی لوگ کسی کام کو کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ وہ آسان راستہ چنتے ہیں، چاہے اس کا نتیجہ اچھا نہ نکلے۔ شاید وہ کم حشرچ میں کام کر رہے ہیں، مگر وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا۔ شاید ان کا طریقہ کم محنت طلب ہے، مگر اس سے تیار شدہ چیز کا معیار خراب ہوگا۔ شاید وہ دوسروں کے دباؤ میں آکر عنایت فیصلے کر رہے ہیں، بجائے اس کے کہ چیلنجز کا سامن کریں اور صحیح کام کریں۔

◀ آپ کن مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جہاں لوگ کسی کام کو کرنے کے طریقے میں سست روی کا مظاہرہ کرتے ہیں؟

یہ ضرب المثل ہمیں سکھاتی ہے کہ جب ہم کسی کام کو کرنے میں سستی دکھاتے ہیں، تو یہ بعد میں ہمارے اور دوسروں کے لیے مسائل پیدا کرے گا۔ لیکن جب ہم درست کام کرتے ہیں، تو ہمیں اچھے نتائج ملیں گے۔ ہمیں ابھی محتاط اور مکمل کام کرنا چاہیے تاکہ ہم بعد میں بہترین نتائج سے لطف اندوز ہو سکیں۔

◀ آپ کن مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جہاں سستی نے بعد میں مشکلات اور پریشانیوں کو جنم دیا؟ آپ کن مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جہاں ایمان داری اور محنت سے اچھے نتائج حاصل ہوئے؟

امثال 11:12، امثال 20:21، امثال 19:28۔ نوجوانو! خدا نے آپ کو جو طاقت اور صحت دی ہے، وہ اس لیے نہیں دی کہ آپ اسے بے فائدہ کاموں میں ضائع کریں۔ اس نے آپ کو اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کا اچھا نگہبان بنایا ہے۔ اس نے آپ کو اپنی خدمت کے مواقع دیے ہیں۔ ایک وفادار مستظم ہونے کے لیے ضبطِ نفس کی ضرورت ہوگی۔ آپ ہر خوشی کی خواہش کو پورا نہیں کر سکتے۔ آپ کو اپنی توانائی، وسائل، اور وقت خدا کے مقصد کے لیے وقف کرنا ہوگا۔

خدا چاہتا ہے کہ آپ اپنی ضروریات، اپنے خاندان کی ضروریات (1 تیمتھیس 5:8)، اور ان کی ضروریات کو پورا کریں جو واقعی مستحق ہیں اور جن کا کوئی سہارا نہیں ہے (1 تیمتھیس 5:3-16، افسیوں 4:28، یعقوب 1:27، یعقوب 2:15-16)۔

1 تھسلونیکیوں 4:11-12 میں بیان ہے:

... اور جس طرح ہم نے تم کو حکم دیا چپ چاپ رہنے اور اپنا کاروبار کرنے اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنے کی ہمت کرو۔ 12 تاکہ باہر والوں کے ساتھ شائستگی سے برتاؤ کرو اور کسی چیز کے محتاج نہ ہو۔

یہ خدا کی مرضی ہے کہ ایماندار محنتی ہوں اور دوسروں پر بوجھ نہ بنیں۔

◀ ایمان داروں کو کس قسم کے کام کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے؟ کیا رتبہ اہمیت رکھتا ہے؟ اگر ہاں، تو کس حد تک؟

ہم کام کے موضوع کو مالیات پر گفتگو کے ذریعے آگے بڑھائیں گے۔ ہم پہلے ہی ان بنیادی وجوہات پر بات کر چکے ہیں کہ خدا ہم سے محنت کرنے کا تقاضا کیوں کرتا ہے، جن میں ہماری ضروریات اور دوسروں کی ضروریات کو پورا کرنا شامل ہے۔ کام کرنا خدا کا عام طریقہ ہے جس کے ذریعے وہ ہماری بنیادی ضروریات—خوراک اور لباس—مہیا کرتا ہے (1 تیمتھیس 8:6)۔ بہت سی جگہوں پر لوگ کام کر کے پیسے کماتے ہیں، جنہیں وہ اپنی مادی ضروریات پر خرچ کرتے ہیں۔ دوسری جگہوں

پر، لوگوں کو ان کے کام کے بدلے میں خوراک، جائیداد، یا خدمات دی جاتی ہیں۔ کسی بھی صورت میں، خدا انسانوں کی ضروریات کو ان کی محنت کے ذریعے پورا کر رہا ہوتا ہے۔

مالی معاملات

بہت سی کتاب مقدس کی آیات پیسے کے موضوع پر بات کرتی ہیں۔ ہم پیسے کے بارے میں جو سوچتے اور اس کا انتظام کرتے ہیں، وہ ہمارے خدا کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ تعلقات پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ چونکہ یہ ایک اہم معاملہ ہے، خدا چاہتا ہے کہ ہم پیسے اور اس کے استعمال کو صحیح طور پر سمجھیں۔⁴⁸

امثال کی کتاب سے اصول

◀ طالب علموں کو ہر ایک حوالہ جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔

ہمارا تحفظ کس چیز میں ہے؟

1. خدا بالآخر راہنماؤں کا مہیا کرنے والا ہے (امثال 3:10)۔

2. ہمیں دولت سے محبت اور اس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس کی طاقت محدود اور مدت عارضی ہے (امثال 11:4، 28)۔

◀ کون سے خیالات، رویے، اور اعمال اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی شخص خدا پر اپنے مہیا کرنے والے اور محافظ کے طور پر بھروسہ کر رہا ہے؟

دولت مند ہونے سے زیادہ اہم چیزیں:

1. دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا (امثال 17:15)۔

2. علم اور حکمت رکھنا (امثال 10:8-11)۔

3. خدا کا خوف اور اس کے ساتھ صحیح تعلق رکھنا (امثال 6:15)۔

4. اچھے کردار کی وجہ سے عزت حاصل کرنا (امثال 16:11)۔

⁴⁸ اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کے لیے، "عملی مسیحی زندگی (Practical Christian Living) کے سبق نمبر 9 کو دیکھیں، جو شیفرڈز گلوبل کلاس روم (Shepherds Global Classroom) سے دستیاب ہے۔

5. ایسا نادر، دیانستدار، اور مہربان ہونا (امثال 22:19)۔

◀ ان میں سے کون سی چیز آپ کے حالات کی وجہ سے آپ کے لیے سب سے زیادہ مشکل ہے؟
پیسے کو صحیح طریقے سے سنبھالنے کے اصول:

1. محنتی اور وفادار کام کے ذریعے پیسہ کمانا (امثال 10:4)۔
2. صبر کے ساتھ وقت کے ساتھ پیسہ جمع کرنا (امثال 11:13)۔
3. اپنی آمدنی کے پہلے حصے کو خدا کی تعظیم کے لیے دینا (امثال 3:9-10)۔
4. غریبوں کے ساتھ سخاوت کرنا (امثال 11:24-25، امثال 14:21، امثال 17:19، امثال 21:13)۔

◀ ان میں سے کس پر عمل کرنا آپ کے لیے سب سے مشکل ہوتا ہے؟

پیسے کے عنط استعمال کے بارے میں تنبیہات:

1. دولت حاصل کرنے کے لیے کبھی بھی خدا کے کلام کی نافرمانی نہ کریں (امثال 10:2، امثال 15:27)۔
2. جلد بازی اور لاپرواہی سے فیصلے نہ کریں (امثال 21:5)۔
3. دوسروں کے مترضوں کی ضمانت دینے سے گریز کریں (امثال 6:1-5، امثال 17:18)۔

◀ امثال کی کتاب کے ان اصولوں میں سے کون سا آپ کی ثقافت میں سب سے زیادہ نظر انداز کیا جاتا ہے؟

مترہبی دوست

◀ طالب علموں کو امثال 13:20 اور 1 کرنتھیوں 15:33 کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔

مترہبی دوستیاں نوجوانوں کی زندگی میں سب سے زیادہ اثر رکھنے والی چیزوں میں سے ایک ہوتی ہیں۔ عام طور پر لوگ انہی کے ساتھ مترہبی دوست بننے میں جو ان کے افتدار میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن دوستی ہر فرد کو بدل دیتی ہے۔ اچھے یا برے طریقے سے۔ کسی کے ساتھ طویل عرصے تک مترہبی دوستی رکھنا آپ پر اثر ڈالے گا۔ آپ کے نظریات، فلسفے، ترجیحات، رویے، فیصلے، اور کردار اس سے متاثر ہوں گے۔ آپ کے مترہبی دوست نہ صرف اپنے نمونے سے بلکہ آپ کے فیصلوں کی منظوری یا نا منظوری اور اپنی مثال کرنے والی باتوں سے بھی آپ کو متاثر کریں گے۔

◀ ہر طالب علم کو درج ذیل سوالات کے جواب میں 1-5 فقرات کے نام لکھنے چاہئیں:

- میں عموماً کس کی منظوری اور تصدیق چاہتا ہوں؟
- میں اپنی زندگی کے مسائل کس سے بیان کرتا ہوں؟
- جب میں کوئی فیصلہ کرتا / کرتی ہوں تو میں کس سے مشورہ لیتا ہوں؟
- کس کا رویہ میرے رویے پر اثر انداز ہو رہا ہے؟
- میں کس کے فلسفے کو شیئر کرتا ہوں؟

اب ان لوگوں کے بارے میں سوچیں جن کے نام آپ نے لکھے ہیں۔ ان کا کردار کیسا ہے؟ ان کا رویہ کیسا ہے؟ ان کی گفتگو کیسی ہے؟ اگر آپ ان کی مثال پر چلیں تو کیا آپ مسیح کی پیروی کر رہے ہوں گے؟ (1 کرنتھیوں 1:11)۔ کیا ان میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہیں:

- وہ خداوند کا خوف رکھتے ہیں (استثنا 10:12، 20؛ زبور 112:1)۔
- وہ خدا کے کلام سے متاثر ہو رہے ہیں (یوحنا 17:14-17)۔
- وہ اپنی سب سے بڑی ترجیح خداوند کو راضی کرنا اور ہر چیز میں اس کی فرمانبرداری کرنا سمجھتے ہیں (2 کرنتھیوں 5:9-10)۔

کیا وہ آپ کو خدا کے ساتھ ایک مترہبی، فرمانبردار تعلق کی طرف لے جا رہے ہیں؟ کیا وہ آپ کو سچائی بتاتے ہیں (جو خدا کے کلام کے مطابق ہو)، یا وہ آپ کو وہی کہتے ہیں جو سننے میں آسان ہو؟ کیا وہ آپ کو وہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جو آپ کا دل چاہتا ہے، یا وہ آپ کو وہ کرنے کے لیے حوصلہ دیتے ہیں جو خدا کی نظر میں صحیح ہے، چاہے وہ مشکل ہو؟

ایک دفعہ ایک نوجوان ہتاجس کا دوسروں پر اثر تھا۔ دوسرے نوجوان اس کی منظوری کے منتظر رہتے تھے۔ جب وہ کوئی طنز یا بے ہودہ بات کرتے، تو وہ دیکھتے کہ آیا وہ مسکرا رہا ہے۔ جب وہ کوئی باعیاں حرکت کرتے، تو وہ دیکھتے کہ آیا وہ آنکھ مارتا ہے، گویا اپنی منظوری دے رہا ہو۔ وہ اسے خوش کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان میں سے کسی نے یہ سوالات کرنے کی زحمت نہیں کی: میں اس کی منظوری کیوں چاہتا ہوں؟ کیا وہ ایسا شخص ہے جسے مجھے خوش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے؟ کیا اس کا کردار اور رویہ میرے لیے اچھا نمونہ ہیں؟

ان باتوں پر سوچنے کے لیے کوشش درکار ہوتی ہے۔ ایمانداروں کو اپنے سب سے مترہبی دوستوں اور سب سے بڑے اثر انداز ہونے والوں کا انتخاب شعوری طور پر کرنا چاہیے۔ یقیناً خدا چاہتا ہے کہ اس کے لوگ روحانی طور پر ناپختہ یا ابھی تک غیر ایماندار افراد پر اثر ڈالیں، لیکن ایسے لوگ ہمارے سب سے مترہبی ساتھی، مشیر، اور اثر انداز ہونے والے بننے کے اہل نہیں ہیں۔ ہمیں ان کی منظوری حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

◀ ایک طالب علم کو زبور 101 کو جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔

یہ زبور بادشاہ داؤد نے لکھا تھا۔ وہ خداوند سے ڈرتا تھا۔ اس نے خداوند سے وعدہ کیا کہ وہ دیانتداری کی زندگی گزارے گا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ لوگ جنہیں وہ اپنے اثر و رسوخ کا موقع دے گا، یا تو اس وعدے کو پورا کرنے میں اس کی مدد کریں گے یا اسے اس سے دور کر دیں گے۔ اس لیے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ صرف وفادار اور خدا پرست لوگوں کو اپنے اثر و رسوخ میں جگہ دے گا۔

ہم داؤد کی طرح بادشاہ نہیں ہیں اور عام طور پر ہمیں بدکاروں کو سزا دینے کا اختیار یا ذمہ داری نہیں دی گئی جیسے کہ داؤد نے وعدہ کیا تھا۔ تاہم، ہمیں دوسرے طریقوں سے داؤد کی مثال پر عمل کرنا چاہیے۔ ہمیں دیانتداری کی زندگی گزارنے کا عہد کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ طے کرنا چاہیے کہ ہم اپنے سب سے قریبی دوستوں اور سب سے بڑے اثر انداز ہونے والوں کے طور پر صرف خدا پرست لوگوں کو چنیں گے۔

فیصلے کرنا

ابتدائی جوانی بہت سے فیصلے کرنے کا وقت ہوتا ہے، جن میں سے کچھ زندگی بھر (یا حتیٰ کہ ابدی) نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔⁴⁹ درج ذیل کچھ سوالات ہیں جنہیں ہمیں اپنے انتخاب پر غور کرتے وقت ذہن میں رکھنا چاہیے:

- کیا یہ عمل اس شخصیت کے مطابق ہے جسے خدا چاہتا ہے کہ میں بنوں؟ معاشرہ ہمیں کہتا ہے، "خود بنو۔" اپنے آپ کے لیے صادق بنو۔ "اپنے دل کی سنو۔" لیکن ہمیں مسیح کے لیے صادق بننے کے لیے بلا لیا گیا ہے، نہ کہ خود کے۔ درحقیقت، وہ ہم سے کہتا ہے کہ جب ہماری خواہشات اس کی فرمانبرداری کے خلاف ہوں تو ہم اپنے نفس کا انکار کریں (متی 16: 24-26)۔ خدا ہمیں اپنی راستبازی کے معیار کے مطابق جینے کے لیے بلاتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو برکت یافتہ قرار دیتا ہے جو اس سے ڈرتے اور ہر چیز میں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں (زبور 15، زبور 112، متی 5: 3-11)۔ جب ہم وفاداری سے اس کی پیروی کرتے ہیں، تو ہم وہ شخصیت بن جاتے ہیں جسے خدا چاہتا ہے کہ ہم بنیں۔

- یہ عمل میری شہرت کو کس طرح متاثر کرے گا؟ ہر فیصلے کے ساتھ، ہم اپنی شہرت تعمیر کرتے ہیں (امثال 11: 20)۔ یہ سچ ہے کہ ہمیں سب سے زیادہ اس بات کی پروا کرنی چاہیے کہ خدا ہمارے بارے میں کیا سوچتا ہے۔ لیکن جب ہمیں دیانت دار لوگوں کے طور پر جاننا چاہتا ہے، تو ہم دوسروں کو راستبازی کی طرف متاثر

⁴⁹ اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کے لیے، "عملی مسیحی زندگی (Practical Christian Living) کے سبق نمبر 5 کو دیکھیں، جو شیفرڈز گلوبل کلاس روم (Shepherds Global Classroom) سے دستیاب ہے۔

کرتے ہیں اور مسیح کے لیے مؤثر گواہ بنتے ہیں۔ امثال 1:22 ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں مادی دولت کے مقابلے میں اچھی شہرت کو ترجیح دینی چاہیے۔

• اس انتخاب کے کیا نتائج ہوں گے؟ امثال 3:22 ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں آج اچھے فیصلے کر کے مستقبل کے لیے تیاری کرنی چاہیے۔ جب ہم اپنے انتخاب پر غور کر رہے ہوتے ہیں، تو ہمیں ہر ممکن نتیجے پر غور کرنا چاہیے۔ ہمارا فیصلہ ہماری اپنی زندگیوں اور دوسروں کی زندگیوں پر کیسے اثر ڈالے گا؟

امثال 4:23 ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارے اعمال اور رویے ہمارے دلوں کی نیتوں سے نکلتے ہیں۔ اگر ہم ایسے فیصلے کرنا چاہتے ہیں جو خدا کو پسند آئیں، تو ہمیں اس کے ساتھ وفادار ہونا ضروری ہے (استثنا 6:2، 5-6، استثنا 13:4)۔

جسمانی صحت

نوجوان بالغ انسان اپنی ذاتی پسند کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں، بشمول وہ کیا کھاتے ہیں، ان کی جسمانی سرگرمیاں اور ورزش کے معمولات، اور ان کی نیند کی عادات۔ خود پر وقت پونانان تمام پہلوؤں میں ضروری ہے (1 کرنتھیوں 9:27)۔ ایمانداروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے بدن روح القدس کے ہیكل ہیں اور انہیں مسیح کے خون سے نجات ملی ہے (1 کرنتھیوں 6:19-20)۔ چونکہ ہم خدا کے حنادم بھی ہیں، ہمیں اپنے بدن کا خیال رکھنا چاہیے اور خود کو نظم و ضبط میں رکھنا چاہیے تاکہ ہم ہر سرگرمی میں بہترین انتخاب کریں اور خدا کے لیے اپنی بہترین خدمت انجام دے سکیں۔⁵⁰

◀ طالب علموں کو جماعت کے لیے 1 کرنتھیوں 6:12-13، 19-20، اور 1 کرنتھیوں 20:31 پڑھنا چاہیے۔

پچھلے ہفتے میں اپنی خوراک اور کھانے کے حصوں کے بارے میں سوچیں۔ شاید آپ کے پاس کھانے کی فہرست تھی، اور کئی طرح کے اختیارات دستیاب تھے۔ یا شاید آپ کے پاس بہت کم تھت اور انتخاب محدود تھے۔ لیکن دونوں صورتوں میں، آپ کا کھانا اور پینا خدا کے حلال کے لیے ہونا چاہیے۔ اگر یہ ممکن ہو تاکہ یسوع آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے لیے مدعو ہوتے، تو کیا آپ وہی کھانے اور مقدار منتخب کرتے جو آپ عام طور پر کرتے ہیں؟ یہ ایک سادہ سوال لگ سکتا ہے، لیکن شاید یہ ہمیں یاد دلائے کہ کھانے کے دوران محتاط، شکر گزار اور خود پر متبور کھنے والے بنیں۔

⁵⁰ اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کے لیے، "عملی مسیحی زندگی (Practical Christian Living) کے سبق نمبر 13 کو دیکھیں، جو شیفرڈز گلوبل کلاس روم (Shepherds Global Classroom) سے دستیاب ہے۔

نیند بھی ایک ایسا شعبہ ہے جس میں ایسنداروں کو خود پر فتا بور کھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں سست نہیں ہونا چاہیے اور زیادہ نیند نہیں لینی چاہیے (امثال 10:6-11، امثال 13:20)، پھر بھی خدا نے ہمارے جسم کو بافتا عمدہ اور مناسب آرام کی ضرورت کے مطابق بنایا ہے (زبور 3:5)۔ صحت مند بالغ امسراد کو عام طور پر ہر رات 6-8 گھنٹے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔

واعظ 12:5 ہمیں بتاتا ہے کہ نیند محنتی لوگوں کے لیے ایک انعام ہے۔ امثال 3:24 اور زبور 4:8 میٹھی، پُر امن نیند کے بارے میں بات کرتے ہیں جو خدا اپنے بچوں کو عطا کرتا ہے۔ یہ وہ نیند ہے جو ہمارے جسم کو بحال کرتی ہے۔ خدا کے اطمینان کے ساتھ، ہم دن کی پریشانیوں اور فنکروں سے آزاد ہو کر سو سکتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ایک وفادار خدا ہماری نگرانی کر رہا ہے۔ پُر سکون نیند جسم اور دماغ کو تازگی بخشتی ہے، جو ہمیں آنے والی سرگرمیوں اور خدمت کے لیے تیار کرتی ہے۔

امثال 3:24 امثال کی اس تسلیم کا حصہ ہے جو حکمت، فہم اور سمجھداری سے بھرپور زندگی گزارنے کی ہدایت دیتی ہے۔ اگر آپ اچھی نیند چاہتے ہیں تو آپ کو اپنی زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی دانشمندانہ فیصلے کرنے ہوں گے، جیسے کہ ٹیلی ویژن یا فلمیں دیکھنے، انسٹریٹ پر وقت گزارنے، اسمارٹ فون کے استعمال، اور دوستوں کے ساتھ گزارے گئے وقت کی مقدار۔

نیند پر آپ کے کھانے کے انتخاب، دن بھر کھانے کی مقدار، ورزش کی سطح، مشکل حالات سے نمٹنے کا طریقہ، یا پیہ حشرچ کرنے کے طریقے کا بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ نیند پُر سکون ہوتی ہے جب ہمارے تعلقات میں گلٹیوں 22:5-23 میں درج روح کے پھسلوں کی خصوصیات شامل ہوتی ہیں۔

◀ ان تمام حوالہ جات کو غور سے پڑھیں اور ان اصولوں کی روشنی میں اپنی نیند کا جائزہ لیں۔ کیا آپ اپنے جسم کو وہ آرام دے رہے ہیں جس کی اسے صحیح طریقے سے کام کرنے کے لیے ضرورت ہے جیسا کہ خدا چاہتا ہے؟ زبور کی آیات کے سیاق و سباق پر غور کریں: داؤدان آیات کو انتہائی دباؤ والے حالات میں لکھ رہے تھے، پھر بھی وہ خدا کی وفاداری کی گواہی دیتے ہیں، جو نیند کے ذریعے ان کے جسم کو بحال کرنے میں مدد دیتا ہے۔

دباؤ کا سامنا کرنا

خدا کے منصوبے کے مطابق، نوجوانی کی ابتدائی بالغ زندگی بہت سی ذمہ داریوں اور فنکروں سے بھرپور ہوتی ہے، جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور جو دباؤ (stress) کا باعث بنتی ہیں (نوحہ 3:27)۔ ایک شخص اپنی تسلیم مکمل کرنے، کاروبار شروع کرنے، اور ایک یا ایک سے زیادہ نوکریاں کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ بہت سے تعلقات ایسے ہوتے ہیں جن پر توجہ دینے کی

ضرورت ہوتی ہے۔ مالیات، سفری ضروریات، اور گھر جیسی چیزیں بھی توجہ چاہتی ہیں، لیکن یہ سب دباؤ پیدا کرتی ہیں۔

دباؤ کی تعریف یوں کی گئی ہے: "ایسے واقعات پر جسمانی اور جذباتی رد عمل جو ہمیں خطرہ محسوس کراتے ہیں یا چیلنج کرتے ہیں۔"⁵¹ اس تعریف کی روشنی میں، ذرا غور کریں کہ آپ اپنی زندگی کے حالات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ کسی صورت حال کا ذہنی طور پر کیسے تجزیہ کرتے ہیں؟

جب آپ کسی مستقبل کے مسئلے کے بارے میں سوچتے ہیں، تو آپ کے خیالات کیا ہوتے ہیں؟ آپ خود کو کن جذبات کو محسوس کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ کا کون سا نظریہ آپ کے رد عمل کو متاثر کرتا ہے؟ آپ کی عمومی طبیعت اور شخصیت کیسی ہے؟ (امثال 15:15)

آپ کا نظریہ، طبیعت، اور شخصیت، سب اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ آپ زندگی کی صورت حال پر کس طرح رد عمل دیتے ہیں اور آپ کس حد تک دباؤ محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ دباؤ زندگی کا ایک عام حصہ ہے، لیکن اس سے کیسے نمٹنا ہے، یہ ہر شخص کے لیے ایک ذاتی معاملہ ہے۔ بعض اوقات پریشانی سردرد، پٹھوں میں کھپاؤ، بیماری، بلند فشارِ خون (high blood pressure)، السر، اور دیگر کئی ذہنی، جذباتی اور جسمانی بیماریوں کا باعث بن سکتی ہے (امثال 12:25)۔ دباؤ پر غلط رد عمل دینا مسیح کی خدمت میں بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے کلام میں بار بار ہمیں فنکر مند اور پریشان نہ ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔

◀ طالب علموں کو متی 6:34، 1 پطرس 5:7، اور زبور 105:4 جماعت کے لیے پڑھنا چاہیے۔

جب ہم مشکل حالات کا سامنا کرتے ہیں، تو ہمیں خدا پر بھروسہ کرنے اور اس پر انحصار کرنے کا انتخاب کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ واحد ہستی ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ وہ طاقت، حکمت، اور بھلائی میں کامل ہے۔ وہ اپنے بچوں کی مکمل دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی کمزوری کو پہچانیں، ہر پریشانی کو اس کے حضور رکھیں، اور اس کی قوت کو تلاش کریں۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں، تو وہ ہمیں امن، سکون، اور ہر ضروری چیز مہیا کر سکتا ہے۔ اپنی جوانی میں، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ خدا کے حضور حنا موٹی اور سکون اختیار کریں اور اس کی رہنمائی کا انتظار کریں (زبور 10:46، نوحہ 3:25-27)۔

◀ موجودہ دباؤ والی صورت حال کی فہرست بنائیں۔ اور خدا کے کلام کی روشنی میں اس کا صحیح رد عمل کیا ہونا چاہیے؟

Robert S. Feldman, *Discovering the Lifespan*, 2nd ed. (Upper Saddle River, NJ: Pearson, 2012), 317.⁵¹

گروپ ڈسکشن کے لیے

- ◀ اس سبق میں آپ کے لیے کون سی باتیں یا اصول نئے تھے؟ کیا کوئی ایسا نکتہ تھتا جس پر آپ نے پہلے زیادہ غور نہیں کیا تھتا؟ کون سا بائبل اصول آپ کے لیے نیا یا حیران کن تھتا؟
- ◀ کون سے دوسرے بائبل اصول ان موضوعات سے متعلق ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ کو بائبل سے کوئی اور حوالہ یا سچائی یاد آئی جو نوجوان بالغوں کی زندگی کے ان پہلوؤں سے متعلق ہو؟
- ◀ آپ کی ذاتی زندگی پر اس سبق کا کیا اثر ہوگا؟ کیا اس سبق میں کوئی ایسی بات ہے جو آپ کو اپنی زندگی میں اپنانے کی ضرورت ہے؟ آپ کون سے عملی اقدامات اٹھائیں گے؟
- ◀ آپ کے چرچ میں نوجوان بالغ ایسا اداروں میں سب سے زیادہ کس موضوع پر بات کرنے کی ضرورت ہے؟
- ◀ آپ مسیحی نوجوانوں کو بائبل اصولوں کے مطابق سوچنے اور عمل کرنے کے لیے کیسے متاثر کر سکتے ہیں؟

دعا

اے آسمانی باپ،

تیرا شکر ہے کہ تیرا کلام ہمیں زندگی کے ہر مرحلے میں تیرے لیے جینے کا راستہ سکھاتا ہے۔ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں نوجوانی کے ان سالوں میں ہامقصد اور باہرکت زندگی گزارنے کے لیے تیار کیا ہے۔

ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری دی ہوئی طاقت، وسائل، اور مواقع کے وفادار مستنظم (steward) بنیں۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم دوسروں پر نیک اثر ڈالیں اور دیندار دوستوں اور مشیروں کا انتخاب کریں۔

ہم دانشمندانہ فیصلے کریں اور اپنے جسم، ذہن، اور روح کے ذریعے تجھے عزت دیں۔

آمین۔

(1) 1- تیمتھیس 12:4 میں، پولس نے تیمتھیس کو مخصوص شعبوں میں مثال بننے کی ہدایت کی۔ تحریری طور پر، ان میں سے ہر ایک شعبے کی تعریف کریں۔ پھر وضاحت کریں کہ ایک نوجوان بالغ کی زندگی میں ان اصولوں کو کیسے عملی طور پر اپنایا جا سکتا ہے۔ ہر ایک کے لیے کم از کم ایک عملی مثال دیں۔

(2) درج ذیل موضوعات میں سے ایک کا انتخاب کریں:

- بلوغت اور کردار
- کام
- مالیات
- قریبی دوست
- فیصلے کرنا
- جسمانی صحت
- دباؤ

کم از کم تین پیرا گراف لکھیں:

- اس موضوع سے متعلق بائبل اصولوں کا خلاصہ کریں۔
- ان اصولوں کی فرمانبرداری سے حاصل ہونے والے مثبت نتائج کی وضاحت کریں۔
- جب ان اصولوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو اس کے منفی نتائج کی وضاحت کریں۔

جب آپ مثبت اور منفی نتائج کے بارے میں لکھ رہے ہوں، تو اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ کسی شخص کے انتخاب کے اثرات صرف اسی پر نہیں بلکہ اس کے حناندان، برادری، اور کلیسیا پر بھی پڑتے ہیں۔

ضمیمہ A

عورتوں کے لیے عزت و احترام

یسوع کی عورتوں کے لیے عزت و احترام کی مثال

پہلی صدی کے رومی معاشرے اور یہودیت میں عورتوں کو مردوں سے کمتر سمجھا جاتا تھا۔ آج بھی دنیا کے کئی معاشروں اور گھروں میں عورتوں کو کم تر حیثیت دی جاتی ہے، ان کا استحصال کیا جاتا ہے، اور انہیں محض جسمی اشیاء کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ تاہم، یسوع مسیح کا عورتوں کے لیے احترام ہمارے لیے بہترین مثال ہے۔

مسیح کے نزدیک عورتوں کی عزت و وقت مردوں کے برابر ہے۔ یسوع نے فرمایا، "جس نے انہیں بنایا اس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا" (متی 19:4، پییدائش 1:27)۔ عورتیں بھی مردوں کی طرح خدا کی صورت پر تخلیق کی گئی ہیں۔ وہ بھی شعور، ذاتی آزادی، خود مختاری، اور اپنے اعمال کی ذمہ داری رکھتی ہیں۔ یسوع نے عورتوں کو محض مردوں کی خواہشات کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ حقیقی انسان سمجھا۔ اس نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جن کے لیے وہ دنیا میں آیا تھا (لوقا 1:3)۔

جیمز بور لیسنڈ، جان پائپر اور وین گروڈیم یسوع کی عورتوں کے لیے عزت کی کئی واضح مثالیں چارانا جمیل میں سے پیش کرتے ہیں:

(1) یسوع نے عوام میں عورتوں سے براہ راست بات کی

یہ اس دور میں غیر معمولی بات تھی کہ کوئی مرد عوام میں عورت سے بات کرے (یوحنا 4:27)۔ جب یسوع نے سامری عورت سے کنویں پر گفتگو کی، تو شاگرد حیران رہ گئے (یوحنا 4:7-26)۔ یسوع نے زنا میں پکڑی گئی عورت سے بھی کھلے عام گفتگو کی (یوحنا 8:10-11)۔ لوقا بیان کرتا ہے کہ یسوع نے نائین کی بیوہ سے (لوقا 7:12-13)، خون بہنے کی بیماری میں مبتلا عورت سے (لوقا 8:48، متی 9:22، مرقس 5:34)، اور بچوم میں سے پکارنے والی عورت سے (لوقا 11:27-28) براہ راست بات کی۔ اس کے علاوہ، اس نے 18 سال سے کسبڑی عورت سے (لوقا 12:13) اور صلیب کے راستے میں عورتوں کے ایک گروہ سے بھی گفتگو کی (لوقا 23:27-31)۔

(2) یسوع نے اپنے الفاظ سے عورتوں کے لیے عزت و وقت کا اظہار کیا

یسوع نے عورتوں سے نرمی اور شفقت سے بات کی۔ متی، مرقس، اور لوقا بیان کرتے ہیں کہ یسوع نے خون بہنے والی عورت کو "بیٹی" کہہ کر چکارا اور معذور عورت کو "ابراہام کی بیٹی" کہا (لوقا 13:16)۔ "ابراہام کی بیٹی" کہہ کر اس نے عورتوں کو "ابراہام کے بیٹوں" کے برابر روحانی حیثیت دی۔

(3) یسوع نے عورتوں کو ان کے گناہوں کی ذمہ داری لینے کے قابل سمجھا

یہ اس کی سامری عورت (یوحنا 4:16-18)، زنا میں پکڑی گئی عورت (یوحنا 8:10-11)، اور وہ عورت جس نے اس کے پاؤں پر عطر ڈالا (لوقا 7:44-50) کے ساتھ رویے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ یسوع نے ان کے گناہ نظر انداز نہیں کیے بلکہ ان کی نشاندہی کی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورتیں بھی ذاتی اختیار رکھتی ہیں، اپنے اعمال کی جوابدہ ہیں، اور گناہ، توبہ، اور معافی کے معاملات کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔

آج کی کلیسیا میں عورتوں کے متعلق یسوع کی تعلیمات کی رہنمائی

آج کل کئی کلیسیاؤں اور فرقوں میں خدمت اور گھرمیں عورتوں کے بائبل کردار پر بحث کی جا رہی ہے، اور یہ ایک ضروری گفتگو ہے۔ تاہم، عورتوں کی حیثیت اور برابری، جو انہیں خدا کی شبیہ پر تخلیق کیے جانے کی وجہ سے حاصل ہے، کبھی زیر سوال نہیں آنی چاہیے۔ یسوع نے ہمیشہ عورتوں کی عزت، وقت اور ان کی فائدہ کو ظاہر کیا۔ اس نے عورتوں کو اپنے جی اٹھنے کی پہلی پیامبر بنایا (یوحنا 17:20)۔ اس نے ان کی رفاقت، دعاؤں، مسیحی خدمت، مالی مدد، گواہی اور شہادت کو فائدہ کی نگاہ سے دیکھا۔ یسوع نے عورتوں کی عزت کی، انہیں سکھایا، اور ان کی فکرمندی کے ساتھ خدمت کی۔

نئے عہد نامہ میں عورتوں کے لیے عزت و احترام

یسوع کی عورتوں کے لیے عزت کی مثال روح القدس کے کام میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ پینتیکوسٹ کے دن روح القدس بیٹوں اور بیٹیوں، علاموں اور لونڈیوں سب پر نازل ہوا (اعمال 2:17-18)۔ روح القدس نے کسی سے امتیاز نہیں برتا۔

رومیوں 16 میں، پولس رسول کلیسیا کی خدامہ فیے کی تعریف کرتا ہے (آیت 1)، پر سکہ اور اولہ کو مسیح میں اپنے ہم خدمت قرار دیتا ہے، جنہوں نے اس کی زندگی کے لیے اپنی گردنیں تک خطرے میں ڈال دیں (آیت 3-4)،

مسیح کو سخت محنت کرنے والی (آیت 6)، اور یونیاں کو رسولوں میں نامور شخصیت کے طور پر پیش کرتا ہے (آیت 7)، اور دیگر خواتین کا بھی ذکر کرتا ہے۔

1 تھسلنیکیوں میں، پولس عورتوں کی فطری نرمی اور ماں جیسی محبت کو سراہتا ہے جب وہ لکھتا ہے، " بلکہ جس طرح ماں اپنے بچوں کو پالتی ہے۔" (1 تھسلنیکیوں 2:7)۔ افسیوں میں وہ شوہروں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے ایسے محبت رکھیں، " جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا۔" اور " اپنے بدن کی مانند" (افسیوں 5:25، 28)۔ پطرس شوہروں سے اپیل کرتا ہے کہ، " تم بھی بیویوں کے ساتھ عقل مندی سے بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف حبان کر اُس کی عزت کرو" (1 پطرس 3:7)۔

یہ واضح ہے کہ ابتدائی کلیسیا میں عورتوں کو قیمتی سمجھا جاتا تھا، اور مردوں کو ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ روحانی راہنما عورتوں کے لیے کھڑے ہوں اور ہر ثقافت میں ان کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف آواز بلند کریں۔ ہمیں عورتوں کو خدا کی شبیہ میں منفرد طور پر تخلیق کیے گئے افراد کے طور پر عزت دینی چاہیے۔ کلیسیا یا گھر میں مرد اور عورت کے کردار کی کوئی بھی تعلیم اسی بنیاد سے شروع ہونی چاہیے، ورنہ یہ تعلیم ظلم اور استحصال کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

گروپ ڈسکشن کے لیے

◀ آپ کی ثقافت میں مردوں اور عورتوں کے درمیان جو فرق پایا جاتا ہے، انہیں بائبل سچائیوں کے مطابق کیسے بدلا جاسکتا ہے؟

◀ آپ کے ملک میں کلیسیا عورتوں کے ساتھ مردوں کے مقابلے میں کس طرح مختلف طریقے سے برتاؤ کرتی ہے؟ کیا کلیسیا میں اور عام ثقافت میں کوئی فرق پایا جاتا ہے؟

◀ یسوع کی مثال کو مد نظر رکھتے ہوئے، کون سی روایات تبدیل ہونی چاہئیں؟

ضمیمہ B

بچوں کی پیدائش پر تباہی

حمل روکنے کے طریقے

طبی سائنس نے ایسے طریقے وضع کیے ہیں جن کے ذریعے وہ لوگ جو ازدواجی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن اولاد نہیں چاہتے، حمل کو روک سکتے ہیں۔ حمل کو روکنے کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقوں کو مانع حمل (Contraception) کہا جاتا ہے۔ مانع حمل کے کئی طریقے ہیں:

1. ایسی گولیاں جو عورت کے جسم میں انڈے کی پیدائش کو روکتی ہیں تاکہ وہ منسٹریلائزنگ ہو سکے۔
2. ایسی گولیاں جو منسٹریلائزیشن کے بعد انڈے کو مرنے پر مجبور کرتی ہیں۔
3. ایسے جسمانی آلات جو مرد کے نطفے کو عورت کے جسم میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔

ایک عورت کے ماہانہ نظام میں چند دن ایسے ہوتے ہیں جب وہ حاملہ ہونے کے قابل ہوتی ہے۔ ایک جوڑا عورت کے جسم کے اس قدرتی نظام کو سیکھ کر ان دنوں میں ازدواجی تعلقات سے گریز کر سکتا ہے، جب عورت کے حاملہ ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس چوتھے طریقے کو مانع حمل نہیں سمجھا جاتا۔

مانع حمل کے استعمال کی وجوہات

کچھ تنظیمیں غیر ازدواجی تعلقات رکھنے والے افراد میں بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے اور حمل سے بچنے کے لیے کنڈوم کے استعمال کی سفارش کرتی ہیں۔ تاہم، غیر ازدواجی تعلقات میں مانع حمل کے استعمال پر یہاں بات نہیں کی جا رہی، کیونکہ بائبل شادی کے باہر جنسی تعلقات کی مذمت کرتی ہے۔ ایونجیلیکل مسیحی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ بیماری سے بچنے اور غیر ازدواجی حمل کو روکنے کا درست طریقہ یہی ہے کہ ازدواجی تعلقات کو صرف شادی تک محدود رکھا جائے۔

کچھ شادی شدہ جوڑے مانع حمل کیوں استعمال کرتے ہیں؟

- کئی مہتممات پر طبی ماہرین عنریب خاندانوں کو مانع حمل کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں تاکہ وہ زیادہ بچوں کی کفالت کے بوجھ سے بچ سکیں۔

- بعض اوقات شادی کے بعد جوڑا کچھ وقت انتظار کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ مالی حالات بہتر بنا سکیں یا اپنی زندگی کے حالات کو سنوار سکیں۔
- کچھ جوڑے بچوں کی پیدائش کے درمیان زیادہ وقفہ رکھنے کے لیے مانع حمل استعمال کرتے ہیں۔
- بعض اوقات جوڑا محسوس کرتا ہے کہ ان کے پاس جتنے بچے ہونے چاہئیں، وہ ہو چکے ہیں اور وہ مزید اولاد نہیں چاہتے۔
- بعض خواتین صحت کے مسائل کا شکار ہوتی ہیں، اور ڈاکٹر انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ حمل ان کے اور بچے کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے، اس لیے مانع حمل کا استعمال کیا جائے۔

کلیسیاؤں میں مانع حمل کے حوالے سے بحث

بائبل خاص طور پر یہ نہیں بتاتی کہ حمل کو روکنا درست ہے یا نہیں۔ رومن کی تھوکلک کلیسیا مانع حمل کی مذمت کرتی ہے، لیکن حمل سے بچنے کے لیے ورتی طریقے کو حبانز مترادیتی ہے۔ مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا کے کچھ رہنما بھی مانع حمل کی مخالفت کرتے ہیں، لیکن سب نہیں۔ پروٹسٹنٹ اور ایونجیلیکل کلیسیا میں اس حوالے سے مختلف عتد پائے جاتے ہیں۔

کچھ کلیسیاؤں میں مانع حمل کو حرام مترادینے کے دلائل اور ان پر گفتگو:

(1) بچہ خدا کی نعمت اور شادی کا ایک بنیادی مقصد ہیں۔

بائبل میں بچوں کو خدا کی نعمت کہا گیا ہے۔ کچھ کلیسیا میں یہ دلیل دیتی ہیں کہ خدا کے نزدیک بچوں کی اہمیت کے پیش نظر مانع حمل کو ممنوع ہونا چاہیے۔ تاہم، کچھ ایمانداروں کا ماننا ہے کہ اگر جوڑے کے ہاں پہلے سے بچے ہیں، تو اضافی حمل سے بچنا عطل نہیں، خاص طور پر جب صحت یا مالی مشکلات درپیش ہوں۔

(2) مانع حمل غیر اخلاقی جنسی تعلقات کے نتائج سے بچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ دلیل عام طور پر غیر ازدواجی تعلقات کے لیے دی جاتی ہے، لیکن اس کا شادی شدہ جوڑوں کے مانع حمل کے استعمال سے کوئی براہ راست تعلق نہیں۔

(3) مانع حمل ازدواجی تعلق کو خود عرض اور ناپاک بنا دیتا ہے کیونکہ یہ بچے پیدا کرنے کے مقصد کو ختم کر دیتا ہے۔

یہ بات درست ہے کہ ازدواجی تعلق میں خود عنرضی یا ناپاکی آسکتی ہے، لیکن بائبل کے مطابق ازدواجی تعلق صرف بچے پیدا کرنے کے لیے نہیں، بلکہ میاں بیوی کے درمیان محبت اور رفاقت کو مضبوط کرنے کے لیے بھی ہے (1 کرنتھیوں 7:3-5)۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ شوہر اور بیوی کو اس معاملے میں ایک دوسرے کی خدمت کرنی چاہیے۔

(4) مانع حمل حمل کو خدا کے فیصلے کے بجائے انسان کا فیصلہ بنا دیتا ہے۔

کچھ کلیسیائیں مانتی ہیں کہ جوڑے کو اپنے بچوں کی تعداد اور وقت کے تعین میں خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ تاہم، کچھ ایسا انداز یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی کے دیگر فیصلوں کی طرح بچوں کی پیدائش کے بارے میں بھی حکمت سے فیصلے کر سکتے ہیں، جب تک کہ وہ بائبل اصولوں کے مطابق ہوں۔

ضمیمہ کا معاملہ

چونکہ (1) بائبل مانع حمل کے بارے میں کوئی واضح حکم نہیں دیتی اور (2) ایونجیلک ایسا اندازوں کے درمیان اس مسئلے پر مختلف رائے پائی جاتی ہیں، اس لیے ایسا اندازوں کو ایک دوسرے کے فیصلوں کا احترام کرنا چاہیے۔ کسی بھی جوڑے کو چاہیے کہ وہ خود کو خدا کے تابع رکھیں اور بائبل ترجیحات کے مطابق زندگی گزاریں، پھر اس فیصلے کے لیے خدا سے حکمت مانگیں۔

اگر حمل ٹھہر جائے تو یہ فیصلہ کرنے کا کوئی جواز نہیں کہ بچے کو پیدا کیا جائے یا نہیں۔ بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ پیدائش سے پہلے کسی بچے کی زندگی کا خاتمہ کرنا قتل ہے۔ چونکہ انسانی زندگی نطفہ ٹھہرنے کے لمحے سے شروع ہو جاتی ہے، اس لیے وہ گولیاں جو نطفہ کے مترار پکڑنے کے بعد اسے ختم کر دیتی ہیں، غلط ہیں۔ جوڑے کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وہ ایسا طریقہ استعمال کر رہے ہیں جو حمل کو روکے، نہ کہ ایسا جو نطفہ ٹھہرنے کے بعد اسے ختم کرے۔

حوالہ جات

شادی کی تیاری

Drescher, John. For Better, For Worse. Morgantown, PA: Masthof Press, 2012.

Thomas, Gary. Sacred Marriage. Grand Rapids: Zondervan, 2000.

شادی

Eggerichs, Emerson. Love and Respect. Nashville: Thomas Nelson, 2004.

Thomas, Gary. Sacred Search. Colorado Springs: David C Cook, 2013.

جنسیت

Ferrer, Hillary. Mama Bear Apologetics Guide to Sexuality: Empowering Your Kids to Understand and Live Out God's Design. Eugene: Harvest House Publishers, 2021.

Sprinkle, Preston. People to Be Loved: Why Homosexuality is not Just an Issue. Grand Rapids: Zondervan, 2015.

Yuan, Christopher. Holy Sexuality and the Gospel: Sex, Desire, and Relationships Shaped by God's Grand Story. New York: Multnomah, 2018.

Shimer, Ted. The Freedom Fight: The New Drug and the Truths That Set Us Free. Houston: High Bridge Books, 2020.

والدین کی تربیت

Brown, Nadine M. How to Have Kids with Character (Even if Your Kids are Characters) Wheaton: Tyndale House Publishers, Inc., 1990.

Chapman, Gary and Ross Campbell. The Five Love Languages of Children. Chicago: Northfield Publishing, 1997.

Dobson, James. Bringing up Boys. Wheaton: Tyndale House Publishers, Inc., 2001.

Friedeman, Matt. Discipleship in the Home: Teaching Children. Changing Lives. Wilmore: Francis Asbury Society, 2010.

Hubbard, Ginger. Don't Make Me Count to Three! Wapwallopen, PA: Shepherd Press, 2003.

Mulvihill, Josh. Biblical Worldview: What It Is, Why It Matters, and How to Shape the Worldview of the Next Generation.

Roanoke: Renewanation, 2019.

Tripp, Tedd. Shepherding a Child's Heart. Wapwallopen: Shepherd Press, 1995.

حساندان

فیملی ٹیچنگ ٹولز. Shepherds Global Classroom, 2023. مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب ہے:

<https://www.shepherdsglobal.org/courses>

Garland, David and Diana Garland. Flawed Families of the Bible. Grand Rapids, MI: Brazos Press, 2007.

Mally, Sarah and Stephen Mally and Grace Mally. Making Brothers and Sisters Best Friends. Marion, IA: Tomorrow's

Forefathers Inc, 2002.

اسائنمنٹس کاریکارڈ

طالب علم کا نام: _____

ہر اسائنمنٹ مکمل ہونے پر ابتدائی دستخط کریں۔ شیپرڈز گلوبل کلاس روم (Shepherd Global Classroom) سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے تمام اسائنمنٹس کا کامیابی سے مکمل ہونا ضروری ہے۔

اسائنمنٹ 4	اسائنمنٹ 3	اسائنمنٹ 2	اسائنمنٹ 1	سبق
				1
				2
				3
				4
				5
				6
				7
				8
				9
				10
				11
				12
				13
				14
				15

Shepherds Global Classroom سے تکمیل کے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست ہماری ویب سائٹ www.shepherdsglobal.org پر مکمل کی جاسکتی ہے۔ سرٹیفکیٹس کو SGC کے صدر کی جانب سے انسٹرکٹرز اور فیلٹیٹیوز کو ڈیجیٹل طور پر بھیجا جائے گا، جو اپنے طلبہ کی جانب سے درخواست مکمل کریں گے۔